



تالیف (م) (مایم بین ارسکاق (لفاضی رَالله ترم و تحقیق حافظ زمبر بی کی کی



مكت ليك لاميه

## جمله حقوق محفوظ میں





بالمقابل رحمان مار کیٹ غزنی سٹریٹ ارد و بازار لاہور \_ پاکتان فون: 042-37244973 بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل ثیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد \_ پاکتان فون :E-mail:maktabaislamiapk @ gmail.com

#### فهرست

سفحة	حرف اول
۷	رحمة للعالمين پر درودوسلام
9	درودوسلام کی صحیح روایات
10	درودوسلام کی ضعیف روایات
rr	درودوسلام کے بعض مسائل
r.	سیرت رحمۃ للعالمین مَثَاثِیَّا کُم کے چند پہلو
٣٣	امام اساعيل بن اسحاق القاضى اور كتاب كى سند كى تحقير
٣٧	فضل الصلوة على النبي سَالِينَا إِيرَا وَ آغاز اصل كتاب]
mq	نبی مَالِیْنِ پرایک دفعه درود پڑھنے کی فضیلت
۵۳	وعامين درود
٣٨٠	نبی مَنَا اللَّهُ مِر درودنہ پڑھنے والے کے لئے وعید
Yr	نبى مَالاً يَيْمِ سَك فرشتوں كا درود يہنچانا
۵۲	جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا
۲۷	انبياء عَلِيَلِهُمْ كاجسم اقدس اورز مين
٣٧	درود پہنچانے کے لئے فرشتے کا تقرر
٣٨	کیانبی سُکاٹیا کی امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں؟
۸۲،۷۰	جمعه کادن اور درود
۷۳	بخيل کون؟
۸۳	جو درو دیرٌ هنا بھولا وہ جنت کاراستہ بھول گیا

4		فضَائِل دُرود وسَلَّا)
Ατ	هنا	تمام انبیاء عَلِیّا م پردرود پڑ <sup>و</sup>
۸۷	لعِدہے	درودحصولِ پاکیز گی کا ذر
	<sub>اِ</sub> وسیلهٔ' ما نگنے کی فضیلت	نی مَنَاتِیْنِ کے لئے''مقام
۹۵	••••••	موجب ِحسرت مجالس .
٩٨		درود کےالفاظ
IIA	تى ہے	ۇرود كے بغير د عامعلق ر <sup>ې</sup> ز
IIA		درودصرف انبیاء کے <u>لئے</u>
	تنعال اوراس کامفہوم	
	,	تلبیہ(لبیک)کے بعد در
	تے وقت درود پڑھنا	
	•	
	ت درود	•
	رود کااہتمام	
		 نمازِ جنازه میں درود
ITZ	نسبت اوراس کامفهوم	
	······································	
	ى كا درودييڙ ھنا	
INN	<u>ذ</u> ِ کُرَكَ ﴾ كامفهوم	آيت:﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ
		•
	•••••	

5	فعنَالِي دُرود وسَلًا
16.4	 اصل کتاب کااختتام
	محدثین کرام نے ضعیف روایات کیوں بیان کیں؟
	اطراف الا حاديث والآيات
	فهرس الرواق



فَعَالِي دُرُود وسَلًّا ﴾

### حرف إول

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين، أما بعد: مسائل ہوں يا فضائل وہى بات لائق التفات اور قابلِ جحت ہے جو باسند صحیح ثابت ہوعلاوہ ازين ضعيف، موضوع اور من گھڑت روايات وآثار کی کوئی وقعت وحيثيت نہيں ہے۔

امام اساعیل بن اسحاق القاضی رحمه الله (۱۹۹ - ۱۸۲ه) کی کتاب "فضل الصلوة علی المام اساعیل بن اسحاق القاضی رحمه الله (۱۹۹ - ۱۸۲۸ هـ) کی کتاب "فضل الدوتر جمه اور علی المنبی عَلَیْتُ " درود کے موضوع پر ایک بهترین تصنیف ہے، جس کا اردوتر جمہ اور تحقیق کرنے کی سعادت فضیلة الله خافظ زبیر علی زکی حفظہ الله نے حاصل کی ہے، یوں اب "فضائل درودوسلام" کا مجموع محققہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ والحمد لله

ترجمہ و تحقیق کرنے میں شخ محرم کا ایک برا مقصد یہ بھی ہے کہ درود کے سلطی کی احادیث محت و تقم کے اعتبار سے لوگوں تک پہنچیں تا کہ صرف صحح احادیث پر عمل ہواور غیر المبت روایات کور کر دیا جائے لہذا انھوں نے قارئین کی سہولت کے پیش نظر کتاب کے مقد مے میں ' درود کی صحح احادیث ' اور' درود کی ضعیف روایات ' کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ مقد مے میں ' درود کی صحح احادیث ' اور' درود کی ضعیف روایات ' کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ یہ بات ذہمن شین رہے کہ زیر نظر کتاب میں صرف عام قبم ترجمہ اور مختصر مگر جامع تحقیق ہی کور جمع دی گئی ہے البتہ بعض وضاحت طلب مقامات پر توضیح کر دی ہے، طویل مباحث ہی کور تی دی گئی ہے البتہ بعض وضاحت طلب مقامات پر توضیح کر دی ہے، طویل مباحث سے تصدأ اعراض کیا گیا ہے، کیونکہ فضائل پر بنی کتاب اس کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی ۔ قارئین کی آسانی کے لئے ایک موضوع کی احادیث پر اسی مناسبت سے باب با ندھ دیا گیا ہے اور کی آسانی کے لئے ایک موضوع کی احادیث پر اسی مناسبت سے باب با ندھ دیا گیا ہے اور تیویہ کے لئے ایک موضوع کی احادیث پر اسی مناسبت سے باب با ندھ دیا گیا ہے اور تیویہ کے لئے ایک موضوع کی احادیث پر اسی مناسبت سے باب با ندھ دیا گیا ہے اور تیویہ کے لئے ایک موضوع کی احادیث پر اسی مناسبت سے باب با ندھ دیا گیا ہے اور تیم بہترین فہرست ترتیب دی ہے۔

آخر میں راقم الحروف دعا گوہے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاذ محترم کی تمام تروہ کا وشیں جو انھوں نے دینِ اسلام کی خدمت وسر بلندی کے لئے انجام دی ہیں، قبول فرمائے اور انھیں صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطافر مائے تا کہ اس طرح کے مزید علمی و تحقیقی امور جوزیر قِلم ہیں یا پیٹے سکیل تک پہنچ سکیل ۔ (آمین) حافظ ندیم ظہیر (۵/نوبر ۲۰۰۹ء)

فقائل ذرود وسَلاً)

#### بسم الله الرحمٰن الرحيم

# رحمة للعالمين پردرودوسلام: صلّى الله عليه و آله و سلّم

الحمد لله ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على رسوله الأمين: رحمة للعالمين ورضى الله عن أصحابه أجمعين ورحمة الله على التابعين و من تبعهم إلى يوم الدين، صلّى الله على محمد رسول الله و خاتم النبيين: صلّى الله عليه و أزواجه وذريته وأصحابه و آله وسلّم. أما بعد:

الله تعالیٰ کا به بهت برااحسان ہے کہ اُس نے انسانوں کی ہدایت ونجات اور تمام جہانوں کے لئے اپنا آخری رسول رحت بنا کر بھیجا۔ار شادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَاۤ ٱرۡسَلۡنَكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعُلَمِيْنَ ﴾

اورہم نے آپ کورحمة للعالمين ہى بنا كر سيجا ہے۔ (الانبياء:١٠٤)

یعنی رسول الله مَالِیَّیْمِ رحمة للعالمین ہیں اور یہ آپ کی صفت ِ خاصہ ہے جس میں

مخلوقات میں سے دوسرا کوئی بھی نثر یک نہیں ہے۔

الله تعالى فِ فرمايا: ﴿ قُلْ يَآتِيْهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴾

آپ کہددیں! اے (ساری دنیا کے )لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ( بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ (الآعراف:۱۵۸)

رسول الله مَنَا لَيْهِمُ (فداه الى وامى وروحى وجسدى) فرمايا:

(( وكان النبي يبعث إلى قومه حاصة و بعثت إلى الناس عامة .))

اور (مجھ سے پہلے ) نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے عام انسانوں (لیمنی تمام

انسانیت) کے لئے (رسول بناکر) بھیجا گیاہے۔ (صحیح بخاری:۳۳۵، سمیح مسلم:۵۲۱)

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جواللہ کے بھیج ہوئے آخری رسول پرایمان لائے اور دینِ اسلام قبول کر کے صراطِ متنقیم برگا مزن ہوگئے۔

فَعَالِي دُرُود وسَلًا)

الله تبارك وتعالى فرما تا ب: ﴿ لَقَدُ مَنَّ الله عَلَى الْمُوْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ الله عَلَى الْمُوْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ انْفُسِهِمْ يَتُلُوا عَلَيْهِمْ المِنْهِ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَبَ وَالْحِكُمَةَ ﴾ الله في يَتْلُوهُم الله في يَتْلُوهُ مَن الله في يَتْلُوهُ مَن الله في الله

الله تعالى كے عظیم احسان اور نبى آخر الزمان (مَثَلَّ اللهُ عَلَيْمُ ) پرايمان كايدلازى تقاضا ہے كه الله كے بعد سب سے زیادہ رحمة للعالمین سے محبت كى جائے، آپ كى مكمل اطاعت كى حائے اور آب بركثرت سے درودوسلام بھیجا جائے۔

ارشادِ بارى تعالى ب : ﴿ إِنَّ اللَّهُ وَمَلْنِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ \* يَكَيُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوُ ا صَلُّوْ اعَلَيْهِ وَسَلِّمُوْ اتَسْلِيْمًا ﴾ بشك الله اوراس كفرشة نبي پرصلوة بيجة بين، الاعلان والو! أس (نبي) يرصلوة بيجواور خوب سلام بيجو (الاحزاب: ٥٦)

اس کی تشریح میں امام ابوجعفر محمد بن جریب بیزید الطبر کی اسنی رحمد الله (متونی ۱۳۱۰ س) نے فرمایا: "أن معنی ذلك أن الله يوحم النبي و تدعوله ملائكته و يستغفرون "
اس كامعنى يه هم كه نبى پرالله رحم كرتا م اوراس كفرشة نبى كے لئے دعا واستغفار كرتے بيں۔ (تفير طبرى ۲۲۲ص ۱۳)

نيزد كيهيئ بخارى (قبل ح٤٩٧)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صلوۃ تھیجنے کا مطلب رحتیں (اور برکتیں) نازل فرمانا ہے اور فرشتوں کے صلوۃ تھیجنے کا مطلب رحمت کی دعائیں مانگنا ہے۔ فعَالِي دُرود وسَلَّ اللهِ عَلَيْ وَرُود وسَلَّ اللهِ عَلَيْ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلْ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ عَلِي عَلَيْ عَلِي عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْعِمِ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلِي عَلَيْ عَلَيْ عَلِي عَلْعِي عَلِي عَلَيْ عَلِي عَلَيْ عَلِي عَلِي عَلَيْ عَلِي عَلَيْ عَ

## درودوسلام كي صحيح احاديث وآثار

نبی کریم مَثَاثِیَّا پُر درود وسلام پڑھنے کے بارے میں بعض سیح احادیث وآثار درج زیل ہیں:

1) نماز میں التحیات پڑھنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود و التحییات ، اکسکام کرسول اللہ مَنا اللَّهِ مِن اللَّهِ وَالصّلَوَ اللَّهِ وَالصّلَوَ اللَّهِ مَاللَّهُ مَاللَّهُ وَالصّلَوَ اللَّهِ وَالصّلَوَ اللَّهِ وَالصّلَوَ اللَّهِ وَالصّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَیّٰهَا النّبِی وَرَحْمَهُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ ، اکسّلامُ عَلَیْنَا وَعَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصّالِحِیْن ، اَشْهَدُ اَنْ لاّاللهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَرَسُولُهُ . )) الله الصّالِحِیْن ، اَشْهدُ اَنْ عبادتیں ) اور پاک چیزیں (مالی عبادتیں ) الله عمل عبادتیں ) الله کے لئے ہیں ، اے نبی! آپ پرسلام ہو، الله کی رحمت اور برکتیں ہوں ، ہم پر اور الله کے لئے ہیں ، اے نبی! آپ پرسلام ہو، الله کی رحمت اور برکتیں ہوں ، ہم پر اور الله کے نبید یا ہوں کہ الله کے سواکوئی معبود برحق نہیں اور محمد (مُنْ اللهُ کی بندے اور رسول ہیں۔ (صحح ابخاری:۱۲۰۲)

روایت مذکورہ میں 'علیك' سےمرادحاضر بیں بلکه غائب ہے۔

سيدنا عبدالله بن مسعود و الله عن الله عن الله من الله من الله من الله عن الله من الله عن الله من الله عن الله من ال

(منداحمه ۱۲/۲۱۲ ح ۳۹۳۵ وسنده صحيح واللفظ له صحيح البخاري: ۹۲۷۵)

سيدناعبدالله بن عرر وللنفيط تشهدين 'أكسّلام عَلَى النّبِيّ وَرَحْمَةُ اللّهِ وَ بَرَكَاتُهُ''
پرصة تهد (موطا امام الك،رولية يكي اراه ح١٠١وسده صح)

مشهور تقدتا بعی امام عطاء بن ابی رباح رحمه الله نے فرمایا: نبی مَنَا الله علی جب زنده تھے تو صحابه السلام علیك أیها النبی كتے تھے چرجب آپ فوت ہو گئے (فلما مات ) تو انھوں فرد السلام علیك أیها النبی " كہا - (عبدالرزاق بحواله تح الباری ۱۳۳۸ تت ۲۳۳۸ و تال ابن جرد و هذا استاد صحیح "، كزالعمال ۱۵۸۸ ا ۲۳۳۵ الم ۲۲۳۵ الم ۲۲۳۵ الم

ففائل درود وسُلًا)

مشهورتا بعي امام طاوَس رحمه اللهُ أكسَّالاً مُ عَلَى النَّبِيِّ " براحة ته-

( د یکھئے مندالسراج:۸۵۲ دسندہ صحیح )

التحیات کے سکھانے کے بعد، رسول الله مَثَاثِیْنِ نے صحابہ کرام رِثَمَاثِیْنِ کو (نماز میں)
 درود یر صنے کا حکم دیا ، فرمایا: کہو

(( اَكُلُّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِللَّهُمَّ بَارِكُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . ))

اے اللہ! محداور آلِ محمد (مَنَّا لَيْنَامُ) پر درود (رَحَتیں) بھیج، جس طرح که تونے ابراہیم اور آلِ ابراہیم (عَالِیَامِ) پر رحتیں نازل فرمائیں، اے اللہ! محمد اور آلِ محمد (مَنَّالِیَّامِ) پر برکتیں نازل فرما، جس طرح کہ تونے ابراہیم اور آلِ ابراہیم (عَالِیَامِ) پر برکتیں جیجیں۔

(صيح ابخاري: • ٣٣٧ع، البيمقي في السنن الكبرى ٢٨ م١٥٨ ح ٢٨ عن كعب بن مجره وثالثَيُّة )

نيز د كيھے فضل الصلوٰ ة على النبي مَثَلَّاتَيْتُمُ (يہي كتاب: ۵۲)

٣) سيدناابوطلحة زيد بن بهل الانصارى والنفيز سے روايت ہے كه رسول الله مَالَيْنَا فِيمَ فَر مايا: ميرے پاس ايك فرشته آيا تواس نے كہا: اے محمد (مَالَّيْنِامُ)! آپ كارب فرما تا ہے: كيا آپ اس پر راضى نہيں كه آپ كى أمت ميں سے كوئی شخص آپ پر (ايك دفعه) صلاق (درود) پڑھے تو ميں اُس پر دس دفعه رحمتيں نازل فرماؤں اور آپ پر كوئی شخص (ايك دفعه) سلام كہتو ميں دس دفعه اس پرسلامتى نازل فرماؤں؟ (فضل الصلاة: ٢ وسنده حن)

اسیدناابو ہریرہ رہائٹن سے روایت ہے کہ رسول الله مثالیّتِ نظر مایا: جو خص مجھ پر (ایک رفعہ) دورد رہے گاتو اللہ اس پردس دفعہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(فضل الصلوّة: ٨ وسنده صحيح مسلم: ٨٠٠٨)

درود کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ وہالٹیو کی دیگر روایات صححہ کے لئے دیکھنے فضل الصلوٰة علی النبی مَنَّا لَیْفِیْ اللهِ اللهِ علی النبی مَنَّالِیْفِیْ (۱۲،۱۱،۹ میلی النبی مَنَّالِیْفِیْرِ (۱۲،۱۱،۹ میلی النبی مَنَّالِیْفِیْرِ (۱۲،۱۱،۹ میلی النبی مَنَّالِیْفِیْرِ (۱۲،۱۱،۹ میلی النبی مِنَّالِیْفِیْرِ (۱۲،۱۱،۹ میلی النبی مِنَّالِیْفِیْرِ (۱۲،۱۱،۹ میلی النبی النبی النبی النبی النبی النبی میلی النبی النبی النبی النبی النبی میلی النبی النبی النبی النبی میلی النبی میلی النبی میلی النبی ا

ww<u>w.i</u>rcpk.com www.ahlu<u>lhadeeth.</u>net

فَكَالِّى دُرُود وسُلِّ )

سیدناابو ہریرہ رُٹائیُوَ سے روایت ہے کہ رسول الله مَٹَائیُوَ اِنْ فَر مایا: (( لا تجعلوا بیوتکم قبوراً و لا تجعلوا قبری عیداً و صلّوا علیّ فإن صلوتکم تبلغنی حیث کنتم .)) اپنے گھرول کوقبرستان نہ بناؤاور میری قبرکوعید (باربارآنے کی جگه )نه بناؤاور مجھ پردرود پڑھو کیونکہ تم جہال کہیں بھی ہوگے تھارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

(سنن ابي داود:۲۰۴۲ وسنده حسن )

درود پہنچنے سے مراد بینہیں کہ آپ مُنافِیْظِ بنفسِ فیس درود سنتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کے ذریعے سے آپ کی خدمت میں درود پہنچایا جاتا ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۲

سیدنا کعب بن عجر ہ و اللہ ایک طویل روایت ہے کہ رسول اللہ مثالی ای نے فرمایا:
 میرے پاس جبریل آئے تو کہا:... دُور ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو پھروہ آپ پردرود نہ پڑھے، تو میں نے کہا: آمین۔ (نفل الصلاۃ: ۱۹، وسندہ سن)
 نیز دیکھے فقرہ: ۲

(فضل الصلوٰة:٢١ وسنده صحيح)

سیدناابن مسعود رقی تین سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول الله مَنَّ اللَّیْمَ نِے فرمایا: ((أولى الناس بى يوم القيامة، أكثر هم علتى صلوة.)) قیامت كے دن وہ لوگ سب سے زیادہ میرے قریب ہول گے جوسب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔ (سنن الزندی: ۸۸۴ دسندہ حسن وقال الزندی: ''حسن فریب'')

ایک اور روایت کے لئے دیکھئے سنن التر ندی (۹۳ دسندہ حسن وقال التر ندی: ''حسن صحح'')

ایک اور روایت کے لئے دیکھئے سنن التر ندی (۹۳ دسندہ حسن وقال التر ندی: ''حسن صحح '')

با سيرة بد يو عدو القيامة وإن دخلوا الجنة للثواب.))

نفناني دُرود وسَلَّ ا

جولوگ سی ایس مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی (مُثَاثِیَّامُ) پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن یہ مجلس (اج عظیم سے محرومی کی وجہ سے ) اُن کے لئے حسرت کا باعث ہوگی ،اگرچہ وہ ثواب کے لئے جنت میں بھی داخل ہوجا کیں۔

(منداحد۲ ۳۲۳ ۴ ح ۹۹۷۵ مفهو مأوسنده صحح )

اس مفہوم کی روایت موقو فانجھی ثابت ہے۔ دیکھنے فضل الصلوٰ ۃ علی النبی مَثَاثِیْزِ مُر (۵۵،۵۴)

سیدنا حسین بن علی و ٹائٹیؤ سے روایت ہے کہ رسول الله مَاٹیٹیؤم نے فرمایا:

و شخص بخیل ہے جس کے سامنے میراذ کر کیا جائے پھروہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

( فضل الصلوٰة :۳۲ ) نيز د كيھے فقرہ:۱۱،حدیث سیدناعلی مُثاثِثَةُ

اسیدنا فضالہ بن عبید رہ النی ہے دوایت ہے کہ ایک شخص نے نماز میں اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی اور نہ نبی مثل النی ہے دوود ہی پڑھا تو رسول اللہ مثل النی نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے۔ پھر آپ نے اسے بلایا تو اسے یا دوسر شخص سے کہا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر نبی مثل النی کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر نبی مثل النی کی بردود پڑھے پھر جو جا ہے دعا ما نگ لے۔ (فضل الصلوة: ۱۰)،وسندہ جن)

• 1) سيدناانس بن ما لك رالله عن الله الله عن ا

(( من صلّی علیّ صلّوة و احدة صلّی الله علیه عشر صلوات و حطت عنه عشر خطینات و رفعت له عشر در جات.)) جس نے مجھ پرایک و فعدرود پڑھاتو الله اس پردس رحمتیں نازل فرما تا ہے اوراس شخص کے دس گناه معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(سنن النسائي ١٣٠٠ - ١٢٩٨ - وسنده صحيح عمل اليوم والليلة : ٦٢ ، اسنن الكبرى للنسائي : ٩٨٩٠)

11) سیدناعلی بن انی طالب و النیخ سے روایت ہے کہ رسول الله مَنَا تَنْتِظُم نے فرمایا: ((البخیل الذي من ذكرت عنده فلم یصلّ علیّ .)) بخیل ہے وہ مخص، جس كے سامنے ميراذكر كيا جائے پھروہ مجھ پر درودنہ پڑھے۔

فَعَالُ دُرُود وسُلًّا عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْ

(سنن الترندي: ۳۵ ۳۵ وسنده حسن وقال الترندي: ' حسن غريب صحح-'')

نيز د يكھئے فقرہ: ٨ حديث سيدنا حسين الشهيد رفالغذ

انبی مَالَیْظِیم روسلوٰ ق (درود) کے مختلف صیغوں کے لئے دیکھئے:

فضل الصلوٰة (٦١، ٦٣، ٥٩) عن الي مسعود الانصاري والنُّخرُ

فضل الصلوة (٤٠) عن الي حميد الساعدي والنير

فضل الصلوة (٢٩)عن زيد بن خارجه طالنيهُ

فضل الصلوة (٦٨) عن طلحه بن عبيد الله طاللية

**۱۳**) يزيد بن عبدالله بن الثخير رحمه الله ( ثقة تا بعي كبير ) في فرمايا:

لوك" اللهم صلّ على محمد النبي الأمي (عليه السلام) "كهنا پندكرت تقد (نظل السلام) "كهنا پندكرت تقد (نظل السلاة: ٢٠ وسند وصحح)

- **18**) عمر بن عبدالعزیز رحمه الله نے لوگوں کو تھم دیا کہ وہ نبیوں پر درود پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔(فضل الصلوٰۃ:٦)دسندہ تھے)
- 10) مشہورتا بعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی مَنَالْتَیْئِم کی اگلی اور بچھلی تمام لغزشیں معاف کردی گئی ہیں اور مجھے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (فضل الصلوة: ۲۸ دسندہ میج)
  17) عبداللہ بن الی عتب رحمہ اللہ نے منی ( مکم ) میں اللہ کی حمد وثنا بیان کی ، نبی مَنَالَّتَیْئِم پر

درود پڑھااور دعا ئیں مانگیں پھرانھوں نے اُٹھ کرنماز پڑھائی۔ درود پڑھااور دعا ئیں مانگیں پھرانھوں نے اُٹھ کرنماز پڑھائی۔

( د يکھئے فضل الصلوٰۃ: ٩٠ وسندہ صحیح )

المدينا ابوامامه بن سهل بن صنيف طالتين في ضرمايا: نما زِ جنازه مين سنت بدي كه سورهٔ فاتحه

فعَنَا لِي دُرُود وسَلًّا اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى ا

کی قراءت کی جائے اور نبی مَنَّالَیْمُ اِر درود پڑھاجائے۔الخ (فضل الصلاۃ ۱۳۳۰ دسندہ صحیح)

۱۹ عام الشعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: نما زِ جنازہ کی پہلی تکبیر میں اللہ پر ثنا (یعنی سورہ فاتحہ)

ہاور دوسری میں نبی مَنَّالِیْمُ لِر درود ہے اور تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی میں سلام ہے۔ (فضل الصلاۃ ۱۴۰ وسندہ صحیح)

19) سیرناعبرالله بن عمروبن العاص و الله الله الله الله بن عمرایا:

((إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلّوا علیّ فإنه من صلّی علیّ صلّوة صلّی الله علیه بها عشراً ...)) جبتم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنوتو اسی طرح کہ جہت کہ مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنوتو اسی طرح کہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تواس کے بدلے الله تعالی اس پردس رحتیں نازل فرما تا ہے۔ الح

(صحیحمسلم:۳۸۴، تم دارالسلام:۸۴۹)

و أشهد أن محمدًا عبده و رسوله: يحمد ربه بما شاء و يثنى عليه ثم يصلّى و أشهد أن محمدًا عبده و رسوله: يحمد ربه بما شاء و يثنى عليه ثم يصلّى على النبي صلى الله عليه (و آله وسلم) ثم يسأل حاجته "بمين تشهرسكمايا على النبي صلى الله عليه (و آله وسلم) ثم يسأل حاجته "بمين تشهرسكمايا جاتا تقا پحرجب و أشهد أن محمدًا عبده ورسوله كهتواپئر رب كي حمد و ثامين عبده و يعرا پن مرورت ما نكي يعنى دعا كر يست جو چا مه كه يحرني من الينيز مردود پر هي پهرا پن ضرورت ما نكي يعنى دعا كر يست جو چا مه الآثار الله الرب الرب الرب المعتوري و المعترب الآثار الله الم المعترب الآثار الله المعترب الآثار الله المعترب و المعترب و المعترب المعترب المعترب المعترب المعترب و المعترب المعترب و المعترب

فَعَنْ دُرود وسُلُّ )

## درود وسلام كى ضعيف روايات

سیدنارسول الله مَثَاثِیَّا کُم مبارک شان میں قر آن مجید کی آیات محیح و ثابت احادیث، عظیم الشان مجز ہے اور آ ثارِ صحیحہ بکشرت و بے شار ہیں ۔

آپ مَنْ اللّهُ عَلَيْهِ کَ شَان اقد س بیان کرنے کے لئے ضعیف وغیر ثابت روایات کا سہارا لینے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللّه نے فرمایا ہے: '' حالانکہ صحیح احادیث ثقہ راویوں سے اورا یسے رواۃ سے جنگی روایت پر قناعت واعتاد کیا جاسکتا ہے آئی کثر ت سے مروی ہیں کہ کسی غیر ثقہ اور غیر معتمد راوی کی روایات کی طرف کوئی احتیاج بھی نہیں ہے ... اور جن لوگوں نے اس قتم کی ضعیف اور مجہول الا سنا داحادیث روایت کرنے کی ٹھائی ہے اور میں منافی اور خرائی کو جانئے کے باوجود اسے روایت کرنے کی عادت میں مبتلا ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے اکثر وہ لوگ ہیں جنہیں ایسی روایات واحادیث کی روایت کرنے اور اس کی عادت بنانے پر اس بات نے آمادہ کیا کہ وہ اس طریقہ سے کی روایت کرنے اور اس کی عادت بنانے پر اس بات نے آمادہ کیا کہ وہ اس طریقہ سے عوام الناس کے سامنے این کثیر العلم والحدیث ہونا ثابت کریں ....'

(مقدمه صحیحمسلم بحواله ما بهامه الحدیث ۵۳ ۲۳٬۲۳)

امام سلم کے اس قول کی تشریح میں ابن رجب صنبلی نے لکھا ہے: اس کا ظاہری معنی ہیہے کہ ترغیب وتر ہیب (فضائل وغیرہ) میں بھی اُٹھی راویوں سے روابیتیں بیان ہونی جاہئیں جن سے احکام کی روابیتیں بیان کی جاتی ہیں۔ (شرح علل التر ندیج اص ۲۵)

حافظ ابن حبان نے کہا: گویا جوضعیف روایت بیان کرے اور جس روایت کا وجود ہی نہ ہو وہ دونوں تھم میں برابر ہیں۔ (کتاب المجر وحین ۱۸۳۸ الحدیث حضرو: ۵س۱۵)

حافظ ابن جرالعسقلانى نے كہا: "و لا فرق فى العمل بالحديث فى الأحكام أو فى الفضائل آخة الكل شرع "احكام مول يا فضائل حديث يرعمل كرنے ميں كوئى فرق نہيں

ففالي درود وسل الم

ہے کیونکہ (یہ)سبشریعت ہے۔ (تبین العجب لماوردنی فضل رجب ص ۲۵)

اس اصول کے خلاف علامہ نو وی وغیرہ بعض علاء نے فضائل ومنا قب میں ضعیف روایات عمیس کے جواز کا وعوئی کیا ہے کیس بروعوئی بے نبیا د ہونے کی بتار پناط ہے۔ تفصیلی رد کے لئے ماہنامہ الحدیث حضرو (عدد:۵۳) کا مطالعہ کریں۔

ما وضعه القصاص في ذلك فلا يحصى كثرة و فى الأحايث القوية و أما ما وضعه القصاص في ذلك فلا يحصى كثرة و فى الأحايث القوية غنية عن ذلك "اوراس باب مين بهتى ضعف اور كمز ورروايتي بين اور جوروايتي قصه و خطيول نے بنائى بين تو أن كى كثرت كا شار بى نہيں ہواور قوى احادیث ميں ان سے بے خطيوں ہے بنائى بين تو أن كى كثرت كا شار بى نہيں ہے اور توى احادیث ميں ان سے بے نیازى ہے۔ (فتح البارى الر ۱۲۵۸ ، ۱۳۵۷)

کتاب فضل الصلوٰ ق علی النبی مَلَّاتِیْزِم میں ضعیف روایات کے علاوہ دیگر کتابوں کی چندضعی**ق** ومر دودروایات درج ذیل ہیں:

1) العلاء بن عروائش عن محر بن مروان (السدى الصغير: الى عبدالرحمٰن )عن الاعمشعن الى صالح عن اله بريره كى سند كے ساتھ سيد نارسول الله مَنَّ الْقَيْرُمُ سے روايت ہے: (( من صلّى عليّ عند قبري سمعته و من صلّى عليّ نائيًا أبلغته )) . جس نے ميرى قبر ك عليّ عند قبري رورود پڑھا تو ميں أسے سنول كا اور جس نے مجھ پر دُور سے درود پڑھا تو وہ مجھے پاس مجھ پر دُور درود پڑھا تو وہ مجھے بہنچا یا جائے گا۔ (كاب الفعلى ٢٥١٣) شعب الايمان للبيم تى ١٥٨٣، دوسرانسية ١٢٨١)

اس روایت کی سند جاروجه سے مردود ہے:

اول: علاء بن عمر وسخت مجروح اورمتر وک راوی تھا۔

د کیھئے المجر وحین لابن حبان (۱۷۳۲) اور میزان الاعتدال (۱۰۳۳۳) تاریخ بغداد (۱۰۳۳۳) میں علاء بن عمروکی (۱۳۳۳ یا ۲۹۲۳۳) میں علاء بن عمروکی متابعت عبدالملک بن قریب الاصمعی سے مروکی ہے کین اس سند میں اصمعی کا شاگر دمجمہ بن یونس بن موئ الکدیمی مشہور کذاب ہے لہذا یہ متابعت کا لعدم ہے۔

ففكل دُرود وسُلُّ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى

دوم: محمد بن مروان السدى كذاب راوى تفار (ديكية بابنامه الحديث حفره: ۲۲س ۵۲۵ ) محمد بن مروان السدى ، کلبى اورا بوصالح تنيول كے بارے ميں بيہ قی نے کہا: وه سب محدثین کے نز دیک ضعیف تھے ، مئکر روایتوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی کسی روایت ہے جت نہیں پکڑی جاتی اوران کی روایتوں میں جھوٹ ظاہر ہے۔

(الاساء والصفات ص ١٦٣ ، دوسرانسخة س ٥٢١ ، ملخصأ مترجماً)

سوم: اعمش مشہور ثقه مدلس تھے (اور قولِ راجح میں اُن کا شار طبقه ثالثہ کے مدسین میں ہوتا ہے )اور بیروایت عن سے ہے۔

چہارم: قدیم محدثین کرام نے اس روایت پرشدید جرح کی ہے اور کس نے بھی اسے سے اس بہت کہا ۔ " لا أصل له من حدیث الأعمش و لیس بمحفوظ ولا یت ابعه إلا من هو دونه" اس مدیث کی اعمش سے کوئی اصل نہیں ہے اور بیم محفوظ نہیں ہے اور اس میں اُسی نے اس (سدی صغیر) کی متابعت کی ہے جو اُس سے زیادہ نچلے درے کا (یعنی کذاب) ہے۔ (الفعفاء الکیر ۱۳۷۳)

حافظ ابن الجوزی نے اس روایت کو کتاب الموضوعات (من گھڑت روایتوں کی کتاب) میں بیان کر کے کہا: پیھدیث صحیح نہیں ہے...الخ (ج اص۳۰۳ ۵۲۲ ۵)

فائدہ: ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے کہا: جب کتب الضعفاء یا کتب الموضوعات میں لا یصح یا لا یشت کہتے ہیں تو اس کامعنی یہ ہے کہ یہ موضوع ہے اور اگر کتب الاحکام میں یہ کہیں تو اس کامعنی اصطلاحی صحت ( یعنی صححے ) کی فئی ہے۔

( قواعد في علوم الحديث ص ٢٨٢ ،اعلاء اسنن ج١٩، مترجماً )

ابوغدہ عبدالفتاح الكوثرى نے كہا: موضوعات كے باب ميں لا يصح يالا يشت كہنے كا مطلب بيہ ہے كہ وہ حديث اس قائل كے نزد يك باطل اور موضوع ہے، جس كے بارے ميں يوكلمات كہے گئے ہيں۔ (عاشية الرفع والكميل في الجرح والتعديل ص١٩٣٠، متر جما) شخ محمد ناصر الدين الالباني رحمہ اللہ نے كہا: جب ضعيف وموضوع احاديث كى كما بوں

ففَائِلُ دُرُود وسَلًّا ﴾

میں لا یصح کہیں تو اُن کی مرادشد بدضعف ہوتا ہے ..الخ

(سوالات الى عبدالله احمد بن ابراهيم ابن الى العينين للا لباني ص١٢٩ جواب:٣١متر جمأ)

علامه البانی نے مزید کہا: موضوع احادیث والی کتابوں میں لایصہ کا مطلب موضوع ہوتا ہے اور وہ کتابیں کھی گئی (مثلاً) کتب السنن تو ان میں لایصہ کئی (مثلاً) کتب السنن تو ان میں لایصہ کا مطلب میہ کہ اس کی سندضعیف ہے۔ (الدر نی سائل المصطلح والاثر/سائل ابی الحن المار فی لا ابن ص ۲۰۸، دوسر انتی جاس ۵ جواب وال:۱۲۲ ملخصا مترجماً)

تنبید: حافظ ابن القیم نے ابوا شیخ الاصبهانی کی کتاب: الصلوٰ قاملی النبی مَثَلَّ الْتَیْمُ (؟) سے روایت ِندکورہ (من صلّی علیّ من بعید أعلمته) کی ایک اور سندوریافت کی ہے۔ دیکھے جلاء الافہام (ص۵۴)

جبكه بيدريافت شده روايت بهي تين وجهسهم دودب:

اول: ابوانشخ کا استاذ عبدالرحمٰن بن احمدالاعرج مجہول الحال ہے،اس کا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہے۔ دوم: اعمش مدلس تصادر بیروایت عن سے ہے۔

روایاتِ مذکورہ کی ایک سند پر جرح کرتے ہوئے محمد عباس رضوی بریلوی نے لکھا ہے:

"اس روایت میں ایک راوی امام اعمش بیں جو کہ اگر چہ بہت بڑے امام ہیں کیکن مدلس بیں ایک راوی امام اعمش بیں جو کہ اگر چہ بہت بڑے امام ہیں کیکن مدلس بیں اور مدلس راوی جب عن: سے روایت کرے تواس کی روایت بالا تفاق مر دو دہوگی۔''
(واللہ آپ زندہ ہیں ص ۲۵۱)

"من صلّی علیّ بلغتنی صلاته و صلّیت علیه و کتبت له سوی ذلك عشر حسنات "جو شخص مجھ پرصلوة (درود) پر هتاہے تواس کا درود مجھ تک پنچاہے اور میں اُس

فَقَالُ دُرُود وسُلُ

پر درود پڑھتا ہوں اوراس کے سوا اُس کے لئے دس نیکیا <sup>ل</sup>کھی جاتی ہیں۔ (امعم الاوسط للطبر انی ۲۸-۲۸ ت ۱۹۲۳)

اس روایت کی سندتین وجه سے ضعیف ہے:

اول: طبرانی کااستاذ احمد بن العضر بن بح العسکری نامعلوم ہے۔

(نيزد كيهيئ كتاب الدعاء للطمراني كامقدمه ارس١٥١٥ قال الدكور محدسيد بن محدسن البخاري: لم أقف عليه)

دوم: العسكرى كاستاذاسحاق بن زيد بن عبدالكريم الخطابي كي توثيق نامعلوم ہے۔

نيز و كيهي كتاب الجرح والتعديل لابن ابي حاتم (٢٢٠/٢)

سوم: ابوجعفرالرازى صدوق حسن الحديث تطي يكن خاص ربيع بن انس رحمه الله (صدوق

حسن الحديث) سے أن كى روايت ضعيف ہوتى ہے۔ (ديكھ يخ يخ نفل الصلوة على النبي مَاليَّيْمُ عِنْ عِلَيْ

٣) سيدنا ابوالدرداء واللين كي طرف منسوب ايك روايت مين آيا ہے كه رسول الله مَالليْمَ إِلَيْمَ

فرمايا: "ليس من عبد يصلّى عليّ إلا بلغني صوته حيث كان. "

مجھ پر جو بندہ بھی درود پڑھتا ہے تو وہ جہاں بھی ہو، اُس کی آواز (صوت) مجھ تک پہنچ جاتی

ہے۔ (المجم الكبيرللطمر انى؟ بحواله جلاء الافهام ص١٢٥، دوسر انتخ قق مشہور حسن ص١٨١ ح١٨٣)

اول: سعید بن ابی مریم کی خالد بن پزید سے ملاقات نامکن ہے لہذا سند منقطع ہے۔

دوم: سعید بن ابی ہلال کی سیدنا ابوالدرداء ظالفیہ سے ملاقات ناممکن ہے، کیونکہ وہ اُن کی

وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے لہذا سند منقطع ہے۔

سخاوی نامی ایک صوفی نے بھی اس روایت پر (عراقی کی )جرح نقل کی ہے۔

د كيصيّ القول البديع في الصلوة على الشفيع (ص١٥٨، ١٥٩، ١٥٩، دوسر انسخ ص٣٣٣)

ية خاوى و بى ہے، جس كاية عقيده تھا كه رسول الله مَلَى الله عَلَيْهِم " حي على الدوام "ليعني زنده

جاويدين\_د كيهيئ القول البديع (ص١٦٧)

اس کے ردمیں سیوطی (متسامل وحاطب اللیل) نے الکاوی (داغ لگانے والی، جلانے والی)

كتاب كهي برو يكفئ كشف الظنون (١٣٨٢/٢)

فَيَا إِنْ وَرُودُ وَسُلًّا ﴾

بعض علماء نے بید دعویٰ کیا ہے کہ روایتِ مذکورہ میں صوتہ کی بجائے صلاحہ کا لفظ ہے، اور یہی راج معلوم ہوتا ہے۔واللہ اعلم

الله مناابوبرالصدیق و الله الله مناسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول الله منا الله على الله في مركم الله في من سے كوئی شخص مجھ پر درود برا ھے كاتو بيفر شتہ مجھے كے كا: اے محر! فلال منطح في الله في منا الله في م

(السلسلة الصحيحة للالباني ١٥٣٠، ١٥٣٠ ح ١٥٣٠)

اس روایت کی دوسندیں ہیں اور دونوں ضعیف ہیں۔ پہلی سند میں محمد بن عبداللہ بن صالح المروزی مجہول ہے، جس کے بارے میں خودالبانی نے کہا: میں نے اسے نہیں پہچانا۔ دوسرے بیر کہ محمد بن عبداللہ تک کمل سند بھی نامعلوم ہے۔

دوسری سندمیں نعیم بن ضمضم مجہول ہے، جسے ہمارے علم کے مطابق کسی محدث نے بھی ثقة نہیں کہا۔ دیکھئے کسان المیز ان (۲ر۲۹)، دوسر انسخہ کے ۱۳۳۷)

بلكه يتى نے أس كے بارے ميں لكھاہے: "ضعيف" (جمح الزوائد ١٦٢/١)

اس کا دوسراراوی عمران بن انحمیر ی مجهول الحال ہے، جسے سوائے ابن حبان کے کسی نے ثقتہ قرار نہیں دیا۔ دیکھے کسان المیز ان (۳۲۵،۸۳۸) دوسر انسخد ۲۵،۶۸۸)

ان دوضعیف سندوں کو جمع تفریق کرکے''حسن ان شاءاللہ'' کہنا غلط ہے بلکہ حق بیہ ہے کہ بیہ روایت ضعیف ومردود ہی ہے۔تفصیل کے لئے دیکھئے ماہنا مدالحدیث حضرو: ۲۵ص۲۸ ۸

سیدناابو ہر ریہ و ڈاٹنٹیئؤ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مَاٹائیٹیئم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کتاب میں ( لکھ کر) درود بھیج گا، جب تک میرانام اُس کتاب میں رہے گا تو فرشتے اُس پر درود پڑھتے یعنی اُس کے لئے دعائے استغفار کرتے رہیں گے۔ (اُمجم الاوسط للطم انی: ۱۸۵۱، شرف اصحاب الحدیث لخطیب: ۱۰ بخفین عمرو بن عبد اُمعم وقال: "موضوع")

بدروایت اپنی تمام سندول کے ساتھ سخت ضعیف (ضعیف جدأ) ہے۔

فعَدَالُ دُرُود وسَلًا)

و كي سلسلة الاحاديث الضعيف للالباني (عروسي ٣٢١٠ ٢٣١٦)

الد من الد من الله من ال

(ديلمي بحواله الضعيف للالباني ٨٧١ ح١٢ ح١٨٠٣)

اس سند میں علی بن زید وغیرہ ضعیف راوی ہیں لہذا بیسندضعیف ہے۔ تاریخ بغداد (۱۳سر ۴۸۹) میں اس کاایک باطل مردود شاہر بھی ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۷

٧) سیدنا انس رٹائٹؤ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مٹائٹؤ ہے نے فر مایا: جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اسی (۸۰) دفعہ درود پڑھے گا تو اُس کے اسی (۸۰) سالوں کے گناہ بخش دیجے جا کمیں گے۔ (تاریخ بغداد۳۸۹/۱۳)

بروایت وہب بن داود بن سلیمان الضریر کے غیر تقد ہونے کی وجدسے موضوع ہے۔ نیز د کی کھئے الضعیف للالیانی (۱را ۲۵ ح ۲۱۵)

٨) ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص مجھ (نبی مَثَاتِیْظِ ) پر درو ذنبیں پڑھتا تو اس کا وضونہیں ہوتا۔ پیضعیف ومنکر روایت ہے۔

د يكه الضعيفة (٥/١٨ماح ١٨٦/٥٠ / ٣٨٠ م ٢١٥٠ اورسنن ابن ماجة تقلقى ٠٠٠٠) اس ميس عبدالمهيمن بن عباس بن سهل اورأ بي بن عباس دونو ل ضعيف ومجروح بين -

ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ مَا الله مَا الله مَا الله علی الله علی روایت میں آیا ہے کہ رسول الله مَا الله علی روحی حتی اُر ق علیه السلام "جو خص بھی مجھ پرسلام کے گاتواللہ مجھ پرمیری روح لوٹاد ہے گاتا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے دول ۔ (سنون الی داود:۱۳۸۱) بعض علی ء نے اس روایت کو حسن قر اردیا ہے لیکن اس روایت کی سنداس وجہ سے ضعف ہے کہ اس خاص روایت میں بزید بن عبد الله بن قسیط کا سیدنا ابو ہریرہ رفی تاثیر سے ساع ثابت نہیں ہے اور ابن قسیط کی عام روایات تابعین عن الصحابہ سے ہیں۔

ففالل دارود وسَالًا

حافظ ابن تیمیہ نے روایت ِمٰد کورہ پر کلام کرتے ہوئے کہا:''... فیفی سے عدہ منہ نظر ''پس اُس کے ابو ہر برہ وٹالٹیئر سے ساع میں نظر ہے۔ (جلاءالا فہام ۲۵۰)

اس قول کا مطلب ہے ہے کہ اس خاص حدیث میں اُن کے ساع میں نظر ہے ور نہ ایک اور روایت میں بزید بن عبداللہ بن قسیط کا سیدنا ابو ہر ریرہ وٹائٹنٹ سے ساع خابت ہے۔

(دیکھے اسنن الکبری کلنبہ قی ۱۲۶۱)

اس انقطاع کے شبہ کی وجہ سے بیروایت ضعیف ہے۔

المعجم الاوسط للطبر انی (۱۱۱۳) میں یزید بن عبدالله بن قسیط اور سیدنا ابو ہر یرہ و ڈالٹیئو کے درمیان ابوصالح کا واسطہ موجود ہے لیکن اس سند میں عبدالله بن یزید الاسکندر انی کی توثیق نامعلوم ہے، حافظ پیٹمی نے کہا: اور میں نے اُسے نہیں پہچانا۔ (مجمح الزوائد ۱۲۲۱)

بعض علماء کاخیال ہے کہ الاسکندرانی سے مرادعبداللہ بن یزیدالمقر ی (ثقتہ) ہیں لہذا بیسندحسن ہے۔واللہ اعلم

تنبید: طبرانی کی سندعبدالله بن یزیدالاسکندرانی تک بربن مهل الدمیاطی (وثقه الجمهور) ادرمهدی بن جعفر کی وجه سے حسن لذاته ہے۔

• 1) سیدنا عبدالله بن مسعود و الله که کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول الله مَنْ الله علی فلا دین له "جس نے مجھ پر درودنه پڑھا تو الله مَنْ الله علی فلا دین له "جس نے مجھ پر درودنه پڑھا تو اس کا کوئی دین ہیں ہے۔ (جلاءالانہام ۵۸)

يەردايت متعدد علتول كى وجەسىضعىف ومردود ہے مثلاً:

اول: رجل مجہول ہے۔ دوم: سفیان تُوری مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ سوم: وغیرذ لک

11) سیدنا ابو ہر رہ و و النی کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعدا پنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ بیدرود پڑھے: اللهم صلّ علی محمد النبی الأمی و علی آله و سلّم تسلیما .

ففك أن درود وسُلًا)

اُس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کے لئے اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثو اب کھا جائے گا۔ (فضائل درودس ۳۳، القول البدیج للسخاوی ۱۹۲۳) مروایت بے سند، بے اصل اور مردود ہے۔

۱۲) سیدنا ابن عمر و النین کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے که رسول الله منافیقیم فی میں آیا ہے کہ رسول الله منافیقیم کے فرمایا: '' تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔'' (الفردوں للدیلی بحوالہ الجامع الصغیر للسیوطی ۲۰ ص ۲۸ کی ۵۸ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش ۲۰ سے ۱۸۲۰ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش ۲۰ سے ۱۸۲۰ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش ۲۰ سے ۱۸۲۰ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش ۲۰ سے ۱۸۲۰ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش ۲۰ سے ۱۸۲۰ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش ۲۰ سے ۱۸۲۰ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش ۱۹ سے ۱۸۲۰ میں القدر للمنادی جسم ۹۱، آپکوش کوش کی ساتھ کی ساتھ کی ساتھ کی تعلق کی ساتھ کی

اس روایت کی سندموضوع ہے۔اس کا راوی ابو بکر محد بن الحن بن محمد بن زیاد النقاش جھوٹا تھا۔ حافظ ذہبی نے کہا: 'متھم بالکذب ''اس پر (محدثین کی طرف سے ) جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ (ریوان الفعفاء ۲۹۱۲ تـ ۳۹۷۷)

بر ام برقانی نے کہا: اُس کی ہر حدیث منکر ہے۔ (تاریخ بندادج۲س ۲۰۵ تـ ۱۳۵)

اس کے دوسر براوی نامعلوم ہیں۔ (دیکھے الفعیفة للا لبانی ۱۵۱۸ ای ۱۵۲ تا ۱۵۳ وقال: موضوع)

۱۳ میں دوایت کا خلاصہ بیہ کہ آدم علیہ الله ایک کا جب حواء سے نکاح ہوا تو حق مہر بیمقرر ہوا کہ جمد رسول اللہ مَا اللہ عَلَیْظِ مہیں دفعہ درود بڑھیں۔

اسے ابن الجوزی نے کتاب''سلوۃ الاحزان'' میں (بغیر سند کے ) نقل کیا ہے اور سخاوی نے کہا: مجھے اس کی کوئی سندنہیں ملی ۔ (القول البدیج نسخ محققہ س۱۳۲۷) معلوم ہوا کہ بیروایت بے سند ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔

درود وسلام کے سلسلے میں اور بھی بہت سی ضعیف ،منکر ، مردود اور موضوع روایات ہیں۔ مثلاً دیکھئے محمد زکریا کا ندہلوی کی کتاب: فضائل درود (ص۲۳،۲۹....) محمد الیاس قادری بریلوی کی کتاب: فیضانِ سنت (ص ۲۱۱...) محمد سعید احمد اسعد بریلوی کے والد محمد امین بریلوی کی کتاب: آب کوثر ، دیو بندیوں و بریلویوں کی بہندیدہ کتاب: دلائل الخیرات اور حافظ ابن القیم کی کتاب: جلاء الافہام (وغیر ہا)

فعَالُ دُرود وسُلُّ اللهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللهِ عَل

## درود وسلام کے بعض مسائل

اس باب میں درودوسلام کے بعض مسائل کی مختر اور جامع تحقیق پیش خدمت ہے:

(\*)

نی کریم مَنَّ اللّٰیَا ہِم سِلُوۃ (درود) پڑھنے کے جتنے صیغے بھی سی اور حسن لذات احادیث میں آئے ہیں، ان میں سے جو بھی پڑھیں سی اور باعث اجروثواب ہے۔ نماز میں درود کے مشہور صیغے کے لئے دیکھئے: درودوسلام کی سی احلی اور باعث اجروثواب ہے۔ نماز میں درودوسلام کی سی الله ماللہ ماللہ ماللہ ماللہ ماللہ ماللہ ماللہ ماللہ ماللہ الله ماللہ الله ماللہ الله ماللہ الله ماللہ الله ماللہ الله الله ماللہ الله مصل علی محمد النبی الأمی ،)) النے جبتم مجھ پردرود پڑھوتو کہو: الله مصل علی محمد النبی الأمی ،)) النے جبتم مجھ پردرود پڑھوتو کہو: الله مصل علی محمد النبی الأمی ،)) النے جبتم مجھ پردرود پڑھوتو کہو: الله مصل علی محمد النبی الأمی ،)) النے جبتم مجھ پردرود پڑھوتو کہو: الله مصل علی محمد النبی الأمی ، النہ (سی اللہ میں النہ درکہ اللہ میں المیں المیں میں اللہ المیں المیں میں المیں المیں المیں المیں درود پڑھوتو کہون اللہ میں المیں المیں میں المیں ال

ال حديث سے دوباتيں ثابت ہوئيں:

اول: نماز میں درود پڑھناواجب( یعنی فرض) ہے۔

دوم: درود کے صیغوں والی روایات ،جن میں'' درود پڑھو'' کا حکم آیا ہے، کا تعلق نماز کے ساتھ ہے۔

وصحه على شرط مسلم ووافقد الذبي (!) والداقطني اس٣٥٥ حـ٣٥٥ ح ١٣٢٣، وقال " و هذا إسناد حسن متصل ")

منابیہ: نماز کے آخری تشہد میں درود پڑھناواجب یعنی فرض ہے۔ میں کا میں بچے میں ہم میں ایک میں فرض ہے۔

امام ابو برحمر بن الحسين الآجرى رحمه الله (متوفى ٣٦٠ه م) في زمايا: "واعلموا\_رحمنا الله وإياكم: لو أن مصليًا صلّى صلاة فلم يصلّ على

واعلموا \_ رحمنا الله و إيا هم: لو أن مصلياً صلى صلاة فلم يصل النبي عَلَيْكُ فيها في تشهده الأخير وجب عليه اعادة الصلاة"

فعَنَالُ دُرود وسَالًا)

اور جان لو! الله ہم پر اور تم پر رحم کرے، اگر کوئی نمازی الیی نماز پڑھے، جس کے آخری تشہد میں نبی مَثَافِیْنِم پر درود نہ پڑھے تو اس پر نماز کا دھرانا ( دوبارہ پڑھنا ) واجب ہے۔ ( کتاب الشریعی ۵۱۵، دوسر انسخی ۵۲۷۔ ۸۳۲ تیل میں ۹۳۳ تیسر انسخیج ۱۳۰۳)

امام آجری سے بہت پہلے امام ابوعبداللہ محدین اوریس الشافعی رحمہاللہ نے فرمایا:

"و إن تشهد و لم يصل على النبي عَلَيْكَ أو صلى على النبي عَلَيْكَ أو صلى على النبي عَلَيْكَ و لم يتشهد فعليه الاعادة حتى يجمعهما جميعًا " اوراً گرتشهد پڑھاور نبي مَنَا يَّيْوَا بُر درودنه پڑھے يا نبی مَنَا يُّيْوَا بُر درودنو پڑھے اورتشهدنه پڑھے تو اسنماز دوباره پڑھنی چاہئے، حتی که وہ دونوں کو اکٹھا پڑھے ۔ (کتاب الام جامی ا، باب التشهد والعلو قالمی النبی مَنَا يُوَا مُنَا بِعَنَا شَدُوذَ ہے بعض علاء کا بی خیال ہے کہ آخری تشهد میں درودواجب بیس بلکه اُسے واجب بجھنا شذوذ ہے لیکن راج یہی ہے کہ آخری تشهد میں درودواجب ہے۔

۳) دوتشہدوں والی نماز کے پہلےتشہد میں بھی درود پڑھناافضل اورمستحب ہے۔اگرصرف تشہد پڑھےاور درود نہ پڑھےتو بھی جائز ہے۔

تشهداول میں درود پڑھنے کی افضلیت اور استجاب کی دو لیلیں ہیں:

اول: عام دلائل (عمومات) سے استدلال در یکھئے ہفت روزہ الاعتصام لا ہور ( الاحتمار اللاحتمار الاحتمار اللاحتمار اللاحتمار الاحتمار الاحتمار اللاحتمار اللاحتمار الاحتمار اللاحتمار اللاح

(اسنن الكبرى للبهقى ٢ر٠٠٥ وسنده صحيح بهنن النسائي:١٤٢١)

تشہداول میں درودنہ پڑھنے کے جواز والی وہ روایت ہے، جس میں آیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود خلافی نے تشہد میں التحیات پڑھنے والی صدیث بیان کی پھراپنے شاگر دیے فر مایا: '' فإذا فعلت هذا فقد قضیت صلاتك، إن شنت أن تقوم فقم وإن شنت أن

ففنالي درود وسَالًا

تقعد فاقعد " جب تونے بیکرلیا (التحیات پڑھ لی) تواپی نماز پوری کر لی،اگر تو چاہے تو کھڑ اہوجا (اور باقی نماز پڑھ )اوراگر چاہے تو بیٹھ جا۔ (منداحمہ جامہ ۲۰۲۲ ۲۰۰۲ دسندہ صحح ) سیدنا ابن مسعود رفیائٹیڈ تشہد میں التحیات پڑھتے، پھر جب نماز کے درمیان والاتشہد ہوتا تو تشہد سے فارغ ہوکر کھڑے ہوجاتے تھے ... الخ

(منداحدج اص ۴۵۹ ح ۴۵۸ وسنده حسن لذانة وصححه ابن خزیمه بروایته : ۵۰۸)

- ٤) درود کاایک معنی دعا بھی ہے۔ دیکھئے سنن التر مذی (۵۸۰)
- دوسرے انبیائے کرام کے ناموں کے ساتھ مَنَّاتَیْمِ کَهنا بھی صحیح ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: رسول الله مَنْ اللهُ عَلیه میں آیا ہے: رسول الله مَنْ اللهُ عَلیه وسلم '' پھر عیسی بن مریم مَنْ اللهُ عَلیه وسلم '' پھر عیسیٰ بن مریم مَنْ اللهُ عَلیه الله علیه وسلم '' پھر عیسیٰ بن مریم مَنْ اللهُ عَلیه (میں کے در صحیح مسلم دری نیز: ۲۳۵۳ ۲۳۹۳ ۲۸۹۷)
  - ٦) دعائے قنوت کے آخر میں نبی منا الیام پرورود پر هنا ثابت ہے۔

د يکھئے بچے ابن خزيمه (۱۰۰، وسندہ تیجے)

اذان کے بعد درود پڑھنا سیج حدیث سے ثابت ہے۔

د كيصة تخر يج فضل الصلوة على النبي سَالِينَيْزِم (ح ٤٨)

کیکن اذ ان سے پہلے درود پڑھناکسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

٨) مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی منگا شیخ پرسلام کہنا تھی حدیث سے ثابت ہے۔
 د کیھے سنن الی داود (۲۵ موسندہ صیح )

لہذام مجدمیں داخل ہوتے وقت مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے بعدیا پہلے السلام علیٰ رسول اللہ پڑھنامسنون ہے۔

- فرض نماز کے بعد اجتماعی یا انفرادی طور پر بلند آواز کے ساتھ درود پڑھنا ثابت نہیں
   نیز نماز جعہ کے بعد بھی اجتماعی درود کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔
  - 1) مجلس میں کم از کم ایک دفعہ درود پڑھنا بھی اجروثواب کاباعث ہے۔

د يكھينے فضل الصلوٰ ة على النبي سَأَالِثِينَمُ (۵۴)

فعَالُ درود وسَلَ 27

11) درودِ تاج ، درودِ کھی ، درو دِ تنجینا ، درودِ اکبر ، درودِ خضر به نقشبند بهمجد دیه ، درودِ ماہی اور درودِ مقدس وغیر ه عوا می درودوں کا کوئی ثبوت کسی حدیث یا آثارِ سلف صالحین سے نہیں ہے لہٰذاایسے درو نہیں پڑھنے چاہئیں بلکہ وہ درود پڑھیں جو دلیل سے ثابت ہیں۔

جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات (بدعت) نکالی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (جزءو فید من صدیث لوین: الاوسند صحیح)

بعض لوگ کسی مصیبت کو دُورکرنے یا کسی خاص مقصد کے لئے کھجور کی تھلیوں وغیرہ پرایک لاکھ یاایک ہزار دفعہ درود پڑھتے ہیں ، مجھےاس کا بھی کوئی ثبوت معلومنہیں ہے۔

17) نی کریم پر'صلّی الله علیه و سلّم ''والا درود پرُ هنا تواتر کے ساتھ کتبِ احادیث میں ثابت ہے۔ نیز دیکھتے اس باب کافقرہ: ۵

17) نما إجنازه ميں دوسرى تكبير كے بعد درود پڑھنے كے لئے د كيھے فضل الصلوٰ ق: ٩٠، ٩٠ يادر ہے كہ نماز جنازه ميں رحمت وترحمت والا درود پڑھناكسى دليل سے ثابت نہيں ہے بلكہ حفيوں كى كتاب البدايہ ميں" و يصلّى على النبي عَلَيْكُ "كے ماشيے ميں كھا ہوا ہے: "كما في التشهد "جس طرح تشهد ميں (درود پڑھا جا تا ہے)

(الهداميمع الدرامي/اولين ١٨٠ج١)

لعنی نمازِ جنازه میں تشہدوالا درود پڑھنا جا ہے۔

15) صحابهٔ کرام کے ساتھ رضی اللہ عنہم (رضی اللہ عنہ ونحوا معنٰی ) لکھنے کا ثبوت قر آن مجید سے ماتا ہے۔ دیکھئے سورۃ الفتح (۱۸)

کتب احادیث میں بیرضی (رضی الله عنه وغیره) تواتر کے ساتھ موجود ہے۔

10) تابعین اوراُن کے بعد آنے والے مسلمانوں کے ساتھ رحمہ الله، رحمۃ الله علیہ یا رحمہ الله ، رحمۃ الله علیہ یا رحمہم الله (وغیرہ) کے مناسب الفاظ لکھنے یا کہنے جائمیں۔

17) عليه السلام ك الفاظ صرف انبياء ورسل يا رسول الله مَا يَيْنِمُ سے يهل كى بركزيده

ففكالي دارود وسَالًا)

شخصیتوں کے ساتھ استعال کرنے جا ہمیں۔

شیعه حضرات کا صرف ائمہ اہلِ بیت مثلاً سیدنا حسین طالتین وغیرہ کے ساتھ علیہ السلام لکھنا غلط ہے۔

۱۷) صلی الله علیہ وسلم کے بجائے ص معلیہ السلام کی بجائے ، (اور رضی اللہ عنہ کی بجائے سے ) کھنا صحیح نہیں ہے بلکہ آواب کے منافی ہے۔

ص " كے رد كے لئے ديكھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص٢٠٨، ٢٠٩، دوسرانسخه ص٢٩٨،

۲۹۹)اوراختصارعلوم الحديث لا بن كثير (بترجمتی و تحقیقی ص ۸۷)

14) ہر خطبے میں نبی منافید کے پر درود پڑھنا جا ہے۔

سید ناعلی دلانتی منبر پر چڑ ھے تو اللہ کی حمد و ثنابیان کی اور نبی مَلَّاتِیَّ کِمْ پر درود پڑھا۔الخ (زوائد عبداللہ بن احمالی مندالا مام احدار ۱۹۰۷ حسدہ صحح )

نيز د نيچيخضل الصلوة: ١٠٥٥

فَا كَدُه: مِرْفَطِيمِينَ تَشْهِد ( أشهد أن لا الله إلا الله و أشهد أن محمدًا رسول الله ) ضرور يؤ هناجا بِح ـ

(سنن الي داود: ۴۸۴۱ وسنده صحح وسحح التريذي: ۲ ۱۱، وابن حبان: ۹۷۹،۱۹۹۴)

تشهد سےمراد کلمه شهادت ہے۔ دیکھے عون المعبود (۲۰۹،۸۰)

19) سیدناعبدالله بن مسعود و النی نیماز کافر کرکیا اور فرمایا: پھر جب میں بیٹھ گیا تو الله کی ثنابیان کی پھر نبی مثل نیٹی کم پر درود پڑھا پھرا ہے لئے دعا کی تو نبی مثل نیٹی کم نے فرمایا: (( سل تعطمہ، سل تعطمہ )) ماگو تنھیں ملے گا، ماگو تنھیں ملے گا۔

(سنن ترندی:۹۳ ۵ وسنده حسن ، وقال الترندی: ' دحسن میچ'')

ففال دُرود وسُل ا

۲) بازار میں بھی نبی مَلَا ﷺ پر درود پڑھنا چاہئے۔

د يکھئے جلاءالافہام (ص٠٠٠)

۲۱) رسول الله سَالِيَّيْ أَيْ كَي قبر پر ( یعنی حجر هٔ مبار که کا در دازه کھل جانے کے بعد قبر کے یاس کھڑے ہوکر ) سلام یا السلام علیکم کہنا صحیح ہے۔ دیکھنے فضل الصلوٰۃ: ۹۸۔۱۰۰

يدعائيكلمات بير، جس طرح كقبرستان مين: "السلام عليكم دار قوم مؤمنين و أتاكم ما توعدون غدًا مؤجلون و إنا إن شاء الله بكم لاحقون . " كبنا صحيح حديث سے ثابت ہے در كيھئے حسلم (٣٤٥، تر قيم دارالسلام .٢٢٥٥)

۲۳) چھینک آنے کے بعد السلام علی رسول اللہ پڑھنا ثابت نہیں بلکہ صرف الحمد للد کہنا چاہئے۔ دیکھے سنن التر مذی (۲۷۳ وسندہ حسن)



فعنائل ذرود وسكل

## سيرت رحمة للعالمين مَا لِينَمْ كَ چِند بِهِلُو

نام ونسب: سیدنا ابوالقاسم محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب (شیبه) بن ہاشم (عمرو) بن عبدمناف (المغیرة) بن قصی (زید) بن کلاب بن مُرة بن کعب بن لؤی بن غالب بن فهر بن ما لک بن النظر بن کنانه بن خزیمه بن مدر که (عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معتر بن عدان من ولدا ساعیل بن ابراہیم خلیل الله علیمالصلوۃ والسلام.

(( ... دعوة أبي إبراهيم و بشارة عيسى بي و رؤيا أمي التي رأت. )) إلخ ميں اپنے ابا ( دادا ) ابراہيم (عَالِيَّلِا) كى دعا اور ( بھائى ) عيسىٰ (عَالِيَّلِا) كى بثارت (خوش خبرى ) ہوں اوراینی ماں كاخواب ہوں جسے انھوں نے دیکھاتھا۔

(منداحه ۴ ۱۲ اح ۱۵ ۱۵ ا، وسنده حسن لذاته)

حلیه مبارک: آپ مَنْ اللَّیْمُ کا چبره چاند جیسا (خوبصورت، سرخی ماکل سفید اور پُرنور) تقارآپ کا چبره چاند جیسا (خوبصورت، سرخی ماکل سفید اور پُرنور) تقارآپ کے سرکے بال کا نول یا شانوں تک پہنچتہ تھے۔
نکاح: سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی وٰلیُ اللہ اسے آپ کی شادی

ہوئی اور جب تک خدیجہ ڈاٹٹیا زندہ رہیں آپ نے دوسری شادی نہیں گ<sub>ی۔</sub>

اولا د: قاسم،طیب،طاہر(ادرابراہیم)شائنگر

بنات: رقيه، زينب، امكلثوم اور فاطمه وَيُأْتِينَ ا

يهلي وحي: عَارِحراء مين جريل امين عَالِيَّكِم تَشْريف لائے اورسورۃ العلق كى بہلى تين آيات

کی وحی آپ کے پاس لائے۔ ۱۱۰ء (اس وقت آپ کی عمر جالیس سال تھی۔)

عام الحزن: ججرتِ مدينه سے تين سال قبل ابوطالب اور سيدہ خديجه طالعيا فوت ہو گئے۔

ہجرت: ۲۲۲ء میں آپ اپنے عظیم ساتھی سیدنا ابو بکر الصدیق ڈٹائٹیئے کو لے کر مکہ سے

ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔

مکی دور: رسول الله مَالَّيْظِمْ نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ (۱۳)سال رہے۔

مدنی دور: آپ مُنْ النِیْمَ ہجرت کے بعد مدینہ میں دس (۱۰) سال رہے اور پھروفات کے

بعدالرفیق الاعلیٰ کے پاس تشریف لے گئے۔

غزوهٔ بدر: ۲ هاکوبدر مین اسلام اور کفر کا پهلا بر امعر که مواجس مین ابوجهل مارا گیا\_

غزوهٔ احد: سم ،اس غزوے میں سر کے قریب صحابہ کرام مثلاً سیرنا حزہ بن

عبدالمطلب وللنفيز شهيد جوئ اوررسول الله مَنَا لِيَّيْمِ زخي موت ـ

غزوهٔ خندق: ۵ ه (احزابِ كفار نے مدینه برحمله كيااورنا كام واپس كئے)

صلح حدیدبیه: ۲ه،اس کاذ کرقر آنِ مجید میں بھی ہے۔

غزوهٔ خیبر: ۷ھ، خیبر فتح ہوا۔

فتح مكه: ٨٥، مكه فتح بوااوررسول الله مَثَلَ اللهِ عَلَيْهِمْ نِهِ اللهِ مَكَالَةُ عَلَى اللهِ مَلَا اللهِ مَثَلَ اللهِ عَلَى اللهِ مَثَلِ اللهِ عَلَى اللهِ مَثَلِ اللهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللهِ عَلَى الللهِ عَل

اس سال غز و هُ حنین بھی ہوا تھا۔

غزوهٔ تبوک: ۹ ه

ججة الوداع: ١٠ه

دعوت: قرآن، حدیث، توحیداور سنت آپ کی دعوت ہے۔ آپ نے لوگوں کوشرک و کفر

فَقَائِلُ دُرُودُ وَمَالًا ﴾

کے گھٹاٹو پاندھیروں سے نکال کرتو حیدوسنت کے نورانی راستے پرگامزن کردیا۔ آپ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نداُس پرظلم کرتا ہے اور نداس پرظلم ہونے دیتا ہے۔ (صیح بناری:۲۳۸۲، صیح مسلم:۲۵۸۰)

اخلاق: آپ مَنْ تَيْمِ اخلاق كسب سے اعلى درجے برفائز تھے،ارشادِ بارى تعالى ہے: ﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُدُون اللّ

آپ نے فرمایا: (( أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقًا و خيار كم خيار كم الساء هم خلقًا و خيار كم خيار كم النساء هم خلقًا . )) مومنول مين الممل ايمان والے وہ بين جن كا خلاق التي عين اور تم مين سے بہترين لوگ وہ بين جوا في عورتول سے التحصا خلاق كے ساتھ پيش آتے ہيں۔ (سنن التر ذي: ١٢١١، وقال :هذا حديث حن سيح)

معلّم انسانیت: ایک صحابی طالتیٔ فرماتے ہیں: میں نے آپ سَلَ اللّیٰ سے بہترین معلّم (استاذ) ایجھے طریقے سے تعلیم دینے والا کوئی نہیں دیکھا، نہ پہلے اور نہ بعد ۔ اللّٰہ کی قسم! آپ نے مجھے نہ ڈانٹا، نہ مارااور نہ کر ابھلا کہا۔ (صحح مسلم: ۵۳۷)

مهر ين وتوه و ين بو ، طر ريك من الأيريبك فإن الصدق طمأنينة وإن الكذب ريبة .)) نيز فرمايا: (( دع ما يريبك إلى مالا يريبك فإن الصدق طمأنينة وإن الكذب ريبة .)) شك والى چيز كوچپور و دواوريقين والى چيز كواختيار كروكيونكه يقييناً سچائى اطمينان ہے اور جموٹ شك وشيہ ہے۔ (سنن ترين ١٨١٨ وقال عند احديث سج)

نبی مَالِّیْ اِلْمِ نَے بھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا ،اگر پسند فرماتے تو کھالیتے اوراگر پیند نه فرماتے تو چھوڑ دیتے تھے۔ (صحح بخاری:۵۴۰۹)

و فات: اله بروز سوموار، ما و رقيع الاول ميں رسول الله مَنَّاليَّةِ مَا ثَمَ النهبين ورحمة للعالمين اس دنيا سے تشريف لے گئے ،اس وقت آپ کی عمر مبارک ۲۳ سال تھی۔

صلى الله عليه و آله وأصحابه وأزواجه وسلم

## امام اساعيل بن اسحاق القاضى اور كتاب كى سند كى تحقيق

امام ابواسحاق اساعیل بن اسحاق بن اساعیل بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصر کالبغدادی ۱۹۹ه یا ۱۹۵ه کوبصره (عراق) میں پیدا ہوئے۔آپ کے مشہور اساتذہ میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

عبدالله بن مسلمه القعنى ،سلیمان بن حرب، مسدد بن مسر بد، ابومصعب الزبرى ،مسلم بن ابرا بیم الفرا به بدی ، حجاج بن منهال الانماطی علی بن المدینی ،احمد بن عبدالله بن یونس ،ابو بکر بن ابی شیمه ،ابوانعمان محمد بن الفقیه المالکی ، عبد بن المعند ل الفقیه المالکی ، احمد بن المعند ل الفقیه المالکی ، فصر بن علی الجهضمی ،اور قاری عیسی بن میناء: قالون وغیر جم \_حمهم الله

بیسارے اپنے اپنے فن کے امام اور قابلِ اعتمادراوی تھے۔

آپ کے شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

ابوالقاسم البغوى، یجی بن محمد بن صاعد،اساعیل بن محمد الصفار،ابو بکرالشافعی ،موسی بن بارون الحافظ ،عبدالله بن احمد بن حنبل، قاضی حسین بن اساعیل المحاملی،ابرا بیم بن محمد بن عرفه النحوی: نفطویه، ابو بکر بن الانباری، محمد بن خلف بن حیان القاضی، ابو بکر بن النجاد اور ابوالقاسم اساعیل بن یعقوب بن ابرا بیم بن احمد بن البختری البغد ادی دغیر بهم رحمهم الله

آپ نے بہت ی کتابیں کھیں،جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

احكام القرآن ، معانى القرآن ، كتاب فى القراءات ، كتاب الردعلى محمد بن الحن بن فرقد الشيبانى ، كتاب الروعلى البي حنيفه ، جزء فيها حاديث اليوب السختيانى ، مند حديث ما لك بن انس اوضل الصلوة على النبي مَثَالِقَةُ عَلَى .

محدثین کرام اور ہرفن کےعلاءآپ کی تعریف وتوثیق میں رطب اللسان تھے۔مثلاً امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی نے انھیں ثقہ صدوق کہاہے۔ (الجرح والتعدیل ۱۵۸٫۲)

ففكالي دُرود وسَلًا)

حافظا بن حبان نے انھیں کتاب الثقات (۸۰۵م) میں ذکر کیا۔

خطیب بغدادی نے کہا: '' و کان اسماعیل فاضلاً متقناً فقیهاً علی مذهب مالك ابن أنس ، شرح مذهبه ولخصه و احتج له ... ''اوراساعیل فاضل عالم ثقه (اور) مالک بن انس کے ند ہب (مسلک) پرفقیہ تھے، اُن کے ند ہب کی شرح اور تلخیص کی اور اُن کے لئے دلائل جمع کئے ۔ الخ (تاریخ بغداد ۲۸۴۷)

یمی بات حافظ ابن الجوزی نے کھی ہے۔ دیکھئے امنتظم (۳۲۲/۱۲)

حافظا بن کثیر نے نصیں حافظ فقیہ مالکی کہا۔ دیکھئے البدایہ دالنہایہ (۱۱/۱۳۲)

حافظ زمبي نے كها: ' الإمام العلامة الحافظ، شيخ الإسلام . . ''

المام علامه حافظ الشيخ الاسلام (سيراعلام النبلاء ١٣٩١هم)

فائدہ: یہاں مالکی ہونے کا بیمطلب ہرگزنہیں ہے کہ وہ امام مالک کے مقلد تھے۔ دیکھئے القریر والتحبیر (۳۵۳٫۳) تقریرات الرافعی (۱۸۱۱) النافع الکبیر (ص۷)اور دین میں تقلید کا مسئلہ (۴۶)

اگر کوئی کے کہ ابن نقط نے تکملۃ الا کمال (۲۲۹/۳) میں قاضی اساعیل بن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ'' ما قلدت مالگا قط فی مسئلۃ حتی علمت وجہ صوابھا'' میں نے مالک (بن انس) کی کسی مسئلے میں تقلید نہیں کی جتی کہ مجھے اس کی صحیح دلیل معلوم ہوگئ۔ دیکے مقدمۃ احکام القرآن للد کتورعام حسن صبری (ص۲۸)

عرض ہے کہ یہ قول امام اساعیل سے باسند صحیح یاحسن ثابت نہیں ہے بلکہ اس کی سند میں ابوالمعالی الحن بن علی بن اساعیل الصفراوی، ابوالحسن علی بن عبدالرحمٰن بن عمر بن حفص الفارض ، ابوالقاسم عبدالحمید بن علی بن خلف التجیبی ، خلف بن الحسن اور عمر و بن عیسون الاندلی سب مجہول العین یا مجہول الحال تصاور قاضی بکر بن العلاء غالی مقلد تھا، جس کے اساعیل بن اسحاق القاضی سے ساع میں کلام ہے، الہذا بہ قول ثابت نہ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ امام اساعیل بن اسحاق ذوالحجہ کے مہینے میں ۲۸۲ ھے اور آجا کی فوت ہوگئے۔ رحمہ اللہ

فعَالَ دُرود وسُلُّ عَلَى اللهِ عَلَى

امام اساعیل بن اسحاق سے اس کتاب کے راویوں کامختصر اور مفید تذکرہ درج ذیل

-

 ا: آپ کے شاگر وابوالقاسم اساعیل بن یعقوب بن ابرا ہیم بن احمد بن البختر کی المعروف بابن الجراب ثقه تھے۔ (تاریخ بنداد ۲۰۲۷ تـ ۳۳۲۵)

آپ۳۴۵ھ میں۸۳سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۲: اساعیل بن یعقوب کے شاگر دابو محمد عبد الرحمٰن بن عمر بن محمد بن سعید التجیبی البرز ار المعروف با بن النحاس " الشیخ الإمام الفقیه المحدث الصدوق مسند الدیار المصریة " تصدوق مسند الدیار المصریة " تصدوق میسیراعلام النبلاء ( ۱۳۱۳ )

آپ۲۱۲ه هیں فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن عمر النحاس كے شاگر دابواسحاق ابراہیم بن سعید بن عبد اللہ الحبال ثقه شبت متھے۔ د مکھنے الا کمال لا بن ماكولا (۲/۲ سام)

مافظ ذهبي نے كها: " الإمام الحافظ المتقن العالم" (البراء ١٨مه)

آپ۲۸۲ه میں فوت ہوئے۔

٣: ابرائيم بن سعيد الحبال كے شاگرد ابو صادق مرشد بن يجيٰ بن القاسم المديني "المحدث الثقة العالم" تق\_د كيھے النبلاء (١٩٥٥هـ)

آپ ذوالقعده ۱۵ ه میں فوت ہوئے۔

۵: مرشد بن یجی کے شاگر دابوالحس علی بن هبة الله بن عبدالصمدالکا ملی المصر ی تھے، جن عجیل القدر شاگر دوں کی ایک تعداد نے روایتی بیان کی ہیں مثلاً:

حافظ عبدالغني، حافظ عبدالقادر، ابن رواحه اورمحمد بن أملتم وغير بهم \_ د يكھئے تاریخ الاسلام

للذمبي (٣٣٣/٥٠ وفيات ا ٥٨٠ ت٥٨ هـ) آپ كامقام ' محله الصدق " ہــ

کئی مقامات پردوسرے راویوں دنے آپ کی متابعت کی ہے، جس سے بیٹا بت ہوتا ہے کہ آپ صدوق تھے۔ یادر ہے کہ آپ پر کئی تم کی کوئی جرح نہیں ہے اور امام عبدالغنی المقدی

فَفِيَا لِي دُرُودُ وَسُلًّا عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلْ

رحمالله كاكسى جرح كے بغيرآ پ كو الشخ "كهنا بهى آپ كى توشق كى طرف اشاره ہے۔

٢: على بن هبة الله ك شاكر دحافظ عبدالنى بن عبدالواحد بن على بن سرورالمقدى رحمه الله

بہت بڑے امام تھے ۔ حافظ ذہبى نے كہا: "الإمام العالم الحافظ الكبير الصادق
القدوة العابد الأثري المتبع عالم الحفاظ " (الديل ٢٣٣٣ ٢٣٣٣)

خلاصہ بیہ ہے کہ بیسندحسن ہے۔

روایات کی تخریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ علی بن صبة الله صدوق تھے، کیونکہ یہی روایات دوسری کتابوں میں بھی کثرت کے ساتھ موجود ہیں لہذا سیسند صحح لغیر ہ ہے۔ والجمدلله آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف نے اس کتاب کی تحقیق میں شخ محمہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کے مطبوعہ نننے کو پیش نظر رکھا ہے اور استاذ عبد الحق التر کمانی کے نسخ سے بھی فائدہ الشایا ہے۔ متن کی اصلاح کر دی ہے اور مفید تخریخ سے ساتھ ہر حدیث اور اثر پر تحقیقی تکم لگا دیا ہے تا کہ عام لوگوں کے سامنے بھی ضحیح اور ضعیف روایات واضح ہوجائیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس عمل کو قبول فرمائے اور مجھے نبی کریم مَثَّاتِیَّا مِلَّ شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

حافظ زبیرعلی زئی (۱/۱/کتوبر۲۰۰۹ء)



فعنان دُرود وسَلِلَ

# فضل الصلاة على النبي عُلَيْتُهُ

بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم ،

مهيل شيخ امام عالم حافظ عبدالغني بن الإمام العالم الحافظ عبدالغني بن عبدالواحد بن على بن سرور المقدى في عبدالواحد بن على بن سرور (اس كتابك) خردى ◘ الله أن كى مرد فر مائے۔انھوں نے کہا: ہمیں شیخ ابوالحسن علی بن سة الله بن عبدالصمد الكاملي نے رہیج الاول کے مہینے میں ۱۹۵ ہجری اکو قصر بنی عبید - قاہرہ (مصر) میں خبر دی ، انھوں نے کہا: ہمیں ابوصادق مرشد بن کی بن القاسم المدینی نے مصرمیں خبر دی (انھوں نے کہا): ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن سعید بن عبدالله الحبال نے خبر دی، سعيد بن عبد الله الحبال، قال: انهول نے كها: بميں الوحم عبدالرحمٰن بنعمر

بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم. اللهم صل على سيدنا الهم صل على سيدنامر وآله وسلم. محمد و آله وسلم .أخبرنا الشيخ المقدسي أيده الله قال: أخبرنا الشيخ أبو الحسن على بن هبة الله ابن عبد الصمد الكاملي بالقاهرة في شهر ربيع الأول من سنة إحدى و تسعین 6 و خمسمائة بقصر بنی عبيد ، قال:أنبأنا أبو صادق مرشد ابن يحيى بن القاسم المديني في مصر: أنبأنا أبو إسحاق إبراهيم بن أنبأنا أبو محمد عبد الرحمن بن بن محد بن سعيد الجيى البز ارالمعروف بابن

 <sup>◄</sup> تعنی حدیث یا کتاب پڑھ کر باز یا نی سنائی۔

وقال اسعد سالميمّ : "و الصواب: احدى و سبعين كما في الأصل" (بيان اوهام الالباني ص ٩)

فعَيَالُي دُرود وسَلَّ ]

النحاس نے خردی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم اساعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری البخد ادی المعروف بابن الجراب کے سامنے ۳۳۹(ھ) کو رہیج الآخر کے مہینے میں (یہ کتاب) پڑھی گئ اور میں سُن رہا تھا (ابن الجراب نے کہا): ہمیں اساعیل بن اسحاق بن اساعیل بن حماد بن زیدالقاضی نے خبر دی، انھوں نے حماد بن زیدالقاضی نے خبر دی، انھوں نے حماد بن زیدالقاضی نے خبر دی، انھوں نے

عمر بن محمد بن سعيد التجيبي البزار، المعروف بابن النحاس قال: قرىء على أبى القاسم إسماعيل بن يعقوب بن إبراهيم بن أحمد بن البختري البغدادي المعروف بابن الجراب، و أنا أسمع فى شهر ربيع الآخر من سنة تسع و ثلاثين و ثلاثمائة: أنبأنا إسماعيل بن إسحاق ابن إسماعيل بن حماد بن زيد

القاضى قال:

فائده کی سف صالحین کی تصنیفات کے مطالع سے یہ بات واضح ہے کہ کتاب کے شروع میں کسی ''خطبہ مسنونہ' کے ضروری یا مسنون ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے مثلاً امام بخاری، امام سلم وغیر ہمانے اپنی کتب صیحہ میں کوئی مقررشدہ خطبہ مسنونہ بیں لکھا، بلکہ تسمیہ کے بعد جس نے جیسے مناسب سمجھا، اللہ کی حمد وثنا اور نبی کریم مَانَ اللّٰهِ کَلِی رورودوسلام سے اپنی کتابوں کا آغاز کیا۔ یا در ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رقائے کی طرف منسوب خطبۃ الحاجہ (خطبۃ النکاح) دو وجہ سے ضعیف ہے:

فرمایا:

دوم: ابواسحاق عن الى عبيدة عن عبدالله و التنوي الى كسندانقطاع كى وجهد عضعيف ب-منداحد (۱۳۹۳) مين ايك متورمعلول سند بهي بيدو يكھئے نيل المقصود (۲۱۱۸)

# [ نبی مَثَاثِیْظِ برایک دفعہ درود بڑھنے کی فضیلت <sub>]</sub>

[1] أنبأنا إسماعيل بن أبي أويس: جميس اساعيل بن الى اوليس في خردى ( کہا: ) مجھے میر ہے بھائی ( ابو بکرعبدالحمید عن عسدالله 🗨 بن عمر عن ثابت بن عبدالله بن الى اوليس ) نے حدیث البنانى: قال أنس بن مالك: قال أبو سناكى ، انهول في سليمان بن بلال ، طلحة:إن رسول الله عَلَيْكُ حوج أَصُول في عبيدالله بن عمر (العرى المكبر) عليهم يومًّا يعرفون البشر في وجهه سے،انھوں نے ثابت (بن اُتلم)البناني فقالوا:إنا نعرف الآن في وجهك عردوايت كى)انس بن ما لك (روايت كى)انس بن ما لك (روايت كى نے فر مایا: ابوطلحہ (الانصاری زید بن سہل (( أجل! أتسانسي الآن آتٍ من ربى ﴿ وَلِنْ مَنْ اللَّهُ مَا إِللَّهُ مَا إِللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّالِي اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللّ فأخبرنى أنه لن يصلّى على أحد من أن (صحابه ون الله عن التريف لات، أمتى إلاردها الله عليه عشر وه آپ (مَنْ النَّيْمُ ) كے چرے پر فوق (ك اثرات) دیکھرے تھے۔انھوں (صحابہ ) نے کہا: یا رسول الله! ہم اب آپ کے چرے یر خوشی و مکھ رہے ہیں! آپ (سَالِيَّنِيْمِ) نے فرمایا: جی ماں! میرےرب ك طرف سے الك آنے والے (فرشتے)

حدثني أخى عن سليمان بن بلال البشريارسول الله! قال: أمثالها.))

<sup>•</sup> دوبریکٹوں آ کے درمیان تمام عنوانات کا اضافہ بطور تبویب ہماری طرف سے ہے۔

<sup>🕡</sup> اصل میں عبداللہ بن عمر ہے کیکن عبدالحق التر کمانی والے نسخ (فضل الصلوٰ قاعلی النبی مَا ﷺ ) میں عبیداللہ بن عمرے۔ دیکھیے ص۹۲

فعَدَاق دُرود وسُلُّ 40

نے ابھی آ کر مجھے بنایا ہے کہ میری اُمت میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اللہ اسے اُس پردس دفعہ لوٹا دے گا۔[یعنی اُسے دس نیکیاں عطافر مائے گایا اس پردس رحمیں اور برکتیں نازل فرمائے گا۔]

تحقیق اس کی سنده سن ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص۲۲، دوسرانسخہ ۱۰۸) اسے امام بیہ قی (شعب الایمان: ۲۱ ۵۲۲،۱۵، دوسرانسخه: ۲۲۱۱) نے اساعیل بن اسحاق القاضی سے اور ابوالقاسم الطبر انی نے اساعیل بن ابی اولیس کی سند سے مختصر أروایت کیا ہے۔

(دیکھے المجم الکبیر ۱۹۸۵ تر ۱۹۷۵ تا ۱۹۷۵ میں الاوسط ۱۹۷۵ تا ۱۹۷۵ تر ۱۹۷۵ تر ۱۹۷۵ تر تیمی)

المجم الکبیر میں عبید اللہ بن عمر اور المجم الاوسط والمجم الصغیر میں عبد اللہ بن عمر لکھا ہوا ہے

لیکن المجم الاوسط میں طبر انی کے کلام میں عبید اللہ بن عمر ہے۔ الموسوعة الحدیثیه کی تخریج،
عبد الحق التر کمانی کے نسخ اور شعب الایمان سے بین طاہر ہوتا ہے کہ یہاں عبید اللہ بن عمر رائج ہے۔ واللہ اعلم نیز دیکھئے کتاب العلل للد اقطنی (۱۲۹)

اساعیل بن ابی اویس مختلف فیدراوی میں کیکن علامہ نو وی نے کہا:

"... ولكن وثقه الأكثرون واحتجوا به واحتج به البخاري و مسلم في صحيحيه ما "لكن اكثر (جهور) نے اسے ثقه اور جحت قرار دیا ہے اور بخاری ومسلم دونوں نے اس كى حدیث كے ساتھ جحت پكڑى ہے۔ (شرح سج مسلم ١٣٠٥ س ٢٠٩٣) لهذا اساعيل بن ابي اوليس حن الحديث ہيں۔ والحمد لله

فضائل ذرود وسكل

[۲] حدثنا سليمان بن حرب قال: ممين سليمان بن حرب نے مديث بيان كى، البناني عن سليمان مولى الحسن أنعول نے ثابت البناني سے، أنعول نے ابن على عن عبد الله بن أبى طلحة حسن بن على كمولى: سليمان عد، أنهول عن أبيه: أن رسول الله عَلَيْكُم جاء فعبدالله بن الى طلحه عنه انهول في اليا يا رسول الله إإنا نوى في وجهك كي): ايك دن رسول الله مَا لَيْتِمْ تَشْريف بشرًا لم نكن نواه، قال: (( أجل إنه الاك اورآپ كے چرے ير بثارت ( اور أتانى ملك فقال: يا محمد! إن ربك خوشى) نظر آربى تقى، لوگول نے كها: يا رسول یقول: أما یرضیك ألا یصلی علیك الله! بم آپ کے چرے پرایی خوا دکھ أحد من أمتك إلاصليت عليه رب بين كه يبل بهي نبين ديهي! آب عشرًا، ولا سلّم عليك إلا سلّمت (سَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ) في بال إمير عيال ایک فرشته آیاتواس نے کہا:امے مر (مَالَّیْوَمِ) آپ کارب فرماتا ہے: کیا آپ اس پرراضی نہیں کہ آپ کی اُمت میں سے کوئی شخص آپ بر (ایک دفعه ) درود پڑھے تو میں اس پر دس حمتیں نازل فرماؤں اور آپ پر کوئی شخص (ایک دفعه) سلام کے تومیں اس پردس دفعه سلامتى نازل فرماؤں؟

أنبأنا حماد بن سلمة عن ثابت أنصول نے كها: بميں حاد بن سلمه نے خروى، عليه عشرًا .))

# اس کی سندحس ہے۔

🕡 یا در ہے کدرسول اللہ منگافیکم کو فرشتوں کا یامحد کہد کر یکارنا تو جائز ہے کیکن اُمتوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ے، جیبا کرآ بے کے ادب کالازمی تقاضا ہے۔

اسے دارمی (۲۷۷۱، دوسرانسخہ: ۲۸۱۵) نے سلیمان بن حرب سے ، نسائی (المجتبیٰ ۳۷/۲۸ ح ۱۲۸۴، وص ۵۰ ح ۱۲۹۷) اوراحه ( ۳۰٬۲۹/۰ س) وغیر جانے حماد بن سلمه کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابن حیان (الاحسان: ۹۱۵ یا ۹۱۵ ، الموارد: ۲۳۹۱) حاکم (۲۸۰۰ ۲۳۸ یا ۳۲۰ ح ۳۵۷۵) اور ذہبی نے سیح قرار دیا ہے۔اس کے راوی سلیمان مولّی الحن کوابن حمان اور حاتم نے ثقة قرار دیا ہےلہذاوہ مجہول نہیں بلکہ حسن الحدیث تھے۔

ام دارقطنی نے اس سند کوتر جمع دی ہے۔ (دیکھے تاب العلل ٢٠٠١ ١٩٣٣)

[٣] حدثنا إسحاق بن محمد مهمين اسحاق بن محمر الفروى نے حديث الفروي قبال: ثنيا أبو طلحة بان كي، كها: تمين ابوطلح الانصاري نے الأنصاري عن أبيه عن إسحاق بن صديث بيان كي، اس في الياس، عبد الله بن أبي طلحة عن أبيه عن أس في اسحاق بن عبدالله بن الى طلحيه، انھوں نے اپنے ابا (عبداللہ بن ابی طلحہ) سے ، انھول نے اُن (اسحاق ) کے دادا عليه عشرًا، فليكثر عبد • ذلك، (سيرنا ابوطلح الانصاري والنيز) سے (روایت بان کی) انھوں نے کہا کہ رسول الله مَنَا لِينَيْمَ نِي فرمايا: جو شخص مجھ ير ایک دفعہ درود پڑھتا ہے، اللّٰداُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے للمذاجو بندہ حاہے کثرت سے درود پڑھے ہا ( اُس کی مرضی ہے)تعداد میں کمی کرے۔

جده قال قال رسول الله عَلَ<sup>اسِيْه</sup>ِ: (( من صلّى عليّ واحدة صلّى الله أو ليقل .))

 اصل میں غلطی ہے 'عدد' چھے گیا ہے جبکہ صحیح' عبد' ہے۔ دیکھے نسخہ عبد الحق التر کمانی (ص ۹۷) اور شعب الايمان ليبقى بحقق عبدلعلى (٣٧سر١٢٤ ح ١٣٥٩)

اس کی سندضعیف ہے۔

ففنابل ذرود وسألل

اسے بیہق نے شعب الایمان (۱۵۵۹، دوسرانسخہ:۱۴۵۹) میں اساعیل بن اسحاق کی سند سے روایت کیا ہے۔اس میں اسحاق بن محمد الفروی (جمہور محدثین کے نزدیک )ضعیف ہے۔ ابوطلحهالانصاری اوراس کے باپ کے حالات نہیں ملے۔امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی نے کسی عبداللہ بن حفص ابوطلحہ القاص المدینی کا ذکر بغیر جرح وتعدیل کے کیا ہے۔

د تکھئے کتاب الجرح والتعدیل (۳۶/۵ ت ۱۵۸)

بہمجہول الحال ہےاوراس کا شاگر دابوثا بت محمد بن عبیداللّٰدالمدینی ندکور ہے۔ اس روایت کوحافظ المنذ ری کاحسن کہنا سیح نہیں ہے۔ نیز د کیھئے ۲

رفع رأسه، قال فقال:

ورفعه عشر درجات.))

[ 3] حدثنا عبد الله بن مسلمة قال: جميس عبدالله بن مسلمه (القعني ) نے ثنا سلمة بن وردان قال: سمعت حديث بان كى ، كها: بمير سلم بن وردان أنس بن مالك قال: حوج النبي في حديث بيان كى ،كما: يل في السبن عَلَيْكُ يَتِبِرِ ذِ فِلْمِ يَجِدُ أَحِدًا يَتِبِعِهُ مَا لِكَ (طَالِيْنُ ) سِي سَا، أنهول نِي فرمايا: فهرع عمر فاتبعه بمطهرة يعني ني مَا يُنظِ (الك دفعه) قضائے حاجت إداوة \_ فوجده ساجدًا في شربة، كي لئ نكلي،آپ وايخ ساته (خدمت فتنحی عمر فجلس وراء ہ حتّی کے لئے) حانے والا کوئی بھی نہ ملا تو (سيدنا) عمر (بن الخطاب طالنيز) تيز حلتے ((أحسنت يا عمر احين وجدتني موئ آئے، وہ ايخ ساتھ (وضو كے ساجدًا فتنحيت عنى، إن جبريل ليخ ) ياني كا برتن لائے تھے، پھر انھوں عليه السلام أتاني فقال: من صلّى في آپ (مَا الله الله الي الي الي جَديد عليك و احدة صلّم الله عليه عشرًا، كي حالت مين ديكها جوگهاس والي ( اور نشیی) زمین تھی۔عمر (طالٹی؛ ) وُور ہو کر

ففنانل درود وسكل

آپ کی بیثت کی طرف بیٹھ گئے ،حتیٰ کہ آپ نے (سجدے سے )سراٹھایا۔ پھرآپ نے فرماہا: اے عمر! جب تُو نے مجھے سجدے میں دیکھاتو دُورہٹ کراتھا کیا ہے۔ بے شک جبر مل عَالِتَالُم نے آکر مجھے بتایا : جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رخمتیں نازل فرماتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا

تعقیق اس کی سندضعیف ہے۔ (نیز دیکھئےتفیرابن کثیر ۵ر۲۱۵) اسے امام بخاری نے اپنی دوسری کتاب: الا دب المفرد ( ۱۳۲ ) میں سلمہ بن وردان کی سند سے روایت کیا ہے اور سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔ د کیھے تقریب التہذیب (۲۵۱۲) اور سنن التر مذی (۲۸۹۵ بخقیقی)

[0] حدثنا يعقوب بن حميد: ممين يقوب بن حميد (بن كاس) نے حدثني أنس بن عياض عن سلمة حديث بان كي (كما): مجهد انس بن ابن وردان: حدثنی مالك بن أوس عاض نے مدیث بان كى ، انھوں نے

ابن الحدثان عن عمر بن الخطاب سلمه بن وردان سے (اس نے کہا): مجھے قال: حسر ج النبي عَلَيْكُ يتبوز، مالك بن اوس بن الحدثان في حديث فاتبعته بإداوة [من ماء] • فوجدته بيان كي، أنحول في عمر بن الخطاب ( والنين )

اضافه از فضل الصلوة على النبي مَنْ النَّيْرَا مِتْقِينَ عبد الحق التركماني (ص٩٩)

45 فعنابل دُرود وسَلَمَا

قد فرغ و وجدته ساجدًا لله في عنه ، انمول نے فرمایا: نبي مَا لَيْتِيْمُ ( ايک حین تنحیت عنی، إن جبریل أتانی چیچے گیا ، پھر میں نے دیکھا کہ آپ فقال: من صلّى عليك صلاة صلّى (طبارت سے) فارغ ہو كي بيں اور الله عليه عشراً، ورفعه عشر آيايكهاس والنشي زمين يراللدك سامنے سحدہ ریز ہیں، میں دور چلا گیا پھر جب آب فارغ ہوئے،سراٹھایا تو فرمایا: اے عمر! تم نے مجھ سے دُور جا کراچھا کیا ہے، بےشک جبریل میرے پاس آئے تو کہا: جوشخص آپ پرایک دفعہ درود پڑھتا ہاللہ اُس پر دس جمتیں نازل فرماتا ہے اوراس کے دس درجے بلندفر ما تاہے۔

شربة، فتنحيت عنه فلما فرغ رفع دفعه ) قضائے حاجت کے لئے تشریف رأسه فقال: ((أحسنت يا عمر! لي كيَّ تويس ياني كابرتن ليَّ آب ك درجات.))

کا تحقیق اس کی سنرضعف ہے۔ و کی صدیث سابق ۳۰ اس کے مردود و باطل شاہد کے لئے دیکھتے مجمع الزوائد (۲۸۸۲) اورفضل الصلوٰۃ علی النبی مَوَاتَيْ بَلِي بَحْقِقِ عبدالحقِ التركماني (ص99-١٠٠)

عبيد الله [قال سمعت عبد الله] • بيان كى ، انهول نے عاصم بن عبيد الله عبد

[7] حدثنا عاصم بن علی قال: ثنا میں عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ، شعبة بن الحجاج عن عاصم بن كها: بميں شعبہ بن الحجاج نے حديث

> و تکھیےفضل الصلوٰ قاعلی النبی مَنَا اللّٰهِ عَلَی النبی مَنَاللّٰهُ عَلَی مِنْ الرّ کمانی (ص٠٠١) جبکہ اصل میں غلطی سے عاصم بن عبیداللہ بن عامر بن رسیہ حصب گیا ہے۔

ففنانى دُرود وسُلِلَ

سمعت النبي عَلَيْكُ يقول: (( ما من عامر بن ربيد عن أس في اين اباعامر جو بنده بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ درود پڑھتار ہتا ہےلہذاجس کی مرضی ہے وہ تھوڑا درود پڑھے اور جس کی مرضی ہےوہ زیادہ درود پڑھے۔

ابن عامر بن ربیعة عن أبیه قال: أس نے [كها: يس نے ساعبدالله بن عبد يصلّى على إلا صلّت عليه بن ربيد والتنوي سيروايت كيا ب كه مين الملائكة ما صلّى عليّ، فليقل من في مَنْ اللَّهُ كُور فرمات موسَّانا: ذلك أو ليكثر.))

### 🕸 تعقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔

اسابن ماجه (٤٠ وتققي )اوراحمر بن منبل (٣٢٥/٣) وغير مان شعبة ن عاصم بن عبیداللهٔ عنعبدالله بن عامر بن ربیعهٔ عن ابیه عامر بن ربیعه واللهٔ کی سند سے روایت کیا ہے۔ نيز د تکھئےمندالطبالسی (ح۱۳۲۲) دوسرانسخه: ۱۲۳۸)

عاصم بن عبیداللّٰد کوجمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھیے مجمع الزوائد (۸٫۰ ۱۵) مصنف عبدالرزاق ( ١١٥٥، دوسرانسخه : ٣١٢٠) اورحلية الاولياء ( ١٨٠١) مين اس كي ضعیف متابعت بھی ہے۔مصنف عبدالرزاق کی سند میں عبداللہ بن عمرالعمری (ضعیف عن غیرنافع) ہےاورحلیہ کی سند میں عبداللہ بن عمر عن عبدالرحمٰن بن القاسم (!) ہے۔

دونوں سندوں میں عبدالرزاق مرنس ہیں اور سندیں عن سے ہیں الہذابیہ متابعت مردود

ففكانل دُرود وسَلَّا) 47

[٧] حدثنا يحيى بن عبدالحميد ممين يكيٰ بن عبدالحميد نے مديث بان قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عن كي، كها: بميل عبدالعزيز بن محد (بن عبيد عب و بن أب عب و  $^{\mathbf{0}}$  عن الدراوردي) نے حدیث بیان کی  $^{\mathbf{0}}$ عبداله احدین محمد عن عبد نے عمرو بن الی عمروسے ، انھوں نے الرحمل بن عوف قال: أتيت النبي عبدالواحد بن محمد ( بن عبدالرحل بن عوف) ہے ، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عليك صلّيت عليه ، ومن سلّم مين نبي مَنْ اللَّهُ ك ياس آيا اور آپ تجدي عليك سلمت عليه، فسجدت لله مين ته، پن آپ نے لمباسجده كيا (اور) فرمایا: میرے یاس جریل نے آکرکہا: جو شخص آپ پر درود پڑھے گا تو میں اس کے لئے دعا کروں گا اور جوآپ پرسلام پڑھے گا تو میں اس کے لئے سلامتی کی دعا کروں گا۔ پھر میں نے (یہن کر) اللہ کے لئے سجدہ شکر کیا۔

عليله وهو ساجد فأطال السجود، قال: ((أتاني جبريل قال: من صلّى عوف (طَالَيْنُ ) سے، انھوں نے فرمایا: شكراً.))

### 🕸 تعقیق 🚱 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے عبد بن حمید ( ۱۵۷) اور حاکم ( المستدرک ار ۵۵۰ ح ۲۰۱۹) وغیر ہمانے سلیمان بن بلال ہے،انھوں نے عمرو بن ابی عمرو ہے،انھوں نے عاصم بن عمر بن قیادہ (من المزید فی متصل الاسانید ) ہے،انھوں نے عبدالواجد بن مجمد بن عبدالرحمٰن بن عوف سے،انھوں نے اسے دادا سے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے سیح کہا ہے کین عبدالواحد بن

🗨 اصل میں خلطی ہے' عمروبن الی عمر ہ'' حصب گیاہے جو کہ غلط ہے۔ در کیسے نمٹے لتر کمانی (ص۲۰۱۷)

ففَايْل دُرود وسَلًّا 📗

محركي اينے داداسے ملاقات ياساع ثابت نہيں بالبذار سندضعيف بـ اس تخرت کو تحقیق سے معلوم ہوا کہ عبدالعزیز الدراوردی کی روایت میں عاصم بن عمر بن قادہ ( ثقبہ ) کا واسطہ رہ گیا ہے۔

🕸 فائده 🚳 اسے محمد بن نصرالمروزی نے تعظیم قدرالصلوٰۃ (ار ۲۵۰ ح ۲۳۷) میں صحیح سندك ساته عبد العزيز بن محد الدراوردي سي" أنا عمرو بن أبي عمرو عن عبد الواحد بن محمد بن عبد الرحمٰن بن عوف عن أبيه عن جده "كاسند عروايت كما ہے۔اس سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف مجہول الحال ہیں جنصیں ابن حبان کے علاوہ کسی نے بھی ثقة قرار نہیں دیالہذا پیسند بھی ضعیف ہے۔

ا تنبیه کی منداحد (۱راواح ۱۲۲۳،۱۲۲۳) میں اس کاایک ضعف شاہد بھی ہے۔

[٨] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا جمين ابوثابت (محد بن عبير الله بن محمد عبد العزيز بن أبي حازم عن المدنى ) نے حدیث بان کی، کہا: ہمیں العلاء بن عبد الرحمل عن أبيه عبدالعزيز بن الي حازم ن حديث بيان عن أبى هويرة أن رسول الله عَلَيْكُ كَي ، انهول في علاء بن عبدالرحل (بن قال: ((من صلّى على صلّى الله يتقوب) سے، انھوں نے استے ابا (عبدالرحمٰن بن يعقوب) ہے، انھوں نے ابو ہررہ (خالیہ اسے که رسول اللہ مَنَا لِيُلِمُ نِهِ فَرِمالِا: جو شخص مجھ پر ( ایک دفعه) درود پڙهتا ہے تو اللّٰداس پردس دفعه رحمتیں نازل فرما تاہے۔

عليه عشرًا.))

اس کی سندیجے ہے۔

اسام مسلم (تر قیم فواد عبدالباقی: ۴۰۸، تر قیم دارالسلام: ۹۱۲) نے إسماعيل بن

ففنانل ذرود وسألأ

جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه كي سند الاالفاظك ساتهروايت كياب: (( من صلّى عليّ واحدة صلّى الله عليه عشرًا .))

تهميل عيسلي بن ميناء (قالون المدني القاری)نے حدیث بیان کی ،کہا:ہمیں محمد أبيه عن أبى هريرة أن رسول الله بن جعفر (بن الي كثير) نے مديث بيان عَلَيْكُ قَالَ: (( من صلّى على واحدة كي، انهول في علاء (بن عبدالرحن بن یعقوب) سے، انھوں نے اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن لیقوب ) ہے ، انھوں نے ابو ہر رہ ( ﴿ اللّٰهُ ﴾ سے ( حدیث بیان کی کہ) رسول الله مَا اللَّهُ عَلَيْمٌ نِے فرماما: جو شخص مجھ برایک دفعہ درود پڑھتا ہے تواللہ اس پردس دفعہ حمتیں نازل فرما تاہے۔

[9] حدثنا عيسي بن ميناء قال: ثنا محمد بن جعفر عن العلاء عن صلّى الله عليه عشرًا .))

## المتعنق الله المتح على المتح

اس میں قاری عیسیٰ بن میناء: قالون حسن الحدیث ہیں اور باقی سندھیج ہے۔ نيز و تکھئے حدیث سابق: ۸

ہمیں علی بن عبداللہ ( بن جعفر المدینی ) ابن عبيدة قال: أخبرني قيس بن عبد الحباب نے مديث بيان كى (كما): مجھ موسیٰ بن عبیدہ نے حدیث بان کی ، کہا:

[ • ] حدثنا على بن عبد الله قال: ثنا زید بن الحباب: حدثنی موسی نے صدیث بیان کی ، کہا: ہمیں زید بن الرحمن بن أبي صعصعة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه عن جده مجه قيس بن عبدالطن بن الى صحعد في

ففئاني درود وسلل

یفارق فئی النبی عَلَیْ اللیل و النهار عبرالرحمٰن بن عوف) سے، انھوں نے خمسة نفر من أصحابه أو أربعة اينا (ابراييم بن عبرالرحل بن عوف) لما ینوبه من حوائجه، قال:فجئت سے انھوں نے اُن (سعد) کے دادا فوجدته قد خوج فتبعته، فدخل عبدالرحن بن عوف (والنين ) سے (روایت حائطًا من حيطان الأسواق 🐧 بيان كى كه) انصول نے فرمايا: رات ہويا دن، نبی مثالی کے سائے سے آپ کے تین حارصحابہ جدانہیں ہوتے تھے تا کہ آپ کی ضرورہات پوری کرتے قبال: فيرفع رأسيه و تبراءيت ليه ربين \_انهون (سيرنا عبدالرحمٰن بنعوف فدعاني فقال: (( مالك؟ )) قلت: ﴿ النَّهُ أَ ) نِهُ رَجِب مِن آباتُو و يكها كه يارسول الله! سجدت سجدة آيبا برتشريف لے گئے بين و مين آي أطلت فيها فحزنت و بكيت، و كي يحي چلا، پر آپ اسواف (ميند كي قلت الأرى رسول الله علي قد ايك جكه كانام/يا بازار) ك باغول مين قبض الله روحه قال: (( هذه سجدة على باغ ميں داغل ہوئے تو آپ نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہاللہ نے رسول اللہ مَا اللَّهُ مِنْ كُورُوحٍ كُونِضِ كُرليا ہے۔ (رسول الله مَنَّ اللَّذِيَّ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهِ عَلَى الللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى الللّهِ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهِ ع

عبد الرحمن بن عوف قال: كان لا خردى ، انهول في سعد بن ابرائيم (بن فصلّى فسجد سجدة أطال فيها، فحزنت و بكيت فقلت: لأرى رسول الله عَلَيْكِ قد قبض الله روحه سجدتھا شکرًا لربی فیما آتانی فی نے نماز پڑھی پھر لمبا سجدہ کیا تو مجھے أمتى: من صلّى على صلاة كتب يريثاني لاحق بوئي اور مين روني لكا، مين الله له عشر حسنات .))

🛭 عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں ''الاسواف'' ہے۔ دیکھیے ص۲۰۱

ففئالي ذرود وسكل

بہ بحدہ شکر ہے جو میں نے اپنے رب کے لئے کیا ہے کیونکہ اُس نے مجھے میری اُمت کے بارے میں یہ بات عطا فرمائی ہے کہ جوشخص مجھ پرایک دفعہ درود پڑھے گا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جا کیں

اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھے تفیر ابن کثر ۵ر۲۱۵) اسے ابن الی شیبہ (المصنف ۲۸۲۴ ح ۲۸۸۴ م ۱۸۵ م ۱۸۵ م ۱۸۵ م ۱۸۵ م ۱۸۵ م (المسند: ۸۵۸)وغیر ہمانے بھی زید بن الحیاب کی سند ہے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن عبیدہمشہورضعیف راوی ہے۔ نيز د كيصة تقريب التهذيب (٢٩٨٩) اورسنن ابن ماحه (١٥٥٩، تققى )

[ 1 ] حدثنا مسدد قال: ثنا بشو ممین مسدد نے حدیث بیان کی ،کہا:ہمیں ابن إسحاق عن العلاء بن ممين عبدالطن بن اسحاق (المدني) نے عبدالرحمٰن عن أبيه عن أبي هريرة صديث بيان كي، انھوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے ، انھوں نے اپنے ابا ( من صلّی علیّ مرة واحدة كتب (عبدالرحمٰن بن يعقوب ) سے ، انھول نے ابو ہریرہ ( ﴿ اللّٰہُ ﴾ سے، انھوں نے کہا كهرسول الله مَنَالِقُلِيمُ نِي فَرِ مايا: جو شخص مجھ یرایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللّٰداس کے لئے دس نیکیاں لکھتاہے۔

ابن المفضل قال: ثنا عبد الوحمل بشربن المفصل في حديث بمان كى ، كما: قال قال رسول الله عَلَيْكِهِ: الله له عشر حسنات.))

ففكالى دُرود وسَلَمَ

### اس کی سند حسن لذاتہ می کینے ہے۔ اس کی سند حسن لذاتہ می کینے ہے۔

أسے احدین طبل (۲۲۲۲ ح ۲۵۱۱) ترندی (۳۵٬۵۸۵) اور این حبان (الاحمان: ٩٠٥ ، دوسرانسخه: ٨٠ ٩ من طريق بشربن المفصل ) وغيرتهم في عبدالرحمان بن اسحاق المدنى کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸

[17] حدثنا عبدالرحمن بن واقد مهمين عبدالرحمٰن بن واقد العطار نے العطار قال: ثنا هشيم قال: ثنا حديث بإن كي، كها: بمين بشيم نے العوام بن حوشب: حدثني رجل من صديث بيان كى، كها: بمين عوام بن حوشب بنى أسد عن عبد الرحمن بن عمرو نے مدیث بیان کی ( کہا): مجھے بنواسد قبال:من صلّبي على النبي عَلَيْنَا اللهِ عَلَيْنَا اللهِ عَلَيْنَا اللهِ عَلَيْنَا اللهِ عَلَيْنَا اللهِ عَلَيْن كتب [الله • ] له عشر لحسنات، و <u>نعبدالرحمٰن بن عمروت، انهول نے كہا:</u> محی عنه عشر سینات، ورفع له جس نے نبی مَالْیَیْ اِردرود پڑھاتواللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ معاف کردیتا ہےاور دس در ہے بلند فر ماتا

عشر در جات.

اس کی سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ١٣٨٠١٥)

عبدالرحمٰن بن واقد العطار مجهول الحال ہے۔ بنواسد كا آدمى مجهول العين ہے اور عبدالرحمٰن بنءمر و کاتعین مطلوب ہے۔

🕸 فائده 🕸 اس حديث كوابن الى شيبر (المصنف ١١٢٥٥ ح ١٩٩٨) ني مشيم عن العوام: ثنا رجل من بنی اسدعن عبدالله بن عمر کی سند سے روایت کیا ہے، اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

🛈 كذافي الأصل

ففنانل دُرود وسَلًّا)

### <sub>[</sub> دعامیں درود ]

[18] حدثنا على بن عبد الله قال: جمير على بن عبدالله (بن جعفر المدين) یعقوب بن زید بن طلحه اتیمی سے، انھوں آب پرایک مرتبه درود پڑھے گا تواس کے فرمائے گا۔ پھرانک آ دمی نے کھڑے ہوکر آپ نے فرمایا: اگرتم جا ہو! اس نے کہا: کیا میں اپنی ساری دعا کیں آب کے لئے مقررنہ کردوں؟

ثنا سفیان عن یعقوب بن زید بن نے مدیث بان کی کہا: ہمیں سفان (بن طلحة التيمي قال قال رسول الله عيينه ) نے مديث بيان كى، انھول نے مَلِيلَهُ عَلَيْكِهِ: (( أَتَانِي آتٍ من ربي فقال: ما من عبد يصلّى عليك صلاة إلا في كما كرسول الله مَا اللهُ عَاللَّهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْتُ فِي ماا: صلّی الله علیه بها عشراً)) فقام میرے یاس میرے رب کی طرف سے إليه رجل فقال: يا رسول الله! ايك آن والے نے آكر كها: جو بنده بھى أجعل نصف دعائي لك؟ قال: ((إن شئت)) قال: ألا • أجعل برلے ميں الله اس يروس وحتيس نازل ثلثى دعائى لك؟ قال: ((إن شئت)) قال: ألا • أجعل عرض كما: بارسول الله! مين ايني آدهي دعا دعائے لك كله؟ قال: ((إذن آب كے لئے مقرر كرتا ہول \_آب نے يكفيك الله هم الدنيا وهم الآخرة .)) فرمايا: اكرتم حامو! ( يعني تحصاري مرضى قال شیخ کان بمکة یقال له منیع ہے۔)اس نے کہا: کیا یس آپ کے لئے لسفيان: عمن أسنده؟ قال: لا اين دعاميس سے دوتهائي مقررنه كردول؟ ادري.

🗨 عبدالحق التر كماني كے نسخ ميں" ألا" كے بحائے "لا" ہے۔ دې تکھيم ١٠٨

آپ نے فرمایا: تو پھر دنیا اور آخرت میں محصارے لئے اللہ کافی ہے۔
مکھ کے ایک منع نامی شخ نے سفیان (بن عیبینہ) سے پوچھا: اُس (یعقوب بن زید) نے اس (حدیث) کی سند کس سے بیان کی تھی ؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

تعقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھے تفسیر ابن کثیر ۲۱۵/۵)

اسے عبدالرزاق (المصنف ۲۱۵/ ۱۱۳ ) نے عن کے ساتھ سفیان بن عیینہ ہے، اور عبدالوہاب بن علی السبکی (طبقات الثافعیة الکبریٰ ۱۸۸۱، تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر عطا) نے اساعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے روایت کیا ہے۔

بدر دایت دو دجه سے ضعیف ہے:

اول: پیمرسل یعنی منقطع روایت ہے۔

دوم: سفیان بن عییند مدلس تصاور بیروایت معنعن ہے لہذا مرسل تک مرسل بھی ثابت نہیں ہے۔ ابن عیینہ کی تدلیس کے لئے دیکھتے میری کتاب الفتح المہین فی تحقیق طبقات المدلسین (ص ۲/۵ تـ ۲/۵۲)

تنبید: مصنف عبدالرزاق میں سفیان بن عیدنہ کے ساع کی تصریح موجود ہے کیکن میسند امام عبدالرزاق بن ہمام (مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ففناتل دُرود وسَلَمَ

[15] حدثنا سعيد بن سلام ممين سعيد بن سلام العطار نے حديث إنى أصلّى من الليل: أفأجعل لك زارله آپيخا، اس كے پیچے صور كى دوسرى ثلث صلاتى؟ قال رسول الله آواز ہوگى موت ايخ آثار كے ساتھ آگئ لك شطر صلاتى؟ قال رسول الله رات كونماز ير حتا مول تو كيامين اين نماز كا عَلَيْكَ الله الشالات الكشر)) قال: الكتهائي حصدآب (يردرود) كالخ أفاجعل لك صلاتى كلها؟[قال]: خاص كردون؟ آب في فرمايا: آدها حصه میں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی آدهی نماز مقرر کر دون؟ رسول الله مَا لِينَا الله عنه الله عنه الله المرابي -انھوں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی ساری نماز خاص کردوں؟ (تو آپ نے فرمایا):ایسا کرو گے تو اللہ تمھارے سارے گناہ معاف کردے گا۔

العطار قال: ثنا سفیان یعنی الثوري بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان یعنی توری نے عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن صديث بيان كى، انهول في عبدالله بن محمد الطفيل بن أبى بن كعب عن أبيه بن عقيل سے، أس في الل بن الى بن قال: كان رسول الله عَلَيْ يخرج كعب ع، انهول نے اين ابا (الى بن فى ثلثى الليل فيقول: ((جاءت كعب طالتيك ) عن انهول في فرمايا الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت رات ك آخرى پهريس رسول الله مَا الله عَلَيْهِمْ إِلَيْهِ بما فيه ))، وقال أُبيّ : يا رسول الله! بابرتشريف لات تو فرمات : قيامت كا ((إذن يغفر لك ذنبك كله.))

• قال اسعد سالم: " الصواب: في ثلث الليل ، كما في الأصل" (بيان اوهام الالباني ص ١١)

56

🕸 تحقیق 🏶 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے عبدالوہاب بن علی السبی نے طبقات الشافعیة الکبری (۱۲۸۱) میں اساعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے ، ترفدی (۲۲۵۵) احد بن حنبل (المسند ۱۳۹۵) اور حاکم (۵۱۳٫۲) وغیرہم نے سفیان توری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سعید بن سلام العطار جمہور کے نزدیک بخت مجروح ومتروک راوی ہے۔ کیکن قبیصہ بن عقبہ اورامام وکیع بن الجراح نے اُس کی متابعت کررکھی ہے۔

بيسنددووجهس ضعيف س:

اول: عبدالله بن محمد بن عقیل قول رائح میں جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ دوم: سفیان قوری قول رائح میں طبقہ کالشہ کے مدلس تصاور بیروایت عن سے ہے۔ شعب الایمان (۱۵۸۰) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

# [ نبی مَثَالِیْنِ پردرودند پڑھنے والے کے لئے وعید]

[10] حدثنا عبد الله بن مسلمة مين عبدالله بن مسلمه (القعنى ) نے

قال: ثنا سلمة بن وردان قال: حديث بيان كى ، كها: جمير سلم بن وردان

سمعت أنس بن مالك يقول: فحديث بإن كى ، كها: مين في انس بن

ارتقى النبي عَلَيْكُ على المنبر درجة ما لك (﴿ النَّهُ اللَّهِ مَا لَكَ مُومَ مَا تَهِ مُوكَ سَا:

فقال: ((آمین)) ثم ارتقی الثانیة نی مَنْ الله منبر کے ایک درج پر چڑ ہے تو

فقال: ((آمين)) ثم ارتقى الثالثة فرمايا: آمين.

فقال: ((آمین)) ثم استوی فجلس پر دوسرے درج (زینے) پر چڑھے تو

فقال أصحابه: علا في ما أمنت؟ قال: فرمايا: آمين .

🛭 عبدالحق التركماني كي ننخ مين على ما أمّنت؟ "بــد كيف ما ا

ففائل درود وسأل

((أتاني جبريل فقال: رغم أنف مجرتير درج يرير محتوفرماها: آمين امرئ ذكرت عنده فلم يصل پرباند بوكر بيره كئے۔آب كے صحابة نے عليك فقلت: ((آمين)) فقال: يوجها: آب نيكس لي آمين، آمين كي رغم أنف امرئ أدرك أبويه فلم ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے یاس جریل فقسال: رغم أنف احرئ أدرك موجس كسامنة آب (مَالَيْنَامُ ) كاذكركيا جائے تو پھروہ آپ پر درود نہ پڑھے، تو میں نے کہا آمین، پھراس (جریل)نے کھا: اس آ دمی کی ناک خاک آلود ہو جو اینے والدین کو پائے پھر وہ جنت میں داخل نہ ہوتو میں نے کہا: آمین، پھراس (جریل)نے کہا:

اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جو رمضان کامہینہ پائے پھراس کے گناہ نہ بخشے جائیں تو میں نے کہا: آمین۔

رمضان فلم يغفر له فقلت: (( آهين ))

🕸 تعقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے بزار ( کشف الاستار ۴۹۸ م ۳۱۲۸) اور جعفر الفریا بی وغیر ہمانے سلمہ بن وردان کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھے جلاء الافہام (ص ۲۷) سلمه بن وردان ضعیف راوی تفارد کیهیئے حدیث سابق ۲۰۰ اس باب میس آنے والی حدیث (۱۲) صحیح ہے۔والحمدللد

ففئالي دُرود وسُلِلَ

[17] حدثنا مسدد قال: ثنا بشو جمیں مسدو نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن المفصل نے حدیث بان ابن إسحاق عن سعيد المقبري عن كي، كبا: جميل عبدالحل بن اسحاق أبى هريرة قال قال رسول الله عَلَيْكَ : (المدنى) نے صديث بيان كى ، انھوں نے ((رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم سعيد المقبرى سے، انھوں نے ابوہريره ( ﴿ اللّٰهُ اللّٰهُ اللهِ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ مِنْ مِلْ السُّخْصُ كَى ناكِمْ في مِين مل جائے جس کے سامنے میرا ذکر کیا حائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو اینے والدین کو ( اُن کے ) بڑھایے میں یائے پھروہ اسے جنت میں داخل نہ کراسکیں اور اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس کی زندگی میں رمضان کامہینہ آئے پھراُس کی مغفرت سے پہلے (ہی) گزرجائے۔

ابن المفضل قال: ثنا عبد الرحمن يصلّ عليّ و رغم أنف رجل أدرك أبويه عند الكبر فلم يدخلاه الجنة و رغم أنف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل أن يغفر له .))

### 🕸 تحقیق 🐠 اس کی سندسس ہے۔

اسے ترندی (۳۵۴۵) اور احمد (۲۵۴۸) وغیر جانے عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی کی سند سے روایت کیا ہے۔ تر ندی نے کہا ''حسن غریب''

اسے ابن حمان (الاحسان: ۹۰۵) نے صحیح قرار دیا ہے اور صحیح مسلم (۲۵۵۱) وغیرہ میں اُس کے شواہد بھی ہیں۔

فضائل درود وسكل

يزيد بن زريع قال: ثنا عبد الرحمل حديث بيان كى ، كما: ممين يزيد بن زريع نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن اسحاق ( المدنى ) نے اس سند کے ساتھاس طرح کی حدیث بیان کی۔

[14] حدثنا المقدّمي قال: ثنا جمين (محمد بن الي بكر) المقدى نے ابن إسحاق بإسناده نحوه.

# اس کی سند حسن ہے۔ د كيم حديث سابق: ١٦، اورالصلوة على النبي مَثَاثِينِ لم بن الي عاصم ( ٦٥ )

[ ١٨] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا جمين ابوثابت ( محر بن عبد الله بن محم عبد العزيز بن أبى حازم عن كثير المدنى ) نے حديث بيان كى ، كها: بميں ابن زید عن الولید بن رباح عن عبرالعزیز بن الی حازم نے حدیث بیان أبى هريرة أن رسول الله عَلَيْكُ رقى كى، انهول في كثير بن زيد سے، انهول المنبر فقال: ((آمین، آمین، آمین))، نے ولید بن رباح سے انھوں نے ابو ہر رہ فقیل له: یا د سول الله! ما کنت (طالعین ) سے که رسول الله مَا الله مَا الله مَا الله منبریر تصنع هذا؟ فقال: ((قال لى چره تو آپ نے (تين دفعه) فرمايا: جبريل: رغم أنف عبد دخل عليه آمين، آمين، آمين . رمضان لم یغفرله فقلت: آمین ثم آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے

قال: رغم أنف عبد أدرك أبويه أو رسول! آب اس طرح ( يهلي تو) نهيس أحدهما لم يدخله 10 الجنة، فقلت: كرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: مجھے جریل آمین ثم قال: رغم أنف عبد ذكرت نے كہا: اس بندے كى ناك خاك آلود ہو

📭 شخ الباني كرنيخ من 'يدخلاه "حسي كما بدر كيف فضل الصلاة على النبي مَرَافِيَرَمْ مَتَقَيق الرّ كماني ص١١١

ففئال دُرود وسَلِلَ

جو رمضان ( کا مہینہ) پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو سکے تو میں نے کہا: آمین پھر اس ( جبر مل ) نے کہا: اس بندے کی ناك خاك آلود ہو جواينے والدين يا اُن میں سے کسی ایک کو یائے پھروہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے تو میں نے کہا: آمین پھراس (جبریل)نے کہا:اس بندے کی ناک خاک آلود ہوجس کے سامنے آپ کا ذكركيا جائے كھروہ آپ پردرودنہ بڑھے تو میں نے کہا: آمین . عنده فلم يصل عليك، فقلت: آمين .))

تعقیق اس کی سندسن ہے۔ (نیز دیکھیے جلاء الافہام ۲۱۲س) اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (۱۹۲۲ ص ۱۸۸۸) میں کثیر بن زید کی سند سے روایت کیا ہے۔

[19] حدثنا محمد بن إسحاق جمير محربن اسحاق ( الصاغاني ) نے محمد بن هلال:حدثني سعد بن الحكم) ابن الي مريم نے مديث بيان كى ،

قال: ثنا ابن أبي مريم قال: ثنا حديث بان كى ، كها: بميں (سعد بن إسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه كها: بمين محمد بن بالل ( بن الى بالل عن كعب بن عجرة قال قال رسول الله المدني) نے حدیث بان كي (كما): مجھے عَلَيْكُ : ((احضروا السنبر)) سعد بن اسحاق بن كعب بن عجره نے فحضرنا فلما ارتقى الدرجة قال: صديث بيان كى، انمول في اين ابا ((آمین)) ثم ارتقی الدرجة الثانیة (اسحاق بن کعب) سے، انھوں نے کعب

ففالل دُرود وسَلِل 61

فقال: ((آمین)) ثم ارتقی الدرجة بن عجره (راتین سے (مدیث بان کی) الثالثة فقال: ((آمين)) فلما فوغ أنفول نے كہا كه رسول الله مَالْيُرَامِ نِي نزل عن المنبر قال فقلنا له: يا فرمايا: "منبرك آو" تو بممنبرك آئ رسول الله! لقد سمعنا منك اليوم پيرآب جب ايك درج (زيخ) ير چڑھے تو آمین کہی پھر دوسرے درجے پر ((إن جبريل عرض لي فقال: بعُد چر هے تو فرمايا: آمين، پھرتيرے درج من أدرك رمضان فلم يغفر له يرچ هاتو كها: آمين رجب آب (خطي فقلت: آمین، فلما رقیت الثانیة سے) فارغ ہوئے تو منبر سے نجے اُتر قال: بعد من ذكرت عنده فلم يصل آئـــ بم ني آب عيكها: يارسول الله! عليك، فقلت: آمين ، فلما رقيت جم ني آج آپ وايي چيز كتے موئ نا الشالثة قال: بعد من أدرك أبويه ب جو اس سے يہلے بم نہيں سنتے الكبر أو أحدهما فلم يدخلاه تح؟ آپ نے فرمایا: ميرے ياس جريل آئے تو کہا: دُور ہو جائے وہ شخص جو رمضان یائے پھراس کی مغفرت نہ کی جائے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے زینے پر چڑھاتو جبریل نے کہا: دُور ہوجائے وہ مخص جس کے سامنے آپ كاذكر مو پھروہ آپ پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں تیسرے زینے پرچڑھا تواس (جبریل) نے کہا: دورہوجائے وہ خض جواینے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے پھروہ اسے جنت

شيئًا ما كنا نسمعه؟ قال:

الجنة، فقلت: آمين))

فعنان دُرود وسَلَمَ

میں داخل نہ کراسکیں تو میں نے کہا: آمین ۔

اس کی سندھن ہے۔ اُسے حاکم ( ۱۵۳۳م۱۵۲ ۲۵۲۷) نے 🐗 تحقیق 🎡 سعید بن ابی مریم کی سند سے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اس حدیث کو سخیح کہا ہےلہٰذااسحاق بن کعب بن ما لک کومجہول کہناغلطاورم دود ہے۔

تنبيه اسعدسالم كاخيال بكرسعد بن اسحاق كى اسحاق بن كعب سروايت منقطع ہے۔ دیکھئے بیان اوھام الالیانی (ص۰۳،۳)

## [ نبي مَنَالِثُونِم تك فرشتوں كا درود پہنجانا]

[ ٢٠] [حدثنا إسماعيل بن أبى [ ممين اساعيل بن الى اوليس نے صديث إبراهيم بن محمد بن على بن على بن عبدالله بن جعفر بن الي طالب ن عبدالله بن جعفر بن أبى طالب صديث بيان كى ، اس نے ايخ شهر (يا عمن أخبره من أهل بلده عن الين اللِّ بيت ) كالشَّخص سے جس علی بن حسین بن علی أن رجلاً نے اُسے خبر بیان کی تھی، اُس نے علی بن كان يأتي كلّ غداة فيزور قبر النبي حسين بن على (بن الى طالب عرف زين ملاللہ و یصلّی علیه و یصنع من العابدین ) سے (روایت بیان کی ) کہ ذلك ما اشتهره عليه على بن اكبآدى برضح ني سَالَيْنِام كي قبركي زيارت الحسين، فقال له على بن الحسين: كرتا تها اورآب يرورود يرصا تها اوراس

أويس قال € : حدثنا جعفوبن بان كي ]: بمين جعفر بن ابراتيم بن محمد بن ما يحملك على هذا؟ قال: أحب مين سهوه يجهرتا تقاجع على بن الحسين

• فضل الصلوة على النبي مُؤَاتِيْزُ بتحقق عبد الحق التركماني (ص١١٢) اورلسان الميز ان (٦٢/١-١)

عبدالحق التركماني كے نشخ ميں 'من أهل بيته'' ہے۔ ديكھيُّص ١١١

فعنَانِل دُرود وسَلِلَ 63

التسليم على النبي عَلَيْكُ فقال له في مشهوركر ديا (يامثابده فرمايا) تو أنهون على بن حسين • : هل لك أن ناس آدى سه كها: تم يه كام كيول كرت أحدّثك حديثًا عن أبي؟ قال: نعم! بو؟ اس ني كبا: مين نبي مَنَا اللهُ إلى يرسلام فقال له على بن حسين: أخبوني مراهنا يسند كرتا مول يتوعلى بن حسين نے أبى عن جدي أنه قال قال رسول الله أسے كها: كيا ميں تجھے اپنے ابا (سيرنا عَلَيْكُ : ((لا تجعلوا قبوي عيدًا، و تحسين راتين ) سے ایک حدیث ساؤں؟ لا تجعلوا بیوتکم قبورًا، و صلّوا اس نے کہا: جی ہاں! توعلی بن حسین نے علتي و سلموا حيشما كنتم، اسي كها: مجھ ميرے ابا (حسين بن على فسيبلغني سلامكم و صلاتكم .)) في النَّيْرُ ) في خررى، وه مير دادا (سيرناعلى بن ابی طالب طالبیٰ ) ہے ، انھوں نے کہا كهرسول الله مَثَالِيَّا أَمْ يَضَمُ فَيْ اللهُ مَثَالِيَّةُ مِنْ مِنْ فَرِهُ لَا مِيرِي قَبِرُ لُو عيد نه بناؤ (ليني اس يرميله نه لگانا ) اور اینے گھروں کوقبرستان نہ بناؤ ،اورتم جہاں تهبين بھی ہومجھ برصلوٰ ۃ وسلام پڑھو تمھارا صلوة وسلام مجھ تک بہنچ جائے گا۔

تعقیق اس کی سندضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تغیر ۱۲۲/۵ بحقیق عبدالرزاق المهدي) اسے ابن الی شیبه (المصنف۲ر۵ سر۲۵ سر۲۵ ۵ ) اورابویعلیٰ الموسلی (المسند :۲۹۹ ) وغیر ہمانے جعفر بن ابراہیم کی سند سے سند کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بەردايت دووچە سىضعىف ہے: اول: شہریااہل بیت کاشخص مجہول العین ہے۔

**1** عبدالحق التركماني كے نسخ مين على بن الحسين "عدد كھے مين ال

### <u>vww.ircpk.com</u> www.ahlulhadeeth.net

## دوم: جعفر بن ابراہیم بن محمد مجہول الحال ہے۔

[۲۱] حدثنا مسدد قال: ثنا يحيي جمين مسدد نے مديث بان کی، کها: ہميں عن سفیان: حدثنی عبد الله بن کی (بن سعید القطان) نے حدیث بیان السائب عن زاذان عن عبد الله \_ كى ، انهول نے سفيان ( ثورى) سے هو ابن مسعود \_ عن النبي عُلَيْتُهُ (انهول نے کہا:) مجھے عبداللہ بن السائب قال: ((إن لله في الأرض ملائكة في حديث بيان كي، زازان (ابوعم) ع سياحين يبلّغوني من أمتى السلام .)) أنهول ني عبدالله بن مسعود (﴿ اللَّهُ وَ ) سي، انھوں نے نبی مَنَافِیْظِ سے کہ آپ نے فرمایا:اللہ کے فرشتے زمین میں سر کرتے ہیں ، وہ مجھے میری اُمت کا سلام پہنجاتے

# اس کی سندسی ہے۔ 🕸 🗝 ہے۔

اسے نسائی (المجتبیٰ ۳۳/۳ ح ۱۲۸۳:الکبریٰ/ الملائکه من حدیث محمد بن بشارعن یجیٰ [القطان] بحوالة تخفة الاشراف عرام حموم ٩٢٠) احمد (ارامهم) اورابن حبان (الاحسان: ۹۱۰ یا ۹۱۴ ) وغیرجم نے سفیان توری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سفیان توری نے ساع کی تصریح کر دی ہے اور اہل سنت کے جلیل القدر ثقه راوی زاذان ابوعمر الکندی پر ہوشم کی جرح مردود ہے۔والحمدلله

تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب: توضیح الا حکام (۱ر-۵۵ - ۵۵۷)

الم الم الم ( ۲۲/۲ ) فهي اورابن القيم ( جلاء الافهام ص ۲۰ ) نے اس صديث کوچے قرار دیاہے۔ فعال درود وسلل

# [جعه كے دن كثرت سے درود يره هنا]

ہمیں علی بن عبداللہ ( المدنی) نے حدیث بان کی ، کہا: ہمیں حسین بن علی الجعفی نے حدیث بان کی ، کہا: ہمیں جاب سمعته يذكر عن أبى عبدالطن بن يزيد بن جاب (!) نے حدیث بیان کی ، میں نے اسے ابوالا شعث أوس أن رسول[الله] ● عَلَيْكُ قال: الصنعاني (شراحيل بن آده ) سے بيان ( إن من أفسن أيسامكم يوم كرتي بوئ سنا، أنفول (ابوالا شعث) نے اوس بن اوس (منالنیز) سے (روایت فیہ النفخة و فیہ الصعقة، فأكثروا بان كى) كه رسول الله مَا اللَّهُ عَلَيْمُ نِي عليّ من الصلاة • فإن صلا تكم فرمايا تمهار بدنوں ميں سے افضل کئے گئے اوراسی میں فوت ہوئے ،اسی میں أرمت؟ \_ يقولون:قد بليت قال: صور پيونكا مائے گا اوراس ميں قامت كى ((إن اللَّه حرم على الأرض أن بهري بالبذا(اس دن) مجمع يركش ت سے درود بڑھا کرو کیونکہ تمھارا درود مجھ بر پیش ہوگا۔لوگوں نے کہا: بارسول اللہ! ہمارا درودكس طرح آب ير پيش موكا، حالانكه آب

[۲۲] حدثنا على بن عبدالله قال: ثنا حسين بن على الجعفى قال: ثنا عبد الرحمٰن بن يزيد بن الأشعث الصنعاني عن أوس بن الجمعة، فيه خلق آدم و فيه قبض و معروضة على .)) قالوا: يا رسول الله! جمعه كا دن ب، اس مين آدم (عَالِينًا م) بيدا كيف تعرض عليك صلاتنا وقد تأكل أجساد الأنبياء .))

<sup>🕜</sup> قال اسعد سالم: "سقط من المطبوعة قوله: "فيه" اضافهازنسخهالتر کمانی (ص۱۱۹) و هي ثابتة في الأصل'' (بيان اوهام الالباني ص١٦) ليعن قوله: فأكثروا علميّ من الصلاة فيه ...

فَقَالُ دُرُود وسُلًّا اللَّهِ اللَّهِ

کاجسم بوسیده ہو چکاہوگا؟ آپنے فرمایا: اللہ نے انبیاء کے جسموں کوزمین پرحرام کر دیاہے کہ وہ انھیں کھائے۔

سائی (۱۹۸۹) اورابن ماجر (۱۰۸۵) وغیر ہم نے حسین بن علی الجعفی کی سند نے قل کیا ہے۔

۱۲۳۲) اورابن ماجر (۱۰۸۵) وغیر ہم نے حسین بن علی الجعفی کی سند نے قل کیا ہے۔

اس روایت میں علت قادحہ یہ ہے کہ حسین الجعفی اورابواسامہ کا استاذ عبدالرحمٰن بن بزید بن مجبی کہ اس روایت میں ابوزر عبدالرحمٰن بن بزید بن تمیم ہے جسیا کہ امام بخاری ، ابوزر عبدالرازی ، ابوزر عبدالرازی ، ابوزر عبدالرازی ، ابوزر عبدالرازی اور دیگر جلیل القدر محدثین کی تحقیق سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے و کھے شرح علل التر فدی لا بن رجب (۱۲۹۲ سے ۱۸۲۲ ذکر من حدث عن ضعیف وساہ باسم ثقه ) اور میری کتاب بخر تی النہایة فی الفتن والملاحم (۲۵۵ میر الله لناطبعه )

حافظ دارقطنی ،حافظ ابن القیم اور بعض علماء کا بیکهنا که بیعبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ہی ہے لیکن ان کی تحقیق کبار علماء کی تحقیقات کے مقابلے میں قابل ساعت نہیں لہذا بیروایت عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سيدناعمر والنيئة في فرمايا: "والأرض لا تأكل الأنبياء "اورزمين نبيول ( عجسمول ) كنبيل كهاتى ـ الخ (مصنف ابن الى شير ١٤٠٦ ١٥٠ ١٥٨ ١٥٠٠ وسند هيج )

حافظ ابن حجرنے کہا: بے شک آپ (مَثَاثِیَّا مُ) اپنی وفات کے بعدا گرچہ زندہ ہیں لیکن بیہ اخروی زندگی ہے جود نیاوی زندگی کے مشابنہیں ہے۔واللّٰداعلم

(فتح الباري ج يص ۴۹ تحت ح۴۹۲)

تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب علمی مقالات (جاص ١٩١٦)

ففئايل دُرود وسُلُل

# [انبياء عَلِيلًامُ كاجسم اقدس اورز مين]

فرمایا: زمین اس جسم کونہیں کھاتی ،جس سے روح القدس (فرشتے )نے کلام کیا ہے۔

[۲۳] حدثنا سلیمان بن حرب میں سلیمان بن حرب نے مدیث بیان قال: ثنا جرير بن حازم قال: كى، كها: بمين جرير بن مازم نے مديث سمعت الحسن يقول قال رسول الله بيان كى ، كبا: بيس في حسن (بصرى) كو عَلَيْكُ : (( لا تأكل الأرض جسد من كمتح موك سنا كدرسول الله مَالَيْدَام في كلّمه روح القدس .))

کا تحقیق کا اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیز دیکھے تغیر ابن کیر ۲۲۳/۵) حسن بھیری رحمہ اللہ تابعی تھے اور تابعی کی رسول اللہ مَا اللَّهُ عَالِيْتُمْ ہے روایت ضعیف ہوتی ہے، الا مہ کہ وہ متصل صحیح سند بیان کر دیں۔

د كيهيئه مقدمه يحمسلم (طبع دارالسلام ص٠٢٠، دوسرانسخه ج اص٢٢)

یہ بات صحیح اور برحق ہے کہ انبیائے کرام علیم الصلوة والسلام کے اجساد مبارکہ (جسموں) کومٹی نہیں کھاتی اور وہ محفوظ رہتے ہیں۔ دیکھئے حدیث سابق:۲۲

# [درود پہنیانے کے لئے فرشتے کا تقرر

[ ٢٤] حدثنا إبراهيم بن الحجاج مين ابرائيم بن الحجاج في مديث بيان كى، قال: ثنا وهيب عن أيوب قال: كها: بمين وبيب (بن خالد) في حديث بكلّ من صلّى على النبي عُلَيْكَ حتى اورالله جانتاب، مجھے پتاچلا بكرايك فرشته

بلغنی \_والله أعلم\_أن ملكًا موكل بیان كى كه ابوب (التختیانی) نے كها:

ففئاتي ذرود وسأل يبلّغه النبي عَلَيْكُمْ . اس پرمقرر کیا گیاہے کہ جوشخص نی مَاُلَّائِمُ یر درود پڑھے تو اسے نبی مَلَاثِیْنِم تک پہنچا دسے۔

> و تعقیق اس کی سندضعیف ہے۔ د يکھئے جلاءالافہام (ص۱۲۹)

روایت مذکورہ کا جس مخص سے پتا چلاہے، اُس کا اپنا کوئی اُ تا پتانہیں لعنی اس روایت کا قائل مجہول ہے لہذار پسند ضعیف ہے۔

# [كيانبي مَثَاثِينَ مِرامت كاعمال پيش ہوتے ہں؟]

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان قال: ثنا حماد بن زید قال: ثنا غالب کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے مدیث القطان عن بكر بن عبد الله يان كى، كما: بمين غالب القطان نے حدیث بیان کی ،انھوں نے بکر بن عبداللہ ((حیاتی خیر لکم تحدثون و المزنی (تابعی) سے (روایت بیان کی) يحدث لكم فإذا أنا مت كانت كه رسول الله مَا يُنْفِعُ نَ فرمايا: ميرى وفاتی خیراً لکم، تعرض علی زندگی تحمارے لئے بہتر (نمونہ) ہے،تم أعمالكم، فإن رأيتُ خيرًا حمدت باتين كرتے ہواورتم سے باتين كى جاتى السلُّسه، وإن رأيستُ غيسر ذلك بين ، پهر جب مين فوت بو جاؤل گا تو میری وفات تمھارے لئے بہتر ہوگی، مجھ یرتمھارےاعمال پیش کئے جائیں گے پھر جب میں خیرد کیھوں گا تواللہ کی حمد وثنابیان

[٢٥] حدثنا سليمان بن حرب المزنى: قال رسول الله مَلْكُمُ : استغفرتُ الله لكم .))

ففئالل ذرود وسأل 69

کروں گا اور اگر اس کے علاوہ کیجھ اور دیکھا تو اللہ سے تمھارے لئے استغفار کرول گا۔

> 🕸 تعقبی 🗗 اس کی سندم سل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مرسل روایت کے بارے میں امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا:

"والمرسل من الروايات في أصل قولنا وقول أهل العلم بالأحبار ليس بحجة " ہمارےاصل قول میں اور حدیث کے ماہر علماء کے قول میں مرسل روایتیں ججت نهيس بين - (مقدم صحيح مسلم ص ٢٠ باب صحة الاحتجاج بالحديث المعتعن ... الخ)

🅸 فائده 🕏 منداليز ارمين عبدالمجيد بن عبدالعزيز بن الى رواد عن سفيان (الثوري) عن عبدالله بن السائب عن زاذ ان عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه كي سند سے ايك روايت كة خريس الى قتم كامتن لكها بوابد يصي الضعيف للالباني (٢٠٨٠ مم ح ٩٥٥) بەسندىنىن وجەسىصىغىف سے:

اول: سفیان توری مرنس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ دوم: عبدالمجيد بن الى رواد ماس باورروايت عن سے بدر كھے افتح المبين (٣٨٨) سوم: عبدالمجید بن ابی رواد قول را جح میں جمہور کے نزد یک ضعیف راوی ہے۔ و تکھنے افتح المین (ص۵۵)اور تحنة الاقوماء (۲۳۲)

[ ٢٦] حدثنا الحجاج بن المنهال ممين حجاج بن المنهال فحديث بيان ك، قال: ثنا حماد بن سلمة عن كثير كها: ممين حادبن سلمه في حديث بان كى، أبى الفضل عن بكر بن عبد الله: انهول نے ابوالفضل كثير (بن يبار) ، اس نے بکرین عبداللہ (المزنی تابعی)

أن دسول الله عَلَيْكُ قال:

((حياتي خير لكم، و وفاتي لكم عني كدر سول الله مَا إِنْزُمْ نِهِ فرماما:

ففئاتل دُرود وسُلِلَ

أنا متّ عرضت عليّ أعمالكم فإن ميري وفات تمهارے لئے بہتر ہے،تم رأيتُ خيرًا حمدت الله وإن رأيتُ باتين كرتے ہوتو تم سے باتين كى جاتى ہیں۔جب میں فوت ہو حاوٰں گا تو تمھارے اعمال میرے سامنے پیش ہوں گے، پھر جب میں (تمھارے اعمال میں ہے ) خیر دیکھوں گا تو اللہ کی حمد بان کروں گا اور اگر شر دیکھوں گا تو اللہ ہے تمھارے لئے استغفار کروں گا۔

خیر، تحدّثون فیحدّث لکم، فإذا میری زندگی تمهارے لئے بہتر ہے، اور شرًا استغفرت الله لكم .))

> 🕸 تحقیق 🕸 اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نيز د تکھئے حدیث سابق: ۲۵

### <sub>[جمعه کادن اور درود]</sub>

[۲۷] حدثنا عبد الرحمان بن جميل عبدالرحل بن واقد العطار نے إن فلانًا من أمتك صلّى عليك . كياب كهجمعه كون جوَّخُص بي مَ إليَّهُ الرير

واقد العطار قال: ثنا هشيم قال: ثنا 💎 حديث بان كي ، كها: تهميل بهشيم نے 🖹 حصين بن عبد الوحملن عن يزيد حديث بان كى ، كها: ممين هين بن الرقاشي إقال آ●: إنّ ملكًا مو كل عبدالرحمٰن نے حدیث بان كى، انھوں نے يوم الجمعة: من صلّى على النبي بزير (بن ابان) الرقاش (ضعيف تابعي) عَلَيْتُ بِبِلِّغِ النبي عَلَيْتِ فَقُول: \_\_\_\_(روايت بيان كي): الك فرشة مقرركما

🛈 اضافية ازنسخفشل الصلوة على النبي مثلةً بلخ بحقق عبدالحق التركماني (ص ١٢٦)

فطابل دُرود وسُلُل

درود بڑھتا ہے تو وہ آپ کو یہ کہتے ہوئے پہنجا دیتا ہے کہ آپ کی امت میں سے فلاں آ دمی نے آپ پر درود پڑھاہے۔

### 🛊 تعقیق 🏶 ضعیف ہے۔

اسے ابن الی شیبہ نے مصنف (۱۲/۲ ما۵ ح ۸۲۹۹ میں ہشیم بن بشیر سے روایت کیا ہے۔ یزید بن ابان الرقاشي بذات خودضعیف راوي تھا۔ د كيهيّ تقريب التهذيب (٤٩٨٣) اورسنن ابن ماحه (١٣٨ بخفقي)

[ ٢٨] حدثنا مسلم قال: ثنا مبارك ممين ملم ( بن ابراجيم الازدى الفراہدی) نے حدیث بان کی ، کہا: بیان کی ،انھوں نے حسن (بھری) ہے، انھوں نے نبی مَا اللّٰہِ ہے، آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔

عن الحسن عن النبي عُلَيْكُمْ قال: (( أكثروا على الصلاة يوم الجمعة .)) ممين مبارك ( بن فضاله ) في صديث

اس کی سند ضعیف ہے۔ پیروایت دووجہ سے ضعیف ہے: اول: مبارك بن فضاله مدلس تقے در يكھئے طبقات المدلسين مع الفتح المبين (٣٧٩٣) اور بہروایت عن سے ہے۔

دوم: پیمرسل ہےاورمرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔ ا مام ابوزرعه الرازي اورامام ابوحاتم الرازي دونول نے فرمایا:'' لا یحتیج بالمو اسیل'' مرسل روایات کے ساتھ جحت نہیں پکڑی جاتی۔ (کتاب المراسل لابن الی حاتم ص ٤) درج بالاتحقیق ہے معلوم ہوا کہ بدروایت حسن بھری سے بھی ثابت نہیں ہے اوراگر ثابت ہوتی تو بھی ضعف وم روزتھی نیز د کھیئے آنے والی حدیث: ۴۸۰

ففكاني ذرود وسألل

[٢٩] حدثنا سلم بن سليمان جميل سلم بن سليمان الفي نے مديث الضبي قال: ثنا أبو حوة عن الحسن يان كى ، كما: جمير ابوحره (الرقاشي واصل قال قال رسول الله عُلِين الله عُلِين عند الرحمٰن ) نے حدیث بیان کی ، ((أكثروا على الصلاة يوم الجمعة، أنهول فيحسن (بقري) سي كدرسول الله مَنَا لِثُنَّتُمْ نِي فِي ماما:

جمعه کے دن مجھ برکٹر تے سے درود بردھو کیونکہ یہ مجھ پر پیش کیاجا تاہے۔

فإنها تعرض على .))

### 🕸 تعقیق 🏚 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن الی شیبہ (۲ر ۱۵ ۲ - ۸۷ ) نے مشیم: أنا أبوحره كى سندسے روایت كيا ہے۔ اس کی سند دو دجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابوحره الرقاشي مدلس تقيير و كيهيئة الفتح المبين مع طبقات المدلسين (١٣/١١٥) اوربيسندعن سے ہے۔

دوم: بیسندمرسل یعنی منقطع ہے۔

[ • ] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: جميل ابراييم بن حمزه ( بن محر بن حزه بن ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل مصعب بن عبدالله بن الزبير الزبيرى) قال: جنت أسلم على النبي عُلْكُ و في حديث بيان كي ، كما جميل عبدالعزيز حسن بن حسن و يتعشى في بيت بن محمد (الدراوردي) في مديث بيان كي،

عند [بیت] النبی عالیه، انھوں نے سہیل (بن الی سہیل) ہے،

- 🗨 اصل میں ''حسن بن حسین'' حجیب گیا ہے، جبکہ عبد الحق التر کمانی کے نسخ میں ''حسن بن حسن'' ہے۔ (د کھیے ص ۱۲۸) اور یہی صحیح ہے۔
  - اضافه از نسخ فضل الصلاة على النبي منافيظ بتقيق عبد الحق التركماني (ص١٢٦)

ففالل دُرود وسُلُل

فدعانی فجنته فقال:ادن فتعش، أنحول نے کہا: میں نی مَا اللَّهُ أَرْ کی قبر ) ر قال قلت: لا أريده قال: ما لى سلام يرص ك لح آيا اورصن بن صن رأيتك وقفت؟ قال: وقفت أسلم ﴿ نَي مَا لَيْكُمْ ﴿ كَي قَبْرٍ ﴾ كَي ياس أيك أهر میں رات کا کھانا کھارہے تھے، انھوں نے إذا دخلت المسجد فسلم عليه، ثم مجھے بلایا تو میں آگا پر انھوں نے کہا: قریب آ کرکھانا کھاؤ۔ میں نے کہا: مجھے ((صلّوا فی بیوتکم و لا تجعلوا کھانے کی طلب نہیں ہے۔ انھوں نے کہا: بيوتكم مقابر، لعن الله يهود، مين تمصيل كرا بوا كول وكيه ربا بون؟ اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد و مين نے كہا: مين ني مَالَيْنِمُ يرسلام يرصح صلوا على فإن صلاتكم تبلغنى ك لي كمر ابول، انهول ن كها: جبتم مسجد میں داخل ہوتو آپ پرسلام پڑھو پھر انھوں نے کہا کہ رسول اللہ مَالِقَدَمُ نے فرمایا:اینے گھروں میں نماز پڑھواورایئے گھر وں کوقبرستان نہ بناؤ، یہودیوں پراللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اینے نبیوں کی قبروں کومسجد س ( سجدہ گاہ ) بنالیا تھا ،اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمھارادرود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

على النبي عَلَيْكُم، قال: قال إن رسول الله عَلَيْكَ قال:

حيثما كنتم .))

🕸 تعقیق 🏶 اس کی سندضعیف ہے۔ نيز د كيهيم مصنف عبدالرزاق (٧٢٢) اورالصارم المنكي (ص١٦١\_١٦٢) اس روایت کی سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

ففئاتي دُرود وسُلُل

اول: مرسل یعنی منقطع ہے۔

دوم: حسن بن حسن كاتعين نامعلوم ہے۔

سوم: سهيل بن اني سهيل مجهول الحال ہے۔

نيز د كييئ الباريخ الكبيرللبخاري (۵۸۴ ت٢١٢٢)

## آبخیل کون؟<sub>۲</sub>

[ ٣١] حدثنا إسماعيل بن أبي جميس اساعيل بن الى اويس نے حديث أويس: حدثني أخى عن سليمان بن بيان كى (كما): مجصمير \_ بهائى (ابوبكر بلال عن عمرو بن أبى عمرو عن عبدالحميد بن عبدالله بن الي أوليس) نے على بن حسين عن أبيه: أن رسول الله حديث بيان كي ، انهول في سليمان بن مريس فيال: ((إن البخيل لمن بال سے، انھوں نے عمرو بن الي عمروسے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے اینے ایا (سیدناحسین بن علی بن ابی طالب رِ اللّٰهُ اللّٰهِ عَنَّا اللّٰهِ مَنَّا اللّٰهِ عَلَّا اللّٰهِ عَلَّا اللّٰهِ عَلَّا اللّٰهِ عَلَّا اللّٰهِ عَلَمَ اللّٰهِ عَلَّا اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلْهِ عَلَيْهِ عَلْهِ عَلَيْهِ عَلِيهِ عَلَيْهِ عَلْمِ عَلَيْهِ عَلَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَ بے شک وہ شخص بخیل ہے ، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھروہ مجھ پر درود نه يزهے۔

ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ .))

🕸 تحقیق 🎡 سیج ہے۔ و كيصة النكت الظر اف لا بن حجر (٣٦١٢ ح ٢٦٣٢) نیز د کیھئے آنے والی حدیث (۳۲)

فعناني درود وسلل

اگرکوئی کے کہ اساعیل مذکورین کلام یسیر لا یضو "جوعرض ہے کہ تی نہیں! بلکہ کلام کثیر یضر ہے۔

تفصیل کے لئے تہذیب التہذیب وغیرہ کی طرف رجوع کریں۔

الحميد قال: ثنا سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية عن عبد الله بن على بن الحسين عن أبيه عن جده بن غزييد، انعول في عبدالله بن على بن قال:قال رسول الله عَلَيْكَ :

> ((البخيل من ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ .))

صلّم الله عليه وسلّم تسليمًا.

قال القاضى: اختلف يحيى الحماني و أبو بكر بن أبي أويس في إسناد هذا الحديث فرواه صلّى الله عليه وسلّم تسليمًا أبوبكر عن سليمان عن عمرو بن أبى عمرو. ورواه الحماني عن سليمان بن بلال عن عمارة بن ميس يجي الحماني اورابو بمر بن الي اولس كا غزية، و هذا حديث مشتهر عن اختلاف ب،ابوبكرناسسليمان (بن الحارث.

[٣٢] حدثنا يحيى بن عبد ممين ييل بن عبد الحماني ) ن حدیث بان کی ، کھا: ہمیں سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ءانھوں نے عمارہ حسین سے، انھوں نے اپنے ابا (علی بن حسین ) ہے ، انھوں نے اُن کے دادا (سیدناحسین بن علی طالعینو ) ہے کہ رسول اللہ مَنَا عَلَيْهُمْ نِهِ فَرِماما:

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھروہ مجھ پر درودنہ پڑھے۔ قاضی ( اساعیل بن اسحاق/ مولف مذا الکتاب) نے کہا: اس (حدیث) کی سند

عمارة بن غزية، ورواه عنه خمسة بال عن عمروبن الي عمرو ( كاستد على عمارة بن غزية ، بعد سلیمان بن بلال و عمرو بن بیان کیااورحمانی نے اسے سلیمان بن بلال عن ممارہ بن غزیہ ( کی سند ) سے بیان کیا

اور یہ حدیث عمارہ بن غزیہ سے مشہور

سلیمان بن بلال اورعمرو بن الحارث کے علاوہ اسے عمارہ بن غزیہ سے یانچ راویوں نے بیان کیاہے۔

تعقیق حس ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۱۲۸)

اسے ترزی (۳۵۴۷) نمائی (عمل الیوم واللیلة: ۵۱) اور احد (۱/۲۰ ۱۲۳ م۱۷۳) وغيرجم نے سليمان بن بلال ،اورطبراني (معجم الكبير٣ر١٥١١ـ١٥٨ح ٢٨٨٥) نے يجيٰ الحمانی کی سندہے بیان کیاہے۔

ترندى نے كها: "حسن غريب صحيح"

اسے ابن حبان (۲۳۸۸،الموارد) حاکم (۵٬۹۹۱) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔ ترندي كى سندحسن لذاته ہے۔

يجي بن عبدالحميد الحماني ضعيف ومتروك رادي تقاليكن ابو عامر العقدي وغيره ثقته راویوں نے یہی حدیث سلیمان بن بلال سے بیان کی ہے البذایہاں حمانی مذکور برجرح غیر معزب۔

[٣٣] فحدثنا به أحمد بن عيسى پين تمين (عروبن الحارث كي) به مديث قال: ثنا عبد الله بن وهب: أخبوني احمد بن عيلي (بن حيان المصري) نے عمرو\_وهو ابن الحارث بن بيان كى ، كها: جمير عبدالله بن وبب نے يعقوب\_عن عمارة\_يعنى ابن صديث بيان كي (كما): مجه عمرون

غزية\_أن عبدالله بن على بن صديث بيان كى وه ابن الحارث بن حسين حدثه أنه سمع أباه يقول: ليتقوب بس، انهول في عماره لين ابن

فَنَا لِنُ دُرُود وَمَالًا اللهُ عَلَيْكِ اللهِ عَلَيْ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلِي اللهِ عَلَيْ عَلِيْ عَلَيْ عَلِيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلِيْ عَلَيْ عَلِيْ عَلَيْ عَلِي عَ

قسال: هسكسذا رواه عسمسروبن كرسول الله مَالَيْنَ عَلَيْ مِنْ فَرَمايا: السحارث، أرسله عن علي بن بي شك وه مُخض بخيل ہے ، جس كے

حسين عن النبي صلى الله عليه ما مغيراذ كركيا جائ پروه مجه پردرود وسلم.

(اساعیل بن اسحاق القاضی نے) کہا: عمرو بن الحارث نے اسے علی بن الحسین عن النبی من النی الکی اللہ کے اس طرح مرسلاً بیان کیا ہے۔

### الم تعقیق الله من م.

نيز د يكھئے جلاء الافہام (ص٠٥٠ ٣٣٢، م

اسے امام بخاری نے الباری الکبیر (۱۳۸۸ ت ۳۵۳) میں مختفراذ کر کیا ہے اور بیہ ق (شعب الایمان: ۱۵۲۵ ، دوسرانٹی: ۱۳۲۳) نے احمد بن عمر و: ثنا ابن و هب عن عمرو عن عمارة بن غزیة عن عبد الله بن علی بن الحسین أنه سمع أبا هریرة یقول ... اللح کی سندسے بیان کیا ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے لیکن سنن تر ندی (۳۵۴۷) وغیرہ کی روایت کے ساتھ بیدسن ہے۔وکیصئے حدیث سابق:۳۲

ففئال دُرود وسُلِمَ

[ ٢٤] قال القاضى: و ثنابه قاضى ( اساعيل بن اسحاق/ صاحب إبراهيم بن حمزة قال: ثنا عبد كتاب) نے كها: اور بميں ابراہيم بن عزه العزيز\_يعنى ابن محمد نے بير مديث بيان كى ، كها: جميں الدراوردي\_عن عمارة\_وهو ابن عبدالعزيزيعى ابن محمد الدراوردى ن غزیة عن عبد الله بن [علی بن ] • حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن حسين قال قال على بن أبى طالب: غزير على بن) حسین سے، انھوں نے (سدنا)علی بن ((إن البخيل المذي إذا ذكرت الى طالب (طَالِتُهُ السَّمُ اللَّهُ اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَمَّ اللَّهُ مَلَّهُ اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَلَّهُ اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَلًا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَلْ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّالِيلُولُولُ اللَّهُ مِنْ اللّ نے فرمایا:

صلى الله عليه وسلم .

دراور دی نے اسے عبداللہ بن علی بن حسین عن علی ڈاٹٹیؤ' ( کی سند ) سے اسی طرح مرسلاً (لعنی منقطعاً) روایت کیا ہے۔ قال رسول الله عَلَيْكُمْ:

عنده لم يصل على . )) عَلَيْهُ

ه کندا رواہ البدراور دي، أرسله عن بيش بخيل وه بے جس کے سامنے ميرا عبد الله بن على بن حسين عن ذكركياجائ توه مجه يردرودنه يرهد على رضى الله عنه.

🙀 تعقیق 🎡 حس ہے۔

اس کی سندانقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے کیکن دوسری سندوں کی وجہ سے بیرحدیث حس ہے۔ ویکھئے صدیث سابق:۳۲

• إضافه ازنسخ فضل الصلوة على النبي مَأَ النَّهُ لَمْ يَحْقَقِ عبدالحقِّ التركماني (ص١٣٢)

[**٣٥**] و حيد ثنيا به إسبحياق بن اورجمين اسحاق بن محمد الفروي نے حديث محمد الفروي قال: ثنا إسماعيل بيان كي ، كها: بمين اساعيل بن جعفر نے أبن جعفو عن عماوة بن غزية أنه صديث بيان كى، انهول في كماره بنغور م سمع عبد الله بن على بن حسين عيه انهول في عبدالله بن على بن حسين كو يحدث عن أبيه عن جده أن حديث بيان كرتے ہوئے سا، انھوں نے رسول الله عَلَيْكُمْ قال: (( إن البخيل من ذكوت عنده فلم أن كے دادا (سرناحسين بن على طاللہ؛ )

يصلّ على .)) عَلَيْكُ

اینے ابا (علی بن حسین ) سے ،انھوں نے سے كەرسول الله مَنَّالَيْنَا فِي فِي ماما:

بے شک وہ مخص بخیل ہے جس کے سامنے ميرا ذكر كيا جائے تو وہ مجھ پر درود نه پڑھے۔ صلّی الله علیه وسلّم

### 🕸 تعقیق 🎡 حس ہے۔

اس کی سنداسحاق بن محمدالفروی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے کیکن دوسری اسانید کی وجہ سے بیات ہے۔ و کیکے مدیث سابق:۳۲

جعفر إسناده كما: ثنا به الفروى بنا، انهول نے أن كے دادا (سدناحسين

[٣٦] حدثنا به على بن عبد الله ميس به حديث على بن عبدالله بن جعفر بن ابن جعفر بن نجیح قال قال أبى: ثنا مجيح في بيان كى ، كها: مير ابا (عبدالله عمارة ابن غزية أنه سمع عبد الله بن جعفر بن في ) ن كها: جميل عماره بن ابن علی بن حسین یحدث عن أبیه غزیه نے حدیث بان کی، انھوں نے عن جده عن رسول الله عَلَيْكُ بمثله. عبدالله بن الحسين كواية ابا (على قال القاضى: وصل عبد الله بن بن سين ) عديث بيان كرتے ہوئے

ففنان دُرود وسَلاً)

بن علی طالتیہ ) ہے انھوں نے رسول اللہ مَا اللَّهُ مُ سِياسِ جيسي حديث بيان کي۔ قاضی (اساعیل بن اسحاق)نے کہا: جس طرح ہمیں (اسحاق بن محمد) الفروی نے اساعیل بن جعفر سے اور ( یحیٰ بن عبدالحمد) الحماني نے سليمان بن بلال ہے حدیث بان کی ،اسی طرح عبداللہ بن جعفرنے موصولاً بیان کی۔

عن إسماعيل بن جعفر و كما ثنا به الحماني عن سليمان بن بلال.

### 🙀 **تعتیق** 🎡 حمن ہے۔

اس کی سندعبداللہ بن جعفر بن نجیج کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن یہ حدیث دوسری سندوں کی وجہ سے حسن ہے۔ دیکھنے مدیث سابق: ۳۲

[۳۷] حدثنا حجاج بن المنهال ممين تحاج بن منهال نے مديث بيان قال: ثنا حماد بن سلمة عن معبد كى، كها: جمين حماد بن سلمه نے مديث ابن هلال العنزي قال: حدثني رجل بيان كي، انهول في معيد بن بلال العنزي من أهل دمشق عن عوف بن مالك عيه، كها: مجمع الل ومثق مين سے الك عن أبى ذر أن رسول الله عَلَيْكُ ، آدى نے صدیث بیان كى ، أس نے وف قال: ((إن أبخل الناس من ذكرت بن مالك (الأنجعي النيز؛ ) سے، انھوں نے ( سیدنا) ابو ذر ( الغفاری طالنیوُ ) ہے کہ رسول الله مَالِيُرِيِّمِ نِي فرماما: لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ

عنده فلم يصلّ على .)) عَلَيْهُ

فعَايِّل دُرود وسَلاً)

یڑھے۔ صلی اللّٰدعلیہ وسلم

🛊 تحقیق 💀 اس کی سندضعیف ہے۔ نیز دیکھیے جلاءالافہام (ص۱۲۰)اورتفسیرابن کثیر (۲۸۹۵۹،الاحزاب:۵۲،دوسرانسخه۵۸۸۲)

اہل دمشق کا آ دمی مجہول ہے۔

ابن الی عاصم کی کتاب الصلوٰ ۃ علی النبی مَنَاتِیْئِم میں اس کا ایک ضعیف ومردود شاہر بھی ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ام اساعیل بن اسحاق القاضی کی روایت کرده درج بالا حدیث کوامام الله علی بن اسحاق القاضی کی روایت کرده درج بالا حدیث کوامام اسحاق بن راہوبیاورحارث بن محد بن الی اسامہ نے مختلف الفاظ ومفہوم کے ساتھ بیان کیا بدو يكفئ المطالب العاليه (٣٣٣٩)

[ ۲۸] حدثنا سلیمان بن حوب میں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کافی ہے کہ میرا ذکر اُس کے پاس کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

قال: ثنا جریر بن حازم قال: کی،کها: ہمیں جریر بن مازم نے مدیث سمعت الحسن يقول قال دسول الله بيان كي ، كها: ميس نے حسن (بھرى) كوبه عَلَيْكُ : ((بحسب امرئ من 🐧 کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّ البخل أن أذكر عنده فلا يصلى فرمايا: آدى ك بخيل مونے كے لئے يهى على .))

اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیز دیکھیے جلاء الافہام ص ١٣٠) مرسل ومنقطع کے مر دود ہونے کے لئے دیکھئے جدیث سابق: ۲۸،۲۵

• اصل مین 'فهی البخل''ے، جبرعبرالحق التر کمانی والے نسخ مین 'من البخل''ے۔ (ویکھیئے ص۱۳۵) اوراہے ہی اصل میں اختیار کیا گیاہے۔

## vww.i<u>rcpk.com www.a</u>hlulhadeeth.net

[ ٢٩] حدثنا سلم بن سليمان مميل سلم بن سليمان الفي نے مديث الضبي قال: ثنا أبو حرة عن الحسن بان كي ، كها: تهمين ابوحره ( واصل بن عبدالرحمٰن الرقاشي ) نے حدیث بان (( کفی به شحًا أن يذكرني قوم فلا كي، انھوں نے حسن ( بھرى) ہے، انھوں نے کہا کہ رسول الله مثلاثیم نے فرمایا: آ دمی کے تنجوس ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ پچھلوگ میراذ کر کریں تو وہ مجھ يردرودنه يزهيس صلى اللهعليه وسلم

قال قال رسول الله عَلَيْكِم :

يصلُّون على . )) عَلَيْكُ

### 🕸 تحقیق 🎡 اس کی سنرضعیف ہے۔

اسے ابو بكر ابن الى شيبه (المصنف ١٦/١٥ ح ١٠ ٨٨) نے بهشيم: أنا أبوحرة عن الحن کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں ابوحرہ الرقاشی مدلس ہیں۔ دیکھئے حدیث سابق:۲۹ کیکن روایت سابقہ (۳۸) میں جربر بن حازم نے اُن کی متابعت کررکھی ہے البذااس میں بھی وجہ ضعف صرف ارسال ہے۔

[ • ] حدثنا عادم قال: ثنا جريو ممين (ابوالنعمان محمين الفضل السدوي) عارم نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں جربر قال رسول الله عَلَيْكُ : ((أكثروا بن حازم نے حدیث بیان کی، انحول نے عليّ من الصلاة يوم الجمعة .)) حسن (بعرى) سے كه رسول الله مَا اللهُ عَالَيْتُكُمْ نے فرمایا:

ابن حازم عن الحسن قال:

جمعه کے دن مجھ یر کثرت سے درود یراهو۔

تحقیق اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فعنابل ذرود وسألل

نيز و تکھئے حدیث سابق: ۲۸

محرین الفضل السدوی رحمه الله یر اختلاط کی جرح مردود ہے، کیونکه انھول نے اختلاط کے بعد کوئی (منکر) مدیث بیان نہیں کی تھی۔ (دیکھے الاشف للذہبی ۱۹۷۳ تا ۱۹۹۵)

[جودرودیرٌ هنا بھولا وہ جنت کاراستہ بھول گیا ]

ہمیں اساعیل بن ابی اولیس نے حدیث أويس قال: ثنا سليمان بن بلال بيان كى ، كما: مميل سليمان بن بلال في عن جعفر عن أبيه أن النبي عَلَيْكِ مديث بيان كى ، انعول في جعفر (بن محمد قال: ((من ينسى 1 الصلاة على بن على بن الحسين بن على بن الي طالب) سے، انھوں نے اینے ابا ( محمد بن علی الباقر) ہے کہ نبی مَا اِنْتِلْم نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر درود بھیجنا بھلا دیا تو اس نے جنت کا راستہ خطا کر دیا/ تعنی وہ جنت کاراسته بھول گیا۔

[ ا كا حدثنا إسماعيل بن أبي خطيء أبواب الجنة .))

### 🕸 تحقیق 🚱 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن الی شیبہ (۱۱رے ۵۰ ح ۳۱۷۸۳) نے حفص بن غیاث عن جعفر عن أبيه كی سند ہے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھیے جلاءالافہام (ص۱۳۱)اورتفییرا بن کثیر (۲۱۹۸) اس روایت میں وجه صعف ارسال ایعنی مرسل ومنقطع مونا ہے۔اس روایت کی دوسری ضعیف سندوں کے لئے دیکھئےسنن ابن ماجہ ( ۰۸ و بخقیقی ) اورانسنن الکبری للبیہ قی (۲۸۲/۹) وغيرها

**1** تال استدسالم: "كذا في المطبوعة والصواب: من نسى الصلاة على ، كما في الأصل" (بيان اوهام الالباني ص١٦)

ففكاني دُرود وسَلِلَ 84

[ ١ ١ ٢ ] حدثنا على بن عبد الله جمير على بن عبدالله ( بن جعفر المدنى) قال: ثنا سفيان قال: قال عمرو عن نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن محمد بن على بن حسين قال قال عينه) نے مديث بان کي، کها: عمر و (بن دینار) نے محمد بن علی بن حسین سے کہ (( من ینسی الصلاة [علیّ] خطیء رسول الله مَا اللهُ مَا اللهُ عَلَيْمُ نِهُ فرمایا: جس نے مجھ یر درود پڑھنا بھلا دیا ، اُس نے جنت کا راسته خطا کردیا۔

رسول الله عَلَيْكُم:

طريق الجنة .))

اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د يکھئے جلاءالا فہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق:۴۸

[۲/۲] قال سفیان: قال رجل سفیان (بن عیدنه) نے کہا: عمرو (بن بعد عمرو: سمعت محمد بن على دينار) كے علاوہ دوسرے آدمی نے كہا: میں نے محمہ بن علی ( بن حسین ) کو یہ کہتے ((من ذكرت عنده فلم يصلّ على بوك ناكه رسول الله مَا الله م فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر ثم سمى سفيان الرجل فقال: هو أس نے مجھ ير درودن يرس اتواس نے جنت کاراسته بھلا دیا۔

پھرسفیان نے اس آدمی کا نام بتایا کہ وہ

بسام الصرفي بين\_

يقول:قال رسول الله عَلَيْكُم:

خطىء طريق الجنة .))

بسام \_ وهو الصيرفي .

تعقیق اس کی سندمرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د تکھئے جلاءالافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق:۴۱

تهمیں سلیمان بن حرب اور عارم ( محمر بن الفضل السدوس ابوالنعمان ) نے حدیث بان کی ، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید دینار ) ہے ، انھوں نے محمد بن علی (بن الحسین الباقر) ہے کہ رسول اللہ مَنَّا يُنْزِيمُ نِے فرمایا:

[23] حدثنا سليمان بن حرب وعارم قالا: ثنا حماد بن زيد عن عمرو عن محمد بن على قال قال رسول الله عُلِيلة: (( من نسبى في حديث بيان كى ، انھول نے عمرو (بن الصلاة عليّ خطىء طريق الجنة .))

جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلادیا تو اس نے جنت کاراستہ خطا کر دیا۔

> 🕸 تحقیق 🖗 اس کی سندم سل ہونے کہ وجہ سے ضعیف ہے۔ و يلصح جلاء الافهام (ص ١٣١) اور حديث سابق: ٢١٠

[\$\$] حدثنا إبراهيم بن حجاج مين ابراتيم بن الحجاج (بن زيرالمام) قال: ثنا وهيب عن جعفر بن نے حديث بان كى ،كها: تمين وہيب محمد عن أبيه أن النبي عَلَيْكُ قال: (بن خالد) في حديث بان كي ، انهول ((من ذكرت عنده فلم يصل في جغفر بن محد (بن على بن الحسين) ، [عليّ] ● فقد خطيء طريق الجنة .)) انھوں نے اپنے ابا (محمد بن على الباقر) سے کہ نبی مَنَافِیْتِم نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھراس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

🗨 عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں بریکٹوں کے بغیر،اصل متن میں' علیّ '' لکھا ہوا ہے۔ دیکھیے ص ۱۳۱

### 🕸 تحقیق 🏚 اس کی سند مرسل ہونے کی دجہ سے ضعیف ہے۔

اسے امام بیہقی (شعب الایمان:۳۵۵۱، دوسرانسخه:۲۷۲۲) نے وہیب بن خالد عن جعفرعن أبهه كي سند سے روايت كر كے كها: " هذا مرسا ... " نيز د كيهيّ جلاءالافهام (ص١٣١) اور حديث سابق:١٨

## [تمام انبياء عَلِيمًا مُ يردرود يره صنا]

[40] حدثنا محمد بن أبى بكو بمين محر بن الى برالمقدى نے جديث المقدّمي قال: ثنا عمر بن هارون بيان كي ، كها: جمير عمر بن بارون (اللخي) عن موسى بن عبيدة عن محمد بن نے حدیث بیان کی ، اس نے موسیٰ بن ثابت عن أبى هويرة أن النبى عَلَيْ مَعْمِين عَبِيره عن السين عُحر بن ثابت سي،اس قىال: ((صلّوا على أنبياء اللّه و نے ابو ہریرہ (﴿ اللّٰهُ وَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَل رسله فإن الله بعثهم كما بعثني .)) كي كم ني مَا يُتَّيِّمُ فِي مَا يَتَّيِّمُ فِي مَا الله عنهم كما بعثني الله صلّى الله عليه وسلّم و عليهم اوررسولون يردرود يرهو كيونكه أنهي بهي الله نے بھیجاتھا، جیسے مجھے بھیجاہے۔ السلام.

صلى الله عليه وسلم عليهم السلام

## 🙀 تحقیق 🐌 اس کی سندضعیف ہے۔ د يكھئے جلاء الافہام (ص٢٢٧) عمر بن ہارون بن بزیدالمخی کے بارے میں حافظ ابن حجرالعسقلانی نے بطور خلاصہ کھھا ہے: "متروك وكان حافظًا "متروك باوروه حافظ تعار (تقريب التهذيب: ٣٩٧٩)

اگر حافظ راوی ضعیف ومتروک ہوتو بیاس کی دلیل ہے کہ وہ پنجت ضعیف اور ساقط

فَعَالِي دُرُود وسَلًا 87

العدالت راوی ہے۔ نیز دیکھئے سنن التر ندی (۶۲ کا جھقتی )

یا در ہے کہ عمر بن ہارون اس روایت میں منفر ذہیں تھا بلکہ ابواسامہ ( مسندابن الی عمر بحواله المطالب العاليه: • ١١٣٣٥) اور ابوسعيد مولى بني باشم ( مند احد بن منع بحواله المطالب العاليه: • ٢/٣٣٥) وغير جما (مثلًا ويكھيئشعب الايمان للبيمقي: ١٣٠) نے اسے موسیٰ بن عبیدہ الریذی ہے بیان کیا تھا۔

موسیٰ بن عبیدہ ضعف تھااورمجمہ بن ثابت مجہول الحال ہے۔

حافظاین جرنے اس روایت کو'بسند ضعیف" قرار دیاہے۔

( د تکھئے فتح الباری الروم اتحت ح ۲۳۵۹ )

اس روایت کےضعیف ومردودشواہد کے لئے دیکھنے جلاء الافہام ( ص۲۲۳) اور انيس الباري (ار ١٩٤٢ - ٣٩٩ ر٢٦٠)

#### 🕸 فائدہ 🎡

الله تعالى كے نبيوں اور رسولوں ير درودير هنا سي حديث سے ثابت ہے۔ مثلاً و كيصيح مسلم (ج٢ص٢٩٢ ح١٩٨، ترقيم دارالسلام: ١٤٥٨)

# [ درودحصول یا کیزگی کا ذریعہہے ]

[57] حدثنا سلیمان بن حرب مہیں سلیمان بن حرب نے حدیث بان قال: ثنا سعید بن زید عن لیث عن کی ،کہا: ہمیں سعید بن زید نے حدیث كعب عن أبي هريرة قال قال بيانكى،اس فيليث (بن الى اليم) عن رسول الله عَلَيْكُ : ((صلّوا على فإن اس نے کعب (المدنی) سے ، اس نے ابو ہریرہ (طالبہؓ؛ ) ہے ، انھوں نے کہا کہ قال: ((وسلوا الله لي الوسيلة))\_ رسول الله مَلَيْنَيْمَ في فرمايا: مجه ير درود

صلاتكم على زكاة لكم))

ففئاتل ذرود وسألل 88

قال: فإما حدثنا و إما سألناه ؟\_ يرهو كيونكه كه تمهارا مجه ير درود يرصنا قال: ((الوسيلة أعلى درجة في تمهارے لئے ياكى ہے، فرمايا: اور الله الجنة، لا ينالها إلا رجل و أرجو أن عيمير عليَّ الوسلِم اللَّو

کہا: یا آپ نے ہمیں بتایا یا ہم نے آپ سے پوچھا(تو) آپ نے فرمایا: الوسیلہ جنت کااعلیٰ مقام ہے جوصرف ایک آ دمی کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ آ دمی میں ہوں گا۔

أكون أنا ذلك الرجل . ))

### اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ترمذی (۳۷۱۲) اور احمد (۲۲۵/۲ ۸۵۹۸ ۳۲۵/۳۵۲ مر ۸۷۷ وغیر ہما نے لیث بن الی سلیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام تر مذی نے فرمایا: بیر عدیث غریب ہے اوراس کی سندقوی نہیں ہاور کعب معروف نہیں ہے..الخ (ص۸۲۲)

لیث بن الی سلیم جمہور محدثین کے نز دیک ضعیف رادی تھا اور کعب مجہول ہے لہذا ہیہ روایت ضعیف ہے۔

انده على سنن ترندى والى روايت كمتن ميل كيها ختلاف باوروه شوابدك ساتھ جے ہے۔مثلاد کھئے جے مسلم (۳۸۴)

قال: ثنا معتمر عن ليث عن كعب بيان كي، كها: بمين معتمر (بن سليمان) نے عن النبي عَلَيْكُ قال: ((صلّوا على صديث بيان كي، انهون في ليث (بن الي وسلوا الله لى الوسيلة )) فأما أن اس ني بي الله الله لى الوسيلة )) فأما أن اس ني بي الله الله الوسيلة )

[٤٧] حدثنا محمد بن أبي بكر ممين مربن الى بكر (المقدمي) نے مديث

#### www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net فعنابل ذرود وسألأ

أخبر هم، قال: ((إنها أعلى درجة يرصناتمهار ليّ ماكى ب،اورالله سي تولوگوں نے آپ سے پوچھایا آپ نے خود بتادیا که به (البوسیلة) جنت کاسب ہے اعلیٰ درجہ ہے جو کہ صرف ایک آ دمی کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہوہ میں ہی ہوں

یک و نبو ا سال و و اما أن يکون مجم سر درود سرهو کيونکه تمهارا مجم سر درود في الجنة، لا ينالها إلا رجل واحد مير ب ليّ الوسلم ماثكور و أرجو أن أكون أنا هو .))

> 🕸 تعقیق 🐞 اس کی سندضعیف ہے۔ مندابن الى شيبه بحواله جلاءالافهام (ص٩٧) نيز د تکھئے حدیث سابق:۴۲

# [ نبي مَثَالِثَائِمُ كَ لِيَة "مقام وسليه" ما تَكَنَّ كَي فضيلت ]

[ 84] حدثنا محمد بن أبي بكر مين حدين الى بر (المقدى) نا مديث قال: ثنا الضحاك بن محلد قال: ثنا بان كى، كها: تمين ضحاك بن مخلد نے موسى بن عبيدة: أخبرني محمد بن حديث بيان كى، كها: مميل موى بن عبده عمرو بن عطاء عن ابن عباس قال نے مدیث بیان کی ( کہا): مجھے محمد بن لى الوسيلة، لا يسألها لى مسلم أو (عبدالله) ابن عباس (والنور) سے كه مؤ من إلا كنت له شهيدًا أو شفيعًا، رسول اللهُ مَا أَيُّنِمُ نِهُ مِهَا: الله سے ميرے کئے الوسلہ مانگو، جومسلمان یا مومن یہ

قال رسول الله عَلَيْكُ : (( سلوا الله عمرو بن عطاء نے خبر دی، انھوں نے أو شفيعًا أو شهيدًا .))

ففئانل دُرود وسَلِل

(میرے لئے ) مانگتا ہے تو میں اس برگواہ ما سفارشی ہوں گایا (آپ نے فرمایا:) تو میں اس کا سفارشی یا اس برگواہ ہوں گا۔

تعقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھیے جلاء الافہام ص ۲۹) اسے ابن الی شیبہ (المصنف ۱۰ سر۳۵۳ تا ۲۹۵۸) نے موکی بن عبیدہ کی سند ہے روایت کیا ہے۔مویٰ بن عبیدہ کے ضعف کے لئے دیکھنے حدیث سابق: ۴۵ ہے،جس میں آیا ہے کہ جبتم موذن کو (اذان دیتے ہوئے ) سنوتو اس طرح کہوجیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پر معو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑ ھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرما تا ہے پھرمیرے لئے الوسیلہ (مقام) مانگو، بے شک پیہ جنت کا ایک مقام (محل) ے جو صرف اللہ کے ایک بندے کو ہی ملے گا اور مجھے امیدے کہ وہ بندہ میں ہوں لہذا جس نے میرے لئے الوسلہ کا سوال کیا تو میری شفاعت (سفارش)اس کے لئے حلال ہوگئی۔ آیعنی میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔ان شاءاللہ <sub>آ</sub>

[ 89] حدثنا إسحاق بن محمد تهمين اسحاق بن محمد الفروى نے حدیث الفروي قال: ثنا إسماعيل بن بإن كى، كها: بمين اساعيل بن جعفرن جعفر عن عمارة \_ وهو ابن غزية صديث بيان كى، أنهول في عماره بن غزيه كدرسول الله مَا اللَّهُ عَلَيْهِ فِي إِنْ مِاما:

\_عن موسى بن وردان أنه سمع سے، انحول نے موی بن وردان سے، أباسعيد الخدري يقول قال أنحول ني ابوسعد الخدري (الله البير) سينا رسول [الله] • عَلَيْكُمْ:

اضافه ازنسخ نمضل الصلاة على النبي مَرَّا اللَّيْرَام بتقيق عبد الحق التركماني (ص١٣٦)

ففنابل دُرود وسُلُل

فوقها درجة، فسلوا الله أن يؤتيني عيكراس ساويركوئي مقام بيس بالبزا اللہ سے دعا کرو کہ ائی مخلوق میں سے وہ مجھے بدالوسیلہ دے دے۔

(( إن الوسيلة درجة عند الله ليس ب شك الله كياس الوسيداييا مقام الوسيلة على خلقه .))

🕸 تحقیق 🧇 حسن ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۴۸)

اس روایت کی سند میں اسحاق الفروی ضعیف ہے کیکن محمد بن جہضم بن عبداللہ البصری نے اس کی متابعت تامه کرر کھی ہے۔ و کیکھئے انتجم الا وسط للطبر انی (۲۷۲-۱۲۸۸ و ۱۴۸۹، وسنده حسن،احد بن مجمد بن عبدالله بن صدقة البغد ادى ثقه مشهوروبا قي السندحسن لذاته ﴾

اس حدیث کے دیگر شواہد کے لئے دیکھئے منداحمد (۸۳/۳) اور الموسوعة الحدیثیة (m.4\_m.y/1)

قال: ثنا عمر بن على عن أبى بكو يان كى ، كبا: بمين عمر بن على ( المقدى ) الجشمي عن صفوان بن سليم عن في حديث بيان كى ، انهول في ابو بكر عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله اجشمي (عیسیٰ بن طهمان) سے ، انھوں عَلَيْكَ : ((من صلّى على أو سأل لى في صفوان بن سليم سے ، انھول في الوسيلة، حقت عليه شفاعتي يوم عبدالله بن عمرو (بن العاص رالني عني كه رسول الله مَنْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَاما:

جس نے مجھ پر درود پڑھایا میرے لئے الوسلة (كا مقام) مانگا، اس كے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازمی ہو

[• • ] حدثنا محمد بن أبى بكر مين محد بن الى بكر (المقدى) نے حديث القيامة .))

ففئاني ذرود وسألل

اس کی سند ضعیف ہے۔

نيزد كيھئے جلاءالافہام (ص١٣٢)

ال روایت میں دوعلتیں ہیں:

اول: عمر بن على المقدمي مدلس تتھے۔ (دیکھئے طبقات الدنسین ١٢٣٣م)

دوم: صفوان بن سلیم کی سیدنا عبدالله بن عمر و بن العاص رفالغینی سے ملا قات معلوم نہیں ہے اورسیدنا عبدالله بن عمر بن الخطاب والله است ان کی روایت کا تذکرہ تہذیب الکمال میں موجود ہے۔واللہ اعلم

اس روایت سے بے نیازی کے لئے دیکھیے حصلم (۳۸۴) اور حدیث سابق ۲۸۰ کی تخ تئ .

المراسيل عافظ ابن القيم في روايت م أكوره بالاكو "الباب الثاني: في المراسيل الشاني: في المراسيل والموقوفات "مين ذكركياب- (جلاءالانهام ١٣٢٠) اس میں بیاشارہ ہے کہ بدروایت منقطع ومرسل ہے۔

ابن عبد الله أن النبي عَلَيْكُم قال: ((إن في الجنة مجلسًا لم يعطه أحد بن عبدالله (بن عتب بن مسعود الهذلي قبلى و أنا أرجو أن أعطاه، فسلوا رحمالله ) على مَنْ الله عَلَمْ فَعَلَمْ فَعَلَمْ الله عَلَمْ الله عَلَم الله الله الوسيلة .))

[10] حدثنا محمد قال: ثنا عبد الله جمیں محد نے صدیث بیان کی ، کہا: ہمیں ابن جعفر: أخبوني عبد الوحمل عبدالله بن جعفر نے مدیث بیان کی ابن محمد بن عبد القاري عن عون (كما:) مجص عبد الرحمٰن بن (عبدالله بن) عید :القاری نے خبر دی ،انھوں نے عون

جنت میں ایک ایبا مقام ہے جو مجھ سے سلے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور مجھے امید ہے كهوه مجھے بى ملے گالہذااللہ سے (ميرے

ففئابل دُرود وسُلُل 93

لئے )الوسله كاسوال كرو۔

🕸 تحقیق 🕸 اس کی سندضعیف ہے۔

اس کی سند کئی وجہ سے ضعیف ہے۔مثلاً

اول: سندمرسل ہے۔

دوم: عبدالله بن جعفر كاتعين معلوم نهيس بـ

سوم: محمد نامی راوی کانغین معلوم نہیں ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد محمد بن ابی بکر المقدمي ہو۔والٹداعلم

ہمیں علی بن عبداللہ ( المدنی ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان ( بن عیبنه) نے حدیث بیان کی ، ( کہا: ) مجھے معمر (بن راشد) نے حدیث بیان کی ، انھوں نے ( عبداللہ بن ) طاؤس ہے، انھوں نے اپنے ابا (طاؤس)سے،انھوں كما آتيت إبراهيم و موسى . ني كها: مين ني (عبرالله) بن عباس (خالیّٰہ؛ ) کوفر ماتے ہوئے سنا:اےاللّٰد! محمد (مَنَّاتِيْنِمْ) کی شفاعت کبریٰ قبول فر ما اور آپ کا درجه بلند فرما اور آپ کو دنیا اور آخرت میں دعا (شفاعت )عطافر ماجس

[ ٥٢] حدثنا على بن عبد الله قال: ثنا سفيان:حدثني معمر عن [ابن] طاوس عن أبيه قال:سمعت ابن عباس يقول: اللهم تقبّل شفاعة محمد الكبرى وارفع درجته العليا و أعطه سؤله في الآخرة والأولى، (عليهم [الصلاة و] • السلام)

اضافهازنسخضل الصلوة على النبي مَنَّ التَّيْلُم بتَقْقِ عبدالحق التركماني (ص١٣٩) تنبيه: اصل مين غلطي سے 'معمر عن طاويس عن أبيه''الخ حيب گياہ،جس كي اصلاح جلاءالافہام وغیرہ ہے کردی گئی ہے۔

ففئالل ذرود وسكل

طرح تو نے ابراہیم اور مویٰ( علیهم السلام) كوعطا فرمايا تھا۔

## اس کی سندسی ہے۔

اسے عبدالرزاق (المصنف ۲ را ۲۱ ح ۴۰ ۳۱) نے عن معمرعن ابن طاوس عن ابیون ابن عماس کی سند سے روایت کیا ہے۔ (نیز دیکھنے جلاءالافہام ص۱۳۸،ادرتفیر ابن کثیر ۲۲۱/۵)

ہمیں کی اور نے حدیث بان کی کہا: ابن حباب: أخبونى ابن لهيعة: ممين زيد بن حباب نے مديث بيان كى حدثني بكر بن سوادة المعافري (كها): مجھ (عبدالله) ابن لهجه نے خبر عن زیاد بن نعیم الحضرمی عن ابن دی (کہا): مجھے بربن سوادہ العافری نے شریع قال: حدثنی رویفع صدیث بیان کی، انھوں نے زیاد بن الأنصاري أنه سمع النبي عُلَيْ (ربيدبن) نعيم الحضر مي سے، انھول نے يقول: ((من قال اللهم صلّ على (وفاء) ابن شريح (الحضر مي) عنه، أنعول محمد، و أنزله المقعد المقرّب منك نے كما: مجھے رویفع (بن ثابت) يوم القيامة، و جبت له الشفاعة .)) الإنصاري (﴿ النَّهُ اللَّهِ عَلَيْ مِيانِ كَي كه انھوں نے نبی مَا اللّٰہُ کا کوفر ماتے ہوئے سنا: جسنے "اللهم صلّ على محمد و أنزله المقعد المقرب منك يوم اليقيامة "آايالله! محمر بردروذ هيج اور قیامت کے دن آپ کوایے قریب مجلس

[ ٥٣] حدثنا يحيى قال: ثنا زيد

• ممکن ہے کہ بچیٰ سے مرادیہاں بچیٰ بن عبدالحمیدالحمانی (ضعیف،ساقط العدالہ) ہو۔ داللہ اعلم

فَعَدَاقُ دُرُودُ وَسُلُّ عُلِي اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ

عطا فرما<sub>]</sub> کہا، اُس کے لئے شفاعت واجب ہوگئی۔

اس کی سندضعیف ہے۔

السے احمد بن خنبل (۱۰۸ مر ۱۰۸ می ۱۲۹۹۱) اور طبر انی (ایجم الکبیر ۲۵ می ۲۵ می ۱۵ وغیر ما

نے ابن لہیعہ کی سندے روایت کیا ہے۔

و كي صلسلة الاحاديث الضعيفة للا لباني (١١ر٣٣٩ ح١٣٢٥)

اس روایت میں وجہ ضعف دو ہیں:

اول: ابن لهیعه اختلاط کی وجہ سے ضعیف تھے اور بیروایت قبل از اختلاط ثابت نہیں ہے۔ دوم: وفاء بن شریح مجهول الحال تھا، اُس کی توثیق صرف ابن حیان نے کی ہے۔

الم طرانی نے کے سند کے ساتھ ابن لہید (کے اختلاط سے پہلے والی روایت کی سند سے سنقل کیا ہے کہ' حدثنی ابن هبیرة عن زیاد بن نعیم عن وفاء بن شریح عن رویفع بن ثابت أن النبی عَلَیْ قال: من قال: اللّهم صلّ علی محمد و أنزله المقعد المقرب عندك یوم القیامة ، شفعت له ''

اس کی سند وفاء بن شریح کے علاوہ حسن ہے لہٰذا وجہ ُ ضعف صرف وفاء بن شریح کا مجہول الحال ہونا ہی ہے۔واللہ اعلم

## [موجبِ حسرت مجالس]

[35] حدثنا محمد بن کثیر قال: ہمیں محمد بن کثیر النوری) نے مدیث بیان کی، ثنا سفیان بن سعید عن صالح مولکی کہا: ہمیں سفیان بن سعید (الثوری) نے التو أمة عن أبي هریرة قال قال حدیث بیان کی ، انھوں نے صالح مولکی

ہوسکتاہے کہان سے مراد العبدی البصری ہو۔واللہ اعلم

ففأل ذرود وسأل 96

على نبيهم (مَلْطِلْهُ) إلا كان لوك جم مجلس مين بيضة بين، الرأس مين مجلسهم عليهم ترة يوم القيامة، الله كاذكرنبيس كرت اورايخ بي (مَا يَيْنِ فِي) إن شاء عـفـا عـنهـم و إن شـاء - ير درودنهيں پڑھتے تو اُن كې مجلس قيامت کے دن اُن کے لئے (باعث)حسرت ہو گ،اگر(اللہنے) جاہا توانھیں معاف کر دےگااوراگر حاہاتو پکڑلےگا۔

رسول الله عَلَيْكُ : (( ما جلس قوم التوامد سے انھوں نے ابو ہریرہ ( ﴿ اللَّهُ مُنْ مجلسًا لم يذكروا الله ولم يصلّوا عي كرسول الله مَا اللَّهُ عَلَيْمُ فَي فرماما: أخذهم .))

### 🕸 تحقیق 🎡 حسن صدیث ہے۔

اسے ترندی (۳۳۸۰)احمد بن حنبل (۴۸۴٬۴۸۱،۴۴۲) اور پیهق (اسنن الکبری ۲۱۰/۳) وغیرہم نے سفیان توری کی سندسے روایت کیا ہے۔

سفیان توری رحمہ اللہ امامت وجلالت کے باوجودمشہور مدلس ہیں اور بہروایت معنعن ہے کیکن اُن کے علاوہ محمد بن عبدالرحنٰ بن ابی ذئب المدنی رحمہ اللہ نے یہی روایت 'إلا كان عليهم ترة ''تك بان كى ہے۔ (منداحر ۲۵۳/موسنده سن) اس روایت کے دیگر شواہد کے لئے ویکھتے میری کتاب بخ تج سنن التر ندی (۳۳۸) امام ترندی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

اسروايت يل'إن شاء عفا عنهم و إن شاء أخذهم "ك الفاظ كل نظرين \_ والله اعلم

وحفص بن عمر وسليمان بن الحارث الحوضي) اورسليمان بن حرب نے حرب قالوا: ثنا شعبة عن سليمان حديث بان كى، أنحول نے كها: بميں شعبه

[00] حدثنا عاصم بن على مهميل عاصم بن على، حفص بن عمر (بن

ففئاتل ذرود وسكلا

عن ذكوان عن أبي سعيد قال:

ما من قوم يقعدون ثم يقومون و لا الجنة للثواب.

و هذا لفظ الحوضي.

(بن الحجاج) نے حدیث بیان کی ،انھوں نے سلمان (الاعمش ) سے ، انھوں نے یصلون علی النبی مُلْ الله کان فروان ( ابو صالح) سے ، انھوں نے عليهم يوم القيامة حسرة و إن دخلوا ابوسعيد ( الخدرى رات عنه العول ني کها: جولوگ بھی (کسی مجلس میں ) ہیٹھتے ہیں پھراُ ٹھتے ہیں اور نبی مَنَّالِثَیْنَ مردرودنہیں ر صح تو قامت کے دن اُن پر حسرت (جیمائی) ہوگی ،اگرچہ ثواب کے لئے وہ جنت میں داخل ہوجا کیں ۔ پہالفاظ الحوضی

كے بيں (جواوير لکھے گئے بيں۔)

## و تعقیق اس کی سندھیجے ہے۔

اسے حاکم (۲۹۲۱ ح ۱۸۱۰) نے دوسری سند کے ساتھ الاممش عن الی صالح عن ا بی ہر برہ ہ خالٹیٰ؛ کی سند سے اسی طرح موقو فاروایت کیا ہے۔ نيز ديکھئے جلاءالافہام (ص۱۳۹) تفسیراین کثیر (۲۱۹/۵ ۲۲۰ بخقیق عبدالرزاق المهدی) اورمندعلی بن الجعد (ح۱۲۷، دوسرانسخه: ۷۳۹)

المنافق في ميوريث مرفوعاً بهي مروى ب\_روكيكي منداحد (١٣/٢ موسنده ميح) مرفوع كوحافظ ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاحسان (۵۹۱،۵۹۰) ہمار ہے زر یک موقوف اور مرفوع دونوں صحیح ہیں۔والحمد لله

فعنَابِّلُ دُرود وسَلاً)

### ٦ درود کے الفاظ

شعبة عن الحكم (عن أن ابن أبي بيان كي ،كما: بمين شعبه (بن الحاج) ني لیلی عن کعب بن عجرة أنه قال: ألا حدیث بیان کی، انھوں نے حکم ( بن أهدى لك هدية ؟ إن رسول الله عتبير) سے (انھوں نے عبدالرحمٰن) ابن ملالله خور ج علينا قال فقلنا: يا الى ليل سے، انھوں نے كعب بن عجر ه عليك فكيف نصلّى [عليك] • كيامين تجّه ايك تخفه نه دون؟ بِشك قال: ((قولوا: اللهم صلّ على رسول الله مَنْ اللهُ عَلَيْم مارے ياس تشريف محمد وعلى آل محمد كما الائتونم نے كها: بارسول الله! بم سمجه صلّیت علی آل إبراهیم إنك عظی بین که (نمازیس) آپ پرسلام س طرح پڑھیں لہذا (ہمیں اب یہ بتائیں که) ہم درودکس طرح پڑھیں؟ آب نے فرمایا: کہو: ((اللهم صل على محمد وعلى محمد كما صلّیت علی آل ابراهیم انك حميد مجيد )) [اكالله! محمداورآل محمد پر درود بھیج ،جس طرح کہ تونے آل ابراہیم بررحتیں نازل فرمائیں، بےشک

۲۵۲ حدثنا سلیمان قال: ثنا ہمیں سلیمان (بن حرب ) نے حدیث رسول الله! قد علمنا كيف نسلم (رهانين ) عن انهول فرمايا: حميد مجيد .))

🛭 اضافهازنسخەنضلالصلۇ ةىلى النبى مُاڭلىغ بخقىق عىدالحق التركمانى (ص١٥٧) - 🛪 كذانى الاصل

فعنابل دُرود وسَلاً) تو حمد وثناوالا اور بزرگی والا ہے۔ ۲

## الم تعقیق الله صحیح مدیث ہے۔

اسے بخاری (۷۳۵۷) اورمسلم (۲۰۲۷) وغیر ہمانے امام شعبہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ 🐠 **فائدہ** 💀 صحیحین میں تمام رکسین کی تمام روایات ساع ،متابعات ِمعتبرہ اور شواہر قویہ برمحمول ہونے کی وجہ سے سیح ہیں۔

[۷۷] حدثنا مسدد قال: ثنا ممین مسدد نے مدیث بیان کی ،کہا: ہمیں هشیم عن یزید بن أبی زیاد عن بشیم نے مدیث بیان کی ، انھول نے برید النَّبِيِّ \* يَآيُّهَا الَّذِيْنَ [ ا مَنُوْا • ] صَلُّوا ﴿ آيت نازل بُولَى: ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ لِيَّالَيُّهَا الَّذِيْنَ قلنا: يا رسول الله اقد علمنا [امَّنُوا ] صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ السلام عليك فكيف الصلاة ؟ قال: بشك الله اوراس كفرشة ني يردرود ((قولوا:اللهم صلّ على محمد يرصح بين،اكان والو! آي يردرود إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد جم نے كها: يا رسول الله! بم نے آپ پر مجيد و بارك على محمد و على سلام (يرهنا) تو معلوم كرليا ب، پس آل محمد کما بارکت و صلّیت درودکس طرح پرهیں؟ آپ (مُنَاتَّيْمُ)

عبد الرحمٰن بن أبى ليلى عن كعب بن الى زياد سے، أس في عبدالرحمٰن بن ابن عجرة قال: لما نزلت هذه الآية: الى ليل عه، انهول نے كعب بن ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْيَكَّتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى عَجْرِهِ ( ﴿ اللَّهُ وَ اللَّهُ وَ مَلْيَكُ اللَّهَ وَ مَلْي عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ﴾ وعلي آل محمد كما صلّيت على يرهواورخوب سلام يرهو-[الاحزاب:٥٦]

اضافه ازنسخفض الصلوة على النبي مَنَّا لِيُنْظِمْ بتَقْتِ عبدالحق التركماني (ص ١٥٤)

ففئالى دُرود وسَلَلَ 100

على إبراهيم وآل إبراهيم، إنك في غرماها: كهو ((البلهب صباً عبلي حميد مجيد.)) وكان ابن أبى محمد وعلى آل محمد كما صلّيت على إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت و صلّيت على إبراهيم وآل إبراهيم، إنك حميد مجيد.)) راوی نے کہا: اور (عبدالرحمٰن ) بن ابی لیلٰ كت تهي " و علينا معهم "اوران کے ساتھ ہم پر بھی۔

ليلي يقول: و علينا معهم .

## 🕸 تحقیق 🏽 اس کی سندضعف ہے۔

اسے احمد (۲۳۴/۴) اور حمیدی (۱۱ کی تقیقی ) وغیر ہمانے یزید بن الی زیاد کی سند سے روایت كيا ہے۔ يزيد بن ابي زيادمشهورضعيف رادي تفارد كھيے تقريب التهذيب (١١٥٥) 🕸 فائدہ 🕸 اس روایت کوشواہد کے ساتھ صحیح قرار دیا جا سکتا ہے مگر جمیت کے لئے معدیث سابق (۵۲) ہی کافی ہے۔

[ ٥٨] حدثنا مسدد قال: ثنا أبو جمين مسدد نے حديث بان كى ، كها: جمين ابوالاحوص (سلّام بن سليم) نے حديث عن عبد الرحمن بن أبي ليلي عن بيان كى ، كما: بميل يزيد بن الي زياد نے حدیث بیان کی، اُس نے عبدالرحمٰن بن يا رسول الله! قد عرفنا السلام الي ليل سے، انھوں نے كعب بن عجره عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: (روالله ) عليه المعرب ني كها: مين نع كها:

الأحوص قال: ثنا يزيد بن أبي زياد كعب بن عجرة قال قلت:

#### www.ircpk.com www.ahlu<u>lhadeeth</u>.net فعناني درود وسكل

((اللّهم صلّ على محمد وعلى آل محمد كما صلّيت على إبراهيم و

آل إبراهيم، إنك حميد مجيد .)) (عبدالرحمٰن بن انی کیلی نے ) کہا: اور ہم كتيج بن: "و علينا معهم "اورأن

کے ساتھ ہم پر بھی (حمتیں نازل فرما۔)

((تقولون: اللهم صلّ علي ياربول الله! بهم نے آپ يرسلام تومعلوم محمد وعلى آل محمد كما كرايا ہے، پس آپ ير درودكس طرح صلّيت على إبراهيم و آل إبراهيم، يرهيس؟ آپ فرمايا: تم كهو: إنك حميد مجيد .))

قال و نحن نقول: وعلينا معهم.

## 🕸 تحقیق 🚳 اس کی سندضعف ہے۔ تحقیق کے لئے ویکھئے حدیث سابق ۵۷

نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں محد بن کہا: ہمیں محمد بن ابراہیم بن الحارث نے بن زید ہے، انھوں نے عقبہ بن عمرو

[09] حدثنا أحمد بن عبد الله بن جمين احربن عبدالله بن يونس في حديث يونس قال: ثنا زهير قال: ثنا بيان كى، كها: جمين زمير (بن معاويه الجعفى) محمد بن إسحاق قال: ثنا محمد ابن إبراهيم بن الحارث عن محمد اسحاق (بن يبار) نے مديث بيان كى، ابن عبد الله بن زيد عن عقبة بن عمرو قال: أتى رسول الله رجل صديث بيان كى ، انمول نے محمد بن عبدالله حتى جـلـس بين يديـه، فقال: يارسول الله! أما السلام عليك فقد (ابومسعود الانصاري النين عليه انصول

🛭 اصل میں 'بن یزید''حیب گیاہے، جبر صحیح''بن زید''ہے، جبیا کئ عبد الحق التر کمانی کے نسخے میں ککھا ہوا ے۔دیکھیے ص۱۲۰

ففناني دُرود وسَلِلَ

عرفناه و أما الصلاة فأخبرنا بها نے کہا: رسول الله مَا يُنْيَام كے باس الك آدمی آیا، حتی که آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھراس نے کہا: یارسول اللہ! آپ پرسلام تو ہم نے پیچان لیا ہے اور ہمیں درود کے ((إذا صلّيت على فقولوا: اللهم بارے مين بتائيں كه كس طرح آپ ير

على آل محمد كما صلّيت على (عقيبن عمرور النَّهُ في كها: پهرسول الله ابراهیم و علی آل ابراهیم وبارك مَلَّ اللَّهُ خَامُوش ہو گئے حتی كه بم نے به خواہش کی کہ سوال کرنے والے آ دمی نے محمد كما باركت على إبراهيم و سوال بى نه كيا موتا ـ پرآب (سَالَيْنَام) على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد .)) في فرمايا: جبتم مجھ يردرود برهوتو كهو: (( اللهم صلّ على محمد النبي

إبراهيم وبارك على محمد النبي الأمي وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل

الأمي، وعلى آل محمد كما

صلّيت على إبراهيم و على آل

إبر اهيم، إنك حميد مجيد .))

كيف نصلّي عليك ؟ قال:فصمت رسول الله عُلَيْكُ حتى وددنا أن الرجل الذي سأله لم يسأله، ثم قال: صلّ على محمد النبي الأمي، و رووريوهين؟ على محمد النبي الأمي و على آل

## 

اسے ابوداود (۹۸۱) اور حاکم (۲۲۸/۱) وغیر ہمانے محمد بن اسحاق بن بیار کی سند ہے بیان کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی نے اسے حیج علی شرط مسلم قرار دیا ہے (!)لیکن صحیح یہ ہے کہ

اس حدیث کی سندحسن ہے۔

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں حاد بن سلمہ نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سعید ( بن ایاس ) الجریری نے حدیث بیان کی ، انھول نے یزید بن عبداللہ (بن الشخیر ) سے کہ لوگ اللہم صلّ علی محمد النبی الأمی (علیه السلام) کہنا پندکرتے تھے۔

[•۴] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن سلمة قال: ثنا سعيد الجريري عن يزيد  $^{\mathbf{0}}$  بن عبدالله: أنهم كانوا يستحبون أن يقولوا: اللهم صلّ على محمد النبي الأمي. (عليه السلام)

اس کی سند کی ہے۔ د کیمنے جلاء الافہام (ص۱۳۲)

ک اصل میں زید بن عبداللہ لکھا ہوا ہے لیکن جلاء الافہام میں یزید بن عبداللہ ہے۔ سعید بن ایاس الجریری کے اساتذہ میں ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر کا نام ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۱۳۲۶۳) اوریہاں وہی مرادیس۔

• اصل میں 'عن زید''حیپ گیاہے، جبکہ سے ''عن یزید''ہے، جیسا کہ عبدالحق التر کمانی کے نسخ میں لکھا ہواہے۔ دیکھیے ص ۱۲۱

[11] حدثنا عاصم بن على قال: جميل عاصم بن على في حديث بيان كى، ثنا المسعودي عن عون بن عبدالله كها: بمين (عبدالرحمن بن عبدالله بن عن أبي فاحتة عن الأسود عن عتبه ) المعودي نے حدیث بیان کی، عبدالله أنه قال: إذا صلّيتم على أنهول فيون بن عبدالله (بن عتبه) ، النبي عَلَيْكُ فأحسنوا الصلاة عليه، أنهول ني ابوفاخة (سعيد بن علاقه) \_\_، انھوں نے اسود (بن پزید بن قیس) ہے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود ڈالٹیز) سے، انھوں نے فرمایا: جب تم نبی مَثَالِثَائِمُ بر درود پڑھوتوا چھے طریقے سے پڑھو کیونکہ تم نہیں المتقين و خاتم النبيين، محمد جانت كه ثايد الله أس آب ير پش كر دے۔لوگول نے کہا: آپ ہمیں سکھائیں، تو انھوں ( ابن مسعود طالعینہ ) نے فر مایا: کہو: اللهم اجعل صلاتك و رحمتك و بركاتك على سيد المرسلين و إمام المتقين و خاتم النبيين، محمدٍ عبدك و رسولك، إمام الخير و قائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقامًا محمودًا، يغبطه به الأولون والآخرون، اللهم صلّ على محمد و على آل محمد كما صلّيت على

فإنكم لاتدرون لعل ذلك يعرض عليه .قالوا:فعلمنا قال قولوا: اللهم اجعل صلاتك و رحمتك و بركاتك على سيد المرسلين و إمام عبدك و رسولك، إمام الخير و قائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقامًا محمودًا، يغبطه به الأولون والآخرون، اللهم صلّ على محمد و على آل محمد كما صلّيت على " إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمدو على آل محمد كما باركت على إبراهيم و[على] أل إبراهيم، إنك حميد مجيد.

🗨 اضافهارنسخ نضل الصلوة على النبي مَا لَيْزُ أَبِي عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَى الرَّمَاني (ص١٦٢)

ففنانل دُرود وسُلًا)

إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمدو على آل محمد كما باركت على إبراهيم وإعلى آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.

### 🕸 تحقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن ماجہ (۹۰۲) نے عبدالرحمٰن المسعو دی کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس میں وجہ صعف مسعودی رحمہ اللہ کا اختلاط ہے اور اختلاط سے پہلے اُن کا اس حدیث کو بیان کرنا ثابت نہیں ہے۔

ہمیں کی (بن عبدالحمد) الحمانی نے ثنا هشیم قال: ثنا أبو بلج: حدثنى صدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے يونس مولى بنى هاشم قال قلت حديث بيان كى ، كها: جمير الولي ( يجل بن لعبد الله بن عمرو أو ابن عمر: عليم) في حديث بيان كى (كما): محص بنو ہاشم کے مولی پونس نے حدیث بیان کی، قبال: البلهبير اجعل صبلواتك و اس نے كہاكه ميں نے عبدالله بن عمرويا ب كاتك ورحمتك على سيد عبدالله بن عمر ( وَالْنَهُمُ ) سي كها في مَا اللَّهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى المسلمين و إمام المتقين و خاتم پر درودكس طرح يرصنا ہے؟ انهول نے النبيين محمد عبدك و رسولك، فرمايا:اللهم اجمعل صلواتك و إمام الخير وقائد الخير، اللهم بركاتك ورحمتك على سيد ابعثه يوم القيامة مقامًا محمودًا المسلمين و إمام المتقين و خاتم يغبطه الأولون والآخرون وصل النبيين محمد عبدك و رسولك،

[ ۲۲] حدثنا يحيى الحماني قال: كيف الصلاة على النبي عَلَيْهُ ؟

## www.<del>ircpk.com www.ahlu</del>lhadeeth.net

على محمد و على آل محمد، كما إمام الخير و قائد الخير، اللهم صلّيت على إبراهيم وعلى آل ابعثه يوم القيامة مقامًا محمودًا يغبطه الأولون والآخرون وصل على محمد و على آل محمد، كما صلّیت علی إبراهیم و علی آل إبراهيم.

إبراهيم.

اس کی سندضعیف ہے۔ نيز د يکھئے جلاءالافہام (ص۱۳۳)

اس میں دووجہ ضعف ہیں:

اول: كيخيالحماني سخت ضعيف تفايه د كيھئے تقريب التہذيب (۷۵۹۱) دوم: یونس مولی بنی ہاشم کا تقدوصدوق ہونامعلوم نہیں ہے۔

[78] حدثنا عبد الله بن مسلمة ممين عبدالله بن مسلمه (القعنى) ن عن مالك عن نعيم بن عبد الله حديث بيان كى، انهول نے مالك (بن المجمر أن محمد بن عبد الله بن انس المدنى ) سے انھوں نے نعم بن زید الأنصاری \_ وعبد الله بن زید عبدالله انجم سے، اُصیں محمد بن عبدالله بن هو الذي كان رأى النداء في الصلاة زيدالانصاري فربيان كي ،عبدالله بن \_ أخبره عن أبى مسعود الأنصاري زير ( المُناتِينُ ) وه تح جنهول نے خواب ميں قال: أتانا رسول الله عَلَيْكُ في نمازي اذان ريكي تقي، أنهول (محد بن مجلس سعد بن عبادة، فقال بشيو عبدالله بن زيد) نے ابومسعود الانصارى ابن سعد: أمرنا الله أن نصلّى عليك (عقبه بن عمرو رالله أن نصلّى عليك (عقبه بن عمرو رالله أن نصلّى عليك

یا رسول الله! فکیف نصلّی علیك؟ جمارے پاس سعد بن عباده (مَنْ اللهُ) كي

ففَايِّلُ دُرود وسَلِّلُ 107

قىال: فىسكىت رسول الله عَلَيْكِ مَلِيلِهِ مَمْلِ مِين رسول الله مَنَاتِيَمْ تَشْرِيف لائِ توبشير بن سعد ( ﴿ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللللَّا الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الله نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ((قولوا:اللهم صلّ على محمد على البنائم آب يركس طرح درود يرصين؟ وعلى آل محمد كما صلّيت على فيجررسول الله مَا إِنَّيْنَا خاموش بوكَّة حَيَّ كه آل إبراهيم و بارك على محمد و جم نے بتمناكى كه (كاش) انھوں نے على آل محمد، كما باركت على آب سوال، ي نه كما بوتا يجررسول الله

((اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد كما صلّيت على آل إبراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد، كما باركت على إبراهيم في العالمين، إنك حميد مجيد والسلام كما علمتم.)) اورسلام اس طرح ہے جیسے مصیل علم ہے۔

حتى تمنينا أنه لم يسأله، ثم قال رسول الله عَلَيْسَهُ:

إبر اهيم في العالمين، إنك حميد مَلَّ اللَّيْ العَالمين، إنك حميد مَلَّ اللَّيْ المِ فَي ماما: كَهُو: مجيد والسلام كما علمتم.))

🛊 تعقیق 🏚 اس کی سند سیجے ہے۔

اسے ابوداود (۹۸۰) نے عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی سے اور مسلم (۲۰۲) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔ بیروایت موطأ امام مالک (روایة مجی ار۱۲۵، ۱۲۲) میں موجودیے۔

# vw<del>w.i<u>rcpk.com www.</u>ahlulhadeeth</del>.net

[ ۲۶] حدثنا محمود بن خداش ممیں محمود بن خداش نے حدیث بان کی، قال: ثنا جریر عن مغیرة عن أبی كها: تمين جرير (بن عبدالحمد) نے معشر عن إبراهيم قال قالوا: يا حديث بان كي، انهول نے مغيره (بن رسول الله! قد علمنا السلام مقسم ) سے، انھوں نے ابومعشر (زیادین کلیب ) سے ، انھوں نے ابراہیم (نخعی/ قسال: ((قسولوا: اللهب صلّ تابعی) سے، انھوں نے کہا: على [محمد] • عبدك و رسولك و لوكول ني كها: يارسول الله! بم ني آپير اهل بيته كما صلّيت على آل سلام (يرهنا/تشهديس) جان لياب، إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك پنآپ يردرودكس طرح يرهين؟ آپ باركت على إبراهيم، إنك حميد ((اللهم صلّ على محمد] عبدك و رسولك وأهل بيته كما صليت على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك عليه وإعلى أهل بيته كما

باركت على إبراهيم، إنك حميد

عليك، فكيف الصلاة عليك؟ عليه و[علي] • أهل بيتيه كيما في فرمايا: كهو: مجيد.))

### 🕸 تحقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن جربرطبری نے تفییر (۳۲؍۳۲؍۳۲) میں ابن حمید (ضعیف): ثنا جریعن مغیرة عن زیاد ( اکی معشر )عن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ د يکھئےجلاءالافہام (ص۱۳۳)

مجدد.))

اضافه از نسخه فضل الصلوة على النبي مَنْ النَّيْرِ المحقق عبد الحق التركماني (ص١٦٦-١١٧)

ففايل ذرود وسأل 109

بدروایت دووجہ سے ضعیف ہے:

اول: ییمرسل یعنی منقطع ہے اور اصول حدیث میں پیمقرر ہے کہ مرسل ومنقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔

دوم: مغيره بن مقسم مدلس تقے - ديڪيئے طبقات المدلسين (الفتح المبين ٤٠١/٣، ص٦٢) اصول حدیث میں بیمسلہ بھی مقرر ہے کہ مدلس کی عن والی روایت (غیر صحیحین میں ) نا قابل جحت ليعني ضعيف ہوتی ہے۔ ديكھيے مقدمه ابن الصلاح (ص٩٩)

[70] حدثنا سلیمان بن حوب میس سلیمان بن حرب نے مدیث بان قال: ثنا السرى بن يحيى قال: كى، كها: جميل سرى بن كحل نے حديث بان کی،کہا: میں نے حسن (بھری) سے ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْنِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى اللَّهَ وَ اللَّهَ وَ مَلْنِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى هذا السلام قد علمنا كيف هو تُسْلِيْمًا ﴾ بِشكالله في يرحمتين درود پڑھتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم صلواتك و بسر كساتك على آل آب (مَالَيْنَامُ ) يردرود يرهواورخوب سلام لوگوں نے کہا: یا رسول الله! بیسلام تو ہم جانة بين كهكي بالبذاآب بمين درود کس طرح پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ن فرمايا: كهو: اللهم اجعل صلواتك

سمعت الحسن قال: لما نزلت: النَّبِيُّ لِمَا يُقَالُهُ الَّذِيْنَ امَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ مَلْنِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيّ لَآيُّهَا سَلِّمُوْا تَسْلِيمًا ﴾ قالوا: يارسول الله! الَّذِيْنَ امَّنُوْا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا فکیف تامرنا أن نصلّی علیك ؟ نازل فرماتا باوراس كفرشة ني ير قال: ((تقولون:اللهم اجعل محمد كما جعلتها على آل مجيجور [الاحزاب:۵۲]نازل بوئي تو إبراهيم، إنك حميد مجيد .)) ففئانل ذرود وسلآ

و بركاتك على آل محمد كما جعلتها على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.

> 🕸 تعقیق 🚱 اس کی سندمرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د كيهيّ جلاءالافهام (ص١٣٣) اورمصنف ابن الى شيبه (٢/٨٠٥ ح٢ ٨٦٣)

ہمیں اسحاق (بن محمد )الفروی نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبداللہ بن جعفر (بن بن عبداللہ ) ابن الہاد سے ، انھول نے عبداللہ بن خیاب سے،انھوں نے ابوسعید الحذري ( خالتي؛ ) ہے، انھوں نے آل إبراهيم و بارك على محمد و كسطر تري هنا هي؟ آب فرمايا بم على آل محمد كما باركت على (كبو): (( اللهم صلّ على محمد عبدك ورسولك كما صلّيت على آل إبراهيم و بارك على محمد و على آل محمد كما باركت على إبراهيم.))

ثنا عبد الله بن جعفر عن ابن الهاد عن عبد الله بن خباب عن أبى جي ) نه صديث بيان كى، أس نه (يزيد سعيد الخدري قال قالوا: يا رسول الله! هذا السلام عليك قد ع فناه فكيف الصلاة ؟ قال: ((تقولون: اللهم صلّ على محمد فرمايا: لوكول نے كہا: يا رسول الله! اس عبدك ورسولك كما صلّيت على سلام كوتو بم ني بيجان ليا ہے، پس درود

[77] حدثنا إسحاق الفروي قال:

المتنق الله سيح ہے۔

إبراهيم.))

ففئانل دُرود وسَلَّل

اسےابن ماجہ(۹۰۳) نےعبداللہ بن جعفر کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی سند امام علی بن عبدالله المدینی کے والد عبدالله بن جعفر کے ضعیف ہونے کی وجہ سےضعیف ہے کیکن آنے والی حدیث میں دوثقہ راویوں نے اس کی متابعت کر رکھی ہے لہٰذا ہیروایت بھی صحیح ہے۔ دیکھئے صدیث: ۱۷

> [ 77] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: سعيد الخدري قال قلنا:

فكيف الصلاة عليك؟ قال:

((قولوا: اللهم صلّ على محمد ع، انهول نے كها: ، م نے كها: آل إبراهيم.))

تمیں ابراہیم بن حمزہ ( بن محمد بن حمزہ ثنا یعنی عبد العزیز بن أبی حازم و المدنی ) نے حدیث بان کی، کہا: ہمیں عبد العزيز بن محمد • عن يزيد يعنى عبد العزيز بن الى حازم اورعبد العزيز عن عبد الله بن خباب عن أبي بن محر (الدراوردي) نے مدیث بان کی، انھوں ( دونوں )نے سزید (بن عبداللہ بن يا رسول الله! هذا السلام عليك، الهاد) عرائهول في عبدالله بن خباب ہے، انھوں نے ابوسعید الحذری ( طالبُہ؛ )

عبدك ورسولك كما صلّيت على يارسول الله! يرآب پرسلام بالبذاآب إبراهيم و بارك على محمد وآل ير درودكس طرح يرِّهنا ہے؟ آپ نے محمد كما باركت على إبراهيم و فرمايا: كهو ((اللهم صلّ على محمد عبدك ورسولك كما صلّيت على إبراهيم و بارك على محمد و آل محمد كما باركت على إبراهيم و آل إبراهيم.))

🗨 عبدالحق التركماني كے نشخ مين " حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: حدثنا عبد العزيز \_ يعني ابن أبي حازم و عبد العزيز بن محمد عن يزيد" كلها بواي و كهيم ١٢٨

فعنابل ذرود وسأل

## اس کی سندسی ہے۔

اسے امام بخاری (۹۸ ۲۳۵۸، ۱۳۵۸) نے بھی ابراہیم بن حمزہ سے روایت کیا ہے۔

ہمیں علی بن عبداللہ ( المدنی ) نے حدیث بان کی ( کہا): مجھے محمد بن بشر (بن الفرافصه العيدي) نے حدیث بان کی ، کہا: ہمیں مجمع بن کچیٰ( الانصاری) القاضى: أراه عن أبيه، سقط من في حديث بيان كى ، انهول في عثمان بن (عبداللہ بن ) موہب سے ، انھوں نے قاضی ( اساعیل بین اسحاق/ صاحب کتاب) نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ انھوں حمید مجید وبارك على محمد ناسخ ابات مدیث بیان كى ، جس كا فرمایا: میں نے کہا: ما رسول اللہ! آب بر درودکس طرح براهناہے؟ آپ نے فرمایا: كهد ((اللهم صلّ على محمد كما صلّيت على إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم، إنك [حميد مجيد].))

[78] حدثنا على بن عبد الله: حدثني محمد بن بشر قال: ثنا مجمّع بن يحيى عن عثمان بن موهب عن موسى بن طلحة قال كتابى عن أبيه \_قال قلت: يارسول الله إكيف الصلاة عليك ؟ موى بن طلحه سع ـ قال ((قل: اللهم صلّ على محمد كما صلّيت على إبراهيم، إنك وعلى آل محمد كما باركت على فرميرى تاب سراقط موكيا بـ إبر اهيم، إنك [حميد مجيد].))

ففكالل ذرود وسألل 113

اسے نسائی (۳۸/۳ ح۱۲۹۱) اور احمد (۱۲۲۱) وغیر ہمانے محمد بن بشر سے اسی سند کے ساتھ موی ٰ بن طلحۂ ن ابیہ...الخ روایت کیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۹

ہمیں علی بن عبداللہ (المدین) نے حدثنا مروان بن معاوية قال: ثنا حديث بيان كي، كها: جمير مروان بن معاویہ (الفزاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثان بن حکیم ( بن عباد بن أخبرنى زيد بن خارجة \_ أخو بنى حنيف الانصارى ) نے مديث بيان كى، الحارث بن الخزرج \_ قال قلت: انهول نے خالد بن سلم ( الحزوج ) سے، انھوں نے موکیٰ بن طلحہ سے، انھوں نے عليك فكيف نصلّى عليك ؟ قال: كها: مجه بنوالحارث بن الخزرج ك بهاكي یارسول الله! ہم نے آپ پرسلام کا طریقہ جانُ ليا بهذا درود*ڪس طرح پرهي*س؟ آپ نے فر مایا: مجھ پر درود پڑھواور کہو: ((اللهم بارك على محمد و على آل محمد كما باركث على إبراهيم وآل إبراهيم ، إنك حميد مجيد .))

[79] حدثنا على بن عبد الله قال: عثمان بن حكيم عن خالد بن سلمة عن موسى بن طلحة قال: یا رسول الله! قد علمنا کیف نسلّم ((صلّوا عليّ و قولوا: اللهم بارك زيربن خارجه ن خبردي كهيس ن كها: على محمد و على آل محمد كما باركت على إبراهيم وآل إبراهيم، إنك حميد مجيد .))

اس کی سند صن ہے۔ اسے نمائی (۱۲۹۳ ت ۱۲۹۳) اور احمد (۱۲۹۱) وغیرہانے عثان بن حکیم کی سند ہے اور طبرانی (المعجم الکبیر ۲۱۸ر۲۱ ح ۵۱۴۳) نے ابوخلیفہ: ۔ ثناعلی بن المدینی..الخ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فضائل دُرود وسَلِلَ 114

[ ٢٠٠] حدثنا عبد الله بن مسلمة جميل عبدالله بن مسلمه ( القعنى ) ن عن مالك بن أنس عن عبد الله بن صديث بيان كى ، انهول نے ما لك بن انس أبى بكر بن محمد بن عمرو بن سے، انھوں نے عبداللہ بن الى بكر بن محمد حزم عن أبيه عن عمرو بن سليم بن عمرو بن حزم سے ، انھوں نے اسے اما النزرقى قىال: أخبرنى أبو حميد (ابو بكربن محمد بن عمرو بن حزم) سے، الساعدي أنهم قالو ١: يا رسول الله ! أنهول نے عمرو بن سليم الزرقي نهے، أنهول -كيف نصلّى عليك؟ فقال رسول الله ني كها: مجھ ابوميد الساعدى ( وَاللَّهُ ) ني عَلَيْكُ : ( قولوا: اللهم صلّ على خرري كدأن لوكون ني كها: يا رسول الله! محمد و أزواجه و ذريته كما مهم آب يركس طرح درود يرهيس؟ تو صلّيت على آل إبر اهيم وبادك رسول الله مَا يَثْيَرُ نِ فرمانا: كهو ((اللهم وبارك على محمد وأزواجه و ذریته کما بارکت علی آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

على محمد و أزواجه و ذريته كما صلّ على محمد و أزواجه و ذريته باركت على آل إبراهيم، إنك كما صلّيت على آل إبراهيم حميد مجيد.))

## اس کسندسی ہے۔

اسے بخاری (۳۳۲۹)مسلم (۷۰،۳) اور ابوداود (۹۷۹) وغیر ہم نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور بیموطأ امام مالک (روایة یجیٰ بن یجیٰ ار۱۷۵، روایة ابن القاسم: ساسبحقی ) میں موجود ہے۔

ففئال دُرود وسَلَّا

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بان محمد كما صلّيت على آل إبراهيم، اللهم بارك على آل محمد كما باركت على إبراهيم.))

۲۷۱ حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن زید عن أیوب کی ، کها: ہمیں جاد بن زید نے صدیث عن محمد عن عبد الرحمل بن بشر بان كى ، انعول نے ابوب (التختیانی ) ابن مسعود قال قيل: يا رسول الله! سے، انھوں نے محد ( بن سيرين ) سے أمرتنا أن نسلم عليك وأن نصلى أنهول نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود عليك وقد علمناكيف نسلم (الانصاري) عن انصول ني كها: كها كما عليك، فكيف نصلّي [عليك] • ؟ اے الله كے رسول! آپ نے ہميں حكم ديا قال: ((تقولون: اللهم صل على آل على آل على ردرود محمد كما صلّيت على آل يرهيس، ممن آپ يرسلام كمناتوجان ليا إبراهيم، اللهم بارك • على آل ہے، پس درودكس طرح يرهيس؟ آپ محمد كما باركت على إبراهيم .)) فرمايا: كهو(( اللهم صلّ على آل

تعقیق صیح ہے۔اے ابن جریرالطبر ی نے تغییر (۳۲،۲۲) میں صیح سند کے ساتھ ابوب السختیانی سے روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں انقطاع کا شبہ ہے لیکن امام نسائی ( ۳۷/۲ ح ۱۲۸۷) نے اسے عبدالو باب بن عبدالهجيد: حدثنا مشام بن حسان عن محمد ( بن سيرين ) عن عبدالرحمٰن بن بشر (بن مسعود)عن الى مسعودالا نصاري (عقبه بن عمرو) طالنين كي سند سے روايت كيا ہے-

- اضافهازنسخفشل الصلوة على النبي مَا اللَّذِي مَا اللَّهِ تَقْتِ عبد الحق التركماني (ص١٤١)
- عدالحق التركماني كے نفخ مين وبادك على آل محمد "بـد كيميم اكا

فعناني ذرود وسرأأ

کانده کا امام علی بن المدین نے فرمایا: شام کی محد (بن سیرین) سے حدیثیں سیج ہیں۔ دیکھنے کتاب الجرح والتعدیل (۹ر۵۵ وسندہ صحیح) اورانفتے کمبین (ص۲۷)

[۷۲] حدثنا مسدد قال: يزيد بن ممين مسدونے حديث بان كى ،كها: ہمين زریع قال: ثنا ابن عون عن محمد پزیر بن زریع نے مدیث بان کی ، کہا: ابن سیرین عن عبد الوحمن بن مهمیں (عبداللہ) این عون نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے، اللهم بارك على محمد كما فرمايا: كهو ((اللهم صلّ علي محمد كما صلّيت على آل إبراهيم اللهم بارك على محمد كما باركت على آل إبراهيم.))

بشر بن مسعود قال قالوا: یارسول الله!قد علمنا کیف نسلم انهول نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود سے عليك فكيف الصلاة عليك ؟ قال: كه لوگول نے كہا: يا رسول الله! بم نے ((قولوا • : اللهم صلّ على محمد آپ يرسلام كهناتو جان ليا بي آپ ير كما صلّيت على آل إبراهيم، درودكس طرح يرهيس؟ آپ (مَالَيْكِمْ)

الم تعتیق کی مدیث ہے۔

باركت على آل إبراهيم.))

اسے نسائی (عمل الیوم واللیلہ :۵۱،السنن الکبریٰ:۹۸۷۹) نے برزید بن زریع کی سند ہےروایت کیا ہے۔ د تکھئے حدیث سابق: ا

اصل مین 'قالوا' 'حیسے گیاہے، جبر عبدالحق التر کمانی کے نسخ مین 'قولوا ' ' ہے (ص۱۷) اور یہی صحیح

ففايل دُرود وسَلِلَ 117 E

ہمیں نصر بن علی (اجہضمی ) نے حدیث بان کی ،کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ (بن عبدالاعلیٰ بان کی،انھوں نے محمد (بن سرین) ہے، انھول نے عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود ہے، انھوں نے کہا: ہم نے کہایا، نبی مَثَالِثَیْمُ سے کہا گیا کہ میں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا يرهيس؟ آب نے فرمایا: کہو(( اللهم صلّ على آل محمد كما صلّيت على آل إبراهيم ، اللهم بارك على محمد كما باركت على آل إبراهيم.))

[٧٣] حدثنا نصر بن على قال: ثنا عبد الأعلى قال: ثنا هشام عن محمد عن <sup>●</sup> عبد الوحمل بن بشو البصرى السامى) نے مدیث بان كى ، كها: ابن مسعود قال قلنا أو قيل للنبي جميل بشام (بن حان) نے مديث عَلَيْكُ : أمرنا أن نصلّى عليك و نسلم عليك، فأما السلام فقد عرفناه ولكن كيف نصلّي عليك؟ قال: ((تقولون: اللهم صلّ على آل محمد كما صلّيت على آل كياباورسلام كيخ كابهى ،سلام توجم ن إبراهيم، اللهم بارك على محمد بيجان ليا كيكن آب ير درودكس طرح كما باركت على آل إبراهيم.))

## المتعنق الله صحيح مديث ہے۔ د تکھئے حدیث سابق: اے

ا فائده ها تقدى زيادت مقبول هوتى بالبذا الركوكي تقدراوي متصل بيان كرياور المنتقل بيان كرياور دوسرے ثقہ راوی مرسل ومنقطع بیان کریں تو روایت معلول نہیں ہوتی الایہ کہ محدثین کرام بالإجماع کسی روایت کومعلول قرار دیں۔

• اصل مین 'محمد بن عبد الرحمٰن "جهب گیاے، جبر عبدالحق الر کمانی کے نیخ مین 'محمد عن عبد الوحملن "ع (و كھيم ١٤٣) اوريكي ہے۔

# 🛚 دُرود کے بغیر دعامعلق رہتی ہے 🏿

[٧٤] حدثنا سليمان بن حوب مهيس سليمان بن حرب نے مديث بان کی ، کہا: ہمیں عمرو بن مسافر نے حدیث شیخ من أهلی قال: سمعت سعید بیان کی (کہا): مجھے میرے خاندان کے ابن المسيب يقول: ما من دعوة لا ايك شيخ في صديث بيان كى ، كها: يس في يصلّى على النبي عُلَيْكَ قبلها إلا سعيد بن المسيب (رحمه الله) كوفرمات كانت معلقة بين السماء والأرض. بوئ سنا: حس دعا مين يهلي نبي مَالنَّيْظِ ير درود نه پڑھا جائے تو وہ آسان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔

قال: ثنا عمرو بن مسافر:حدثني

م تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھنے جلاء الافہام (ص۱۳۲،۱۳۳) بەردايت دودجەسےضعیف ہے:

اول: عمروبن مسافر (عمر بن مساور) مجروح راوی ہے۔ (دیکھے سان المیز ان۱۸۰۸ ۳۳۰) دوم: خاندان کاشخ مجہول العین ہے۔

### [ درودصرف انبیاء کے لئے ہے]

[٧٥] حدثنا عبد الله بن عبد ممين عبدالله بن عبدالوباب نے مديث الوهاب قال: ثنا عبد الرحمن بن بيان كى ، كها: جمير عبد الرحل بن زياون زیاد: حدثنی عثمان بن حکیم بن صدیث بیان کی (کہا): مجھے عثمان بن حکیم بن عماد بن حنیف نے حدیث بیان کی ،

عباد بن حنيف عن عكرمة عن ابن عباس أنه قال: لا تصلّوا صلاة على انهول نعكرمه (مولى ابن عباس) ....

### /ww<u>.ircpk.com</u> www.ahlul<u>hadeet</u>h.net

يدعي للمسلمين والمسلمات عين انهول نے فرمایا: نبي مَا اللَّهُ مُمَّا كَامُونُ عَلَيْهِ مُعَالِمُ اللَّهُ مُعَالِم کسی پربھی ( خاص اور انفرادی ) درود نه یڑھو،لیکن مسلمان مردوں اورعورتوں کے کئے استغفار کی دعا کی جاتی ہے۔

أحد إلا على النبي عَلَيْكُ ولكن أَصول في (عبدالله) ابن عباس ( والنَّفَةُ ) بالاستغفار.

### 🕸 تعقیق 🏚 اس کی سند میں نظر ہے۔

اسے طبرانی (الکبر ۱۱۸۵۳ ح۱۱۸۱۳) اور عبد الرزاق (۲۱۲/۲ ح ۳۱۱۹) وغیرہا نے سفیان توری عن عثان بن حکیم کی سند سے روایت کیا ہے۔اگر عبدالله بن عبدالوہاب سے مراد ابوم را تجی البصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن زیاد سے مرادالرصاصی ہیں تو پھر پیسندھیج ہے۔ ابن الی شیبه (۱۹/۲ م ۱۷۱۸) نے سیج سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس والنواز يَفْلَ كِيا: " ما أعلم الصلاة تنبغي من أحد على أحد إلا على النبيءَالسِّلْمُ " میرےعلم کےمطابق نبی مَثَافِیْتِم کےعلاوہ کسی بر( خاص اورانفرادی طوریر ) درود پڑھنا جائز نہیں ہے۔ [بعض الناس کا خیال ہے کے عبدالرحمٰن بن زیاد ہے مرادعبدالواحد بن زیاد ہے۔واللہ اعلم]

الناس من القصاص قد أحدثوا[من] • لوگول میں سے پچھاوگ آخرت کے اعمال

[٧٦] حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة جمين ابوبكر بن الى شيبه في حديث بيان قال: ثنا حسین بن علی عن جعفر بن کی ،کہا: ہمیں حسین بن علی ( انجھی ) نے برقان قال: کتب عمر بن عبد العزيز: حديث بيان کى، انھول نے جعفر بن أما بعد! فإن أناسًا من الناس قد برقان سے ، انھول نے کہا: عمر بن التمسوا الدنيا بعمل الآخرة و إن عبرالعزيز (رحمه الله) في لكها: اما بعد!

 اصل مین 'فی الصلاة ''حیب گیا ہے، جبر عبد الحق التر کمانی کے نسخ میں 'من الصلاة '' ہے (ص۲۷) اوریمی ہے۔

ففنانل ذرود وسلل

الصلاة على خلفائهم و أمرائهم عدل سے دنیا جائے ہیں اور لوگوں میں سے ررهیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرس اور اس کے علاوہ دوسری ہاتیں حيور دس\_

صلاتهم على النبي عَلَيْكُ فإذا جاء ك بعض قصه كوخطيبول في ايخ خلفاء وامراء كتسابسي هدذا فسمسرهم أن تكون كے لئے نبي مَثَالِيَّةِ الم يردرود جيسے درودكوا يجاد صلاتهم على النبيين و دعاؤهم كرليا بالبزاجب ميرايه خطتمهارك للمسلمين عامة ويدعوا ما سوى ياس ينجي توانھيں حكم دوكه وه نبيوں ير درود ذلك.

# اس کی سندھیجے ہے۔

بدروایت مصنف ابن انی شیبه (۱۳۱۸ میل ۳۵۰۸۳) میں موجود ہے۔

# [غيرنبي ير 'صلى الله'' كاستعال اوراس كامفهوم]

عوانة عن الأسود بن قيس عن نبيح كي ،كها: بمين ابوعوانه في مديث بيان العنزي عن جابر بن عبد الله:أن كى، انھول نے اسود بن قيس سے، انھول امرأة قالت: يارسول الله! صلّ على في العزى ند ، انهول ن جابر بن

وسلم) فقال: ((صلّى الله عليكِ و الكورت نه كها: يارسول الله! آب محص یراور میرے شوہر پر درود پڑھیں (لیعنی

[٧٧] حدثنا حجاج قال: ثنا أبو ممين حجاج (بن منهال) نحديث بيان و على زوجى (صلى الله عليك 🐧 عبدالله (مُثَاثِينُ ) ــــ: على زوجك.))

**ا** اصل مین علیه و سلم " ب جبر عبرالحق التر کمانی کے نسخ مین علیك و سلم " ب ر (د كيهي س ١٤١)

فعنانل ذرود وسكل

ہمارے لئے دعا کریں) (صلی الله علیک وسلم) توآب نے فرمایا: ((صلی الله عليكِ و عللی ذو جك )) الله تجھ پراور تیرے شوہریردھم کرے۔

### اس کی سندسی ہے۔

اسے ابو داود ( ۱۵۳۳) اور احمد ( ۳۹۷۳) وغیر ہمانے ابوعوانہ وضاح بن عبداللہ البشكري كي سند سے روايت كيا ہے۔ حافظ ابن حبان نے اسے سيح قرار ديا ہے۔ د تکھئےموار دانظمآن (۱۹۵۰–۱۹۵۲)

٧٨٦ حدثنا سليمان بن حرب قال:

ہمیں سلیمان بن حرب نے مدیث بیان ثنا حماد بن زید عن أيوب عن كى ، كها: بميں حادين زيد نے مديث محمد: أنه كان يدعو للصغير و بيان كي، أنحول نے ايوب (التخياني) يستغفر كما يدعو للكبير فقيل له: عن انهول فحد (بن سيرين رحم الله) إن هذا ليس له ذنب ؟ فقال: النبي عن : وه چمو ل يج ك ل ح دعا عَلَيْكُ قد غفر الله له ما تقدم من واستغفار كرتے تے جس طرح برے ك ذنبه و ما تأخر و قد أمرت أن لئے دعاواستغفار کرتے تھے۔ پھر آتھیں کہا گیا: اس کا تو کوئی گناہ نہیں ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: نبی مَزَاتِیْتُ کی اگلی اور سیجیلی اجتهادی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں اور مجھےآپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیاہ۔

تحقیق اس کی سند سی ہے۔

أصلّى عليه .

ففناني ذرود وسكل

# [تلبیہ(لبیک) کے بعد درود پڑھنا]

[ ۷۹] حدثنا یعقوب بن حمید بن ممیں یعقوب بن حمد بن کاسب نے كاسب قال: ثنا عبد الله بن عبد الله حديث بان كى ، كها: جمير عبدالله بن الأموي عن صالح بن محمد بن عبدالله الاموى نے مدیث بیان كى ، انھوں نے صالح بن محمد بن زائدہ سے ، سمعت القاسم بن محمد يقول: اس نے كہا: ميں نے قاسم بن محمد (بن الى كان يستحب للرجل إذا فرغ من كر) كوكت بوت نا: آدمى جب لبيك تلبيته أن يصلّى على النبي عَلَيْكُ . كُمْ سے فارغ ہو تو اس كے لئے منتحب سے کہ وہ نبی مَالیظِم سر درود يره\_

زائدة قال:

### اس کی سندضعیف ہے۔

اسے دارقطنی (۲۳۸/۲ ح ۲۴۸۵) نے یعقوب بن حمید کی سندسے روایت کیا ہے۔ نيز د تکھئے جلاءالا فیہام (ص۱۳۲) ۔

> اس میں صالح بن محمد بن زائدہ المدنی اللیثی ضعیف ہے۔ د کیھئے تقریب التہذیب (۲۸۸۵) اور سنن الی داود (۱۳۱۷ تحقیقی) اورعبدالله بن عبدالله الاموى لين الحديث (يعني ضعيف) تها -

(د کھئےتقریبالتہذیب:۳۴۱۹)

ففئال دُرود وسَلِلَ

# [مساجد کے پاس سے گزرتے وقت درود پڑھنا]

ہمیں کچیٰ بن عبدالحمید (الحمانی) نے الحميد قال: ثنا سيف بن عمر صديث بإن كي، كها: بميں سيف بن عمر التميمي عن سليمان العبسى عن الميمى نے مديث بيان كى ، اس نے على بن حسين قال: قال على بن سليمان (بن الى المغيره) العبسي (الكوفي) أبي طالب د ضبي الله عنه:إذا مو دتيم سيے، أس نے على بن حسين ( رحمہ اللہ) بالمساجد فصلّوا على النبي عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْ اللهِ عَلَيْ بن الى طالب طالنیٰ نے فرماما: جے تم مسجدوں کے پاس سے گز روتو نبی منالفیظم پر درود بر معو۔

[۴۰] حدثنا يحيى بن عبد

اس کی سند تخت ضعیف ہے۔ (نیز دیکھے تفسیر ابن کثیر ۲۲۱۸) يحيٰ بنعبدالحمدالحماني سخت مجروح تھا۔

و كي تقريب التهذيب (١٩٥٥ و لفظه: حافظ إلا أنهم اتهموه بسرقة الحديث) سیف بن عمر المیمی ضعیف الحدیث اورضعیف فی التاریخ تھا۔اس پر جرح کے لئے د كيهيئ تهذيب التبذيب (٢٩٨-٢٩٦) وكتب الجرومين.

سیدناعلی بن حسین رحمه الله ( زین العابدین ) کی سیدناعلی ڈالٹیو یسے ملاقات ثابت نہیں ہےلہذا بہ سندمنقطع بھی ہے۔

### <sub>[</sub>صفااورمروه بردرود]

[ ١٨] حدثنا عارم بن الفضل قال: تهمين عارم (محمر) بن الفضل (السدوس) ثنا عبد الله بن المبادك قال: ثنا في حديث بان كي ، كها: جميل عدالله بن زكريا [عن الشعبي] • عن وهب البارك نے مديث بيان كى ، كها: ممين ابن الأجدع قال: سمعت عمر بن زكريا (بن الي زائده) نے مديث بيان کی، (انھوں نے عامر بن شراحیل اشعبی بالبيت سبعًا و صلّوا عند المقام ے) انھوں نے وہب بن الا جدع ہے، رك عتين شم أتوا الصفا أنحول ني كها: مين نعمر بن الخطاب ( طَالِنَّهُ ) كو فرماتے ہوئے سنا:جب تم ( مکه ) آؤتوبت الله کے سات چکر لگا کر طواف کرو اور مقام ابراہیم کے یاس دو وصلاته على النبي غَلِيْكُم، و مسألة للمحتين يرْهو پهرصفاير آؤ توولال كر بهو حاؤجہاں سے تنہمیں بیت اللّٰدنظر آئے کھر سات تکبسریں کہو، ہر دو تکبسروں کے درميان الله كي حمد وثنا اور نبي مَثَا يَأْتُهُمْ ير درود ہے اور اینے لئے دعا مانگو، مروہ پر بھی اسی طرح کرو۔

الخطاب يقول: إذا قدمتم فطو فوا فقوموا[عليه] • من حيث ترون البيت فكبروا سبع تكبيرات [بين کل تکبیر تین حمد لله و ثناء علیه لنفسك، و على المروة مثل ذلك.

اس کی سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھے جلاء الافہام (ص ۲۷۹،۱۳۷)

🚺 اضافهازنسخ نضل الصلوة على النبي مَمَّ اللِيْرَةِ بحقيق عبدالحق التركماني (ص٩٩)

ففئاتل دُرود وسَلًّا)

اسے امام بہی (۹۳/۵) نے جعفر بن عون: أنبأنا زكريا بن أبي زائدة... الخ كى سندے بیان کیا ہے۔ عارم السد وی رحمہ الله پراختلاط کا الزام مردود ہے۔ زكريا بن الى زائده مدلس تقے۔ ديكھئے طبقات المدلسين مع افتح المبين ( ١٣٨٧ ص ۳۸) اور فتح الباري (۹ مره ۲۰ تحت ح ۵ ۵ م ۵ ) اور بيروايت عن سے بهذا ضعيف ہے۔ نيز د يكھيئ مصنف ابن الي شيبه (١٠/٠ ٣٥ - ٢٩٦٢٩)

### ہمسجد میں داخل ہوتے وقت درود ۲

[ ١٦] حدثنا يحيى بن عبد الحميد جميل يجل بن عبدالحميد ( الحماني ) في حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عبد الله بن الحسن عن أمه فاطمة محمد (الدراوردي ) نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن الحسن سے ، انھوں انھوں نے نبی مَنَافِیْنِم کی بیٹی فاطمہ (وٰالْفِیْا) رسول الله، اللهم صلّ على محمد في محصفر مايا: جبتم معجد مين واظل موتو وعلى آل محمد و اغفولنا و سهل كهم: بسم اللُّسه والسّلام على لنا أبواب رحمتك، فإذا فرغت رسول الله، اللهم صلّ على محمد فقولي مثل ذلك غير أن قولي: و وعلى آل محمد و اغفرلنا و سهل لنا أبواب رحمتك. پيرجب (نماز سے ) فأرغ ہو حاؤ تواسی طرح کہہ سوائے اس ككر وسهل لنا أبواب فضلك"

قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عن بنت الحسين عن فاطمة بنت النبي عَلَيْكُ قَالَت: قَالَ لَى رسولَ اللَّه نِهُ ابْنِي مَالَ فَالْحُمِهُ بِنْتَ الْحَسِينَ سِيءُ مَلِيلَهُ: ((إذا دخـلت المسجد فقولى: بسم الله والسلام على عيه ، أنحول ني كما كدرسول الله مَاللَّيْمُ إِ سهل لنا أبواب فضلك .))

فعناني ذرود وسراك

### 🕸 تحقیق 🏽 اس کی سنرضعیف ہے۔

اسے ترندی ( ۳۱۴) ابن ماجہ (۷۷۱) اوراحمہ (۲۸۲٬۲۸۲۷) وغیرہم نے عبداللہ بن الحن کی سند ہے روایت کیا ہے۔

ا مام تر مٰدی نے فرمایا: اور اس کی سند متصل نہیں ہے، فاطمہ بنت الحسین وٹائٹیؤ نے فاطمۃ الكبرى فرانغيُّ (بنت رسول الله مَثَالِثَيْمُ ) كُونِيس يايا -

منقطع روایت کوحسن قر ار دیناغلط ہوتا ہے ، إلا يہ کہاس کاحسن شاہدِ یا متالعت مل جائے ۔

اس سے بناز کردیت ہے۔ (۱۳)س سے بناز کردیت ہے۔

🕝 عبدالعزيز بن محمد الدراور دي سے اسے مویٰ بن داود نے بھی بیان کیا ہے۔ د کیھئے حافظ ابن حجر کی کتاب: نتائج الا فکار (۱۸۳۸)

عن عبد الله بن الحسن عن أمه حديث بيان كى ، كها: ممس قيس (بن الربيع) فاطمة ابنة الحسين عن فاطمة نو مديث بيان كى، أس فعبدالله بن بنت النبي عَلَيْكُ قالت قال لي الحن سے، انھوں نے اپنی ماں فاطمہ بنت رسول الله عَلَيْنَ ( يا بنية إإذا الحسين سے، انھول نے نبی مَالَيْنَام كى بينى دخلت المسجد فقولى: بسم الله فاطمه (ولله عنه العول نے كہاكه والسّلام على رسول الله، اللهم رسول الله مَا اللهُ عَلَيْمَ ن مجمع فرمايا: اعمرى صلّ على محمد وعلى آل محمد، بيني!جبتممسجدين داخل بوتوكهد: اللهم اغفرلنا وارحمنا وافتح لنا بسم الله والسّلام على رسول الله، أبواب رحمتك .))

[ ٨٣] حدثنا يحيى قال: ثنا قيس جميل يجي (بن عبدا لحميد الحماني ) ن اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد، اللهم اغفرلنا وارحمنا و افتح لنا أبو اب رحمتك.

اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د تکھئے حدیث سابق:۸۲

مثل ذلك .

ففناني ذرود وسلل

[ ٨٤] حيد شنبا ين عبيد مهمين يخلي بن عبد الحميد بن (الحماني) نے الحميد قال: ثنا شريك عن ليث صديث بان كى، كما جميل شرك (بن عن عبد الله بن الحسن عن أمه عبدالله القاضي) نے مدیث بان کی، فاطمة بنت الحسين عن فاطمة انھوں نے (عن کے ساتھ) لیت (بن بنت النبي عُلِيلًه عن النبي عُلِيله الى سليم ) سے ، أس في عبد الله بن الحس سے، انھوں نے اپنی مال فاطمہ بنت الحسين سے، انھوں نے نبی مَثَالِثُامِ کی بیٹی (سیدہ) فاطمہ (خانفیا) سے ، انھوں نے نی مَالْیُظِم سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

127

### 🕸 تعقیق 🍓 اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ د مکھئے حدیث سابق:۸۲

[ ٨٥] حدثنا سليمان بن حوب ميسليمان بن حرب نے مديث بيان قال: ثنا شعبة عن أبي إسحاق قال: كي، كما: تهميل شعبه (بن الحاج) ني سمعت سعید بن ذی حدان قال: حدیث بان کی، انھوں نے ابو اسحاق قلت لعلقمة: ما أقول إذا دخلت (عمروبن عبدالله السبعي) عيم، انهول نے المسجد؟ قال: تقول: صلّى الله و كها: مين نے سعد بن ذي حدان سے سا ملائكته على محمد، السلام عليك كم مين نے علقمه (بن قيس بن عدالله) أيها النبي ورحمة (الله و بركاته) . عيكها: جب مين محيد مين داخل بون توكيا

فطابل دُرود وسَلًّا)

کہوں؟ انھوں نے کہا: کہہ صلّی اللّٰہ و ملائكته على محمد، السلام عليك أيها النبي ورحمة (الله و بر کاته).

### و تحقیق اس کی سندضعیف ہے۔

اسے ابن الي شيبه (المصنف ١٠١٥ - ٢٥ ٢٩٥) في سفيان الثوري عن الي اسحاق کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۷) سعید بن ذی حدان مجہول (الحال) راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۲۳۰۰)

ہمیں عارم (محمد ) بن الفضل (السدوس) ملائكته على محمد، السلام عليك أيها النبي و رحمة الله .

[ ٨٦] - حدثنا عارم بن الفضل قال: ثنا حماد بن زید عن منصور [(بن) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید المعتمر ] ● عن يزيد بن ذي حدان نے حديث بيان كى، انھول نے منصور قال: قلت لعلقمة: يا أبا شبل!ما (بن المعتمر بن سليمان) عن انهول في أقول [إذا] • دخلت المسجد؟ يزيد بن ذي مدان ع، اس ني كها: مي قال تقول: صلّى الله و ملائكته في علم (بن قيس) علما: الدابوشيل! على محمد، السلام عليك أيها جب مين مجديين داخل بول توكيا كهول؟ النبي و رحمة الله قال قلت: من أنهول في كها: كهو صلى السلام و حدثك؟ أنت سمعته؟ قال: لا، حدثنيه أبو إسحاق الهمداني.

 اصل مین امنصور عن أبیه "ب،جبه عبدالحق التر کمانی کے ننخ میں اُی طرح ہے جس طرح ہم نے متن میں کھاہے۔ دیکھیےص ۱۸۵

📭 اضافه ازنسخ فضل الصلولة على النبي سَزَاتَةُ بَلَم بتَقْتِي عبدالحق التركماني (ص١٨٥)

ففناتل دُرود وسَلاً)

میں نے کہا: یکس نے آپ و بتایا ہے؟ کیا آپ نے اسے (کسی سے ) سنا ہے، انھوں نے کہا: نہیں، مجھے ابو اسحاق الهمد انی (عمرو بن عبدالله اسبیعی )نے بتایا

-4

🕸 تحقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔ یز بدین ذی حدان مجبول راوی ہے،اُس کے حالات کہیں بھی نہیں ملے۔ نيز و تکھئے حدیث سابق:۸۵

# <sub>[</sub>صفاومروه پرتکبیرات اور درود کاامهتمام]

وهو علٰي کل شي قدير. ثم يصلّي المروة نحو ذلك.

[ ٨٧] حدثنا هدبة بن خالد قال: بمين هدبين خالد نع مديث بيان ك، ثنا همام بن یحیی قال: ثنا نافع أن کہا: ہمیں ہام بن یجی نے مدیث بیان [ابن] • عمر كان يكبر على الصفا كى، كها: بميس نافع (مولى ابن عمر طالفية) ثلاثًا، يقول: لا إله إلا الله وحده لا في صديث بيان كى كم بيشك (ابن) شريك له، له الملك و له الحمد، عمر ( والنين ) صفا ( كي يهاري) يرتين دفعه تكبير كهتي (اور) فرمات: لا إله إلا على النبي عَلَيْكُ ثم يدعو و يطيل الله وحده لا شريك له، له الملك و القيام و الدعاء ثم يفعل على له الحمد، وهو على كل شي قدير 1 ایک اللہ کے سوا کوئی النہیں ،اس کا کوئی

🚺 اضافه ازنسخ فضل الصلوقة على النبي مَمَّاللَّهُ عَلَى عَمَّاللَّهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللهِ عَلْمِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ ع

ففئايل دُرود وسَلًّا) 130

شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہےاور اُسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ] پھر نبی مَنَا تَنْظِم پر درود براجتے پھر لمبا قیام کرتے ہوئے دعا کرتے رہتے۔ پھرم وہ یربھی اسی طرح کرتے تھے۔

### 

نيز د يكھئے جلاء الافهام (ص ٧٦٩) اورمصنف ابن ابی شيبه (١٠١٠ ٣٥ ٢٣٥٠)

# <sup>-</sup>تکبیراتعیداوردرود <sub>۲</sub>

جمیں مسلم بن ابرہیم ( الازدی قال: ثنا هشام بن أبى عبد الله الفراهيري) نے حديث بيان كى، كها: ہمیں ہشام بن ابی عبداللہ الدستوائی نے سليمان • عن إبراهيم عن علقمة صديث بيان كى، كها: بمين حماد بن الى أن ابن مسعود و أبا موسى و سليمان نے مديث بيان كى ، انھول نے ابراہیم (نخعی) سے،انھوں نے علقمہ (بن قبل العيديومًا، فقال لهم: إن هذا تيس تحمي ) سے: (عبدالله) ابن مسعود، العيد قد دنا، فكيف التكبير فيه ؟ ابوموى (الاشعرى) اورحذيفه (بن اليمان قال عبد الله: تبدأ فتكبر تكبيرة / شائنم كي ياس وليد بن عقب عيد سے تفتح بالصلاة 🕫 و تحمد ربك و ميلي ايك دن آيا توانحين كها: پيعيد قريب

[ ٨٨] حدثنا مسلم بن إبر اهيم الدستوائي قال: ثنا حماد بن أبي حذيفة خرج عليهم الوليد بن عقبة

 اصل میں سلیمان کے بحائے سلمان حیب گیا ہے ۔ تھیجے کے لئے دیکھنے فضل الصلو ۃ علیٰ النبی مئاؤیئے مجتقیق ، عبدالحق التر كماني ص١٨١ 🕥 التر كماني كے نسخ مين" تفتتح بها الصلاة " ہے۔ د كيھيم ١٨٦

ففنابل دُرود وسَلَل 131

تصلّی علی النبی محمد عُلَالله، ثم بالنداس بر مرس طرح ب؟ تدعو و • تكبر، و تفعل مثل ذلك، عبرالله (بن مسعود واللين ) نفر مايا: ابتداء ثم تکبر و تفعل مثل ذلك، ثم تكبر مين تكبير افتتاح كهوجس كے ساتھ نماز و تفعل مثل ذلك، ثم تقرأ، ثم تكبر شروع موتى باوررب كاحد بيان كرواور و تس كع، ثم تقوم فتقرأ و تحمد نبي محمد مَا لِيَّتِيْمُ ير درود يرْهو پهر دعا ما كُواور ربك، و تصلّی علی النبی محمد تكبیر كهواوراس طرح كرو\_ پهرتكبیر كهواور عَلَيْكُ ، ثم تدعو و تكبر الله و تفعل اس طرح كرو پهرتكبير كهواوراس طرح كرو پهرقراءت کرو پهرتکبير کهواور رکوع کرو پهر (سحدے ہے )اٹھوتو قراءت کرواوررپ فقال: حذيفة و أبو موسى: صدق كي حد بيان كرو اور نبي محمد مَنَا يُشْيَام بر درود پڑھو پھر دعا کرواوراللہ کی تکبیر کہواوراس طرح کرد پھرتگبیر کہواورای طرح کرد پھر رکوع کرو\_

تو حذیفہ اورا پومویٰ ( طاقتُمُنا )نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (عبدالله بن مسعود طالنيه) نے سے کہاہے۔

مثل ذلك، ثم تكبر و تفعل مثل ذلك، ثم تركع.

أبو عبد الرحمن.

🕸 تحقیق 🚳 اس کی سندضعیف ہے۔ اسے پیمقی (۲۹۱/۳) نے مسلم بن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ نيز د مکھئے انجم الکبرللطبر انی (9 را۳۵ ح ۹۵۱۵ )اورتفسير ابن کثير ( ۲۲۸ روقال : "اسناده چي"!)

🗨 اصل مین' او ''ے۔ تصحیح کے لئے دیجھے فضل الصلو ۃ علیٰ النبی مَزَاتِیْزَا بتحقیٰ عبدالحق التر کمانی ص ۱۸۷

ففئال ذرود وسكل

اس میں دووجہ ضعف ہیں:

اول: ابراہیم انتخی مدلس تھے۔( دیکھئے انفتح آمہین ص۳۳) اور سندعن سے ہے۔ دوم: حماد بن الى سليمان مركس تقيه (ديمين الفتح المبين ص ٣٨) اورسند عن سي ب اں سلسلے کی دیگرضعف روایات کے لئے دیکھئے میری کتاب انو ارانسنن فی تحقیق آ ثارالسنن (ح٩٩٥\_٩٩٩)

> الحديث عن خالد بن الحارث عن هشام فقال فيه: ثم تكبر فتركع. فقال حذيفة والأشعرى: صدق أبو عبد الرحملن.

[ ٨٩] حدثنا على بن المديني بهذا جمين على بن المديني نے برحديث بيان کی، خالد بن الحارث سے ،انھوں نے ہشام (بن ابی عبد اللہ الدستوائی) ہے.. تو اس (روایت) میں کہا: پھرتم تکبیر کہو تو رکوع کرو، کھر جذافیہ اور (ابو مویٰ) الاشعرى (﴿النُّهُ ﴾) نے فر مایا: ابوعیدالرحمٰن (عبدالله بن مسعود طالعين )نے سيج كہاہے۔

# من اس کی سند ضعیف ہے۔ و کی صفح مدیث سابق: ۸۸

### <sub>7</sub>نماز جنازه میں درود <sub>۲</sub>

[ • 9 - حدثنا سلیمان بن حرب قال: جمیس سلیمان بن حرب نے صدیث بیان ثنا حماد بن سلمة عن عبد الله بن كى، كها: تمين حماد بن سلمه نے حديث أبى بكر قال: كنا بالخيف و معنا يان كى، انهول نے عبد الله بن الى بكر عبد الله بن أبي عتبة، فحمد الله و ﴿ عِنْ الْعُولِ فِي كَهَا: بهم (مثى / مكه) مين أثنى عليه و صلّى على النبي عَلَيْكُ فَيْفُ (ايك مقام) كے ياس تھے اور

133 ففالل دُرود وسُلُل

ہمارے ساتھ عبد اللہ بن ابی عتبہ تھے۔ انھوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی مَثَاثِيَّةٍ مِمْ يردرود يرِه ها اور دعا ئيس مانگيس پھر ۖ اٹھ کرہمیں نمازیڑھائی۔

ﷺ اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص١٣٦) بعض علماء کا خیال ہے کہ عبداللہ بن الی بکر سے مرادعبیداللہ بن الی بکر بن انس بن ما لک ہے۔

[ 91] حدثنا محمد بن كثير قال: جميل محمد بن كثير (غالبًا العبدى) في مجھے ابو ہاشم الواسطی (یجیٰ بن دینار)نے کها: نماز جنازه کی پہلی تکبیر میں اللّٰہ کی ثنا ہے، دوسری میں نبی منالینیا میر درود ہے، تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی میں سلام ہے۔

شنا سفيان بن سعيد: حدثنى حديث بيان كى، كها: بمين سفيان بن سعيد أبوهاشم الواسطى عن الشعبى قال: (الثورى) نے مديث بيان كى، (كما): أول تكبيرة من الصلاة على الجنازة ثناء على الله عزوجل والثانية صلاة صديث بيان كى، انفول نے (عام بن على النبي عَلَيْكُ والشالغة دعاء شراحيل) الشعبي رحمه الله عن انهول ني للميت و الرابعة السلام.

و دعا بدعو ات، ثم قام فصلَّى بنا .

اس کی سند سی عیم ہے۔

اسے ابن الی شیبہ (۲۹۲/۳ ح ۱۱۳۷۸) نے وکیع عن سفیان (الثوری)عن الی ہاشم عن اشعبی کی سند سے روایت کیا ہے۔

ﷺ تابعی کے اس قول میں اللہ کی ثنا سے مراد سور ہ فاتحہ کا پڑھنا ہے، جس کی

فعَالُ دُرود وسَلُ اللهِ عَلَى اللهِ ع

دلیل وہ مشہور حدیث ہے جس میں سور ہ فاتحہ کے بارے میں اللہ تعالی نے فر مایا:

"حمدنى عبدي .... أثنى على عبدي" مير بندے نے ميرى حمد بيان كى ...

میرے بندے نے میری ثنابیان کی۔ (دیکھے مسلم:۳۹۵، تیم داراللام:۸۷۸)

مصنف ابن الى شيبه (٣٥ م ٢٩٥ ح ١١٣٥) مين حفص بن غياث عن اشعث عن اشعبي والى روايت مين ' يبدأ بحمد الله و الثناء عليه ' كالفاظ بين جن ع حدوثنا كا قطعی تعین ہوتا ہے لیکن بیسند ضعیف ہے۔

أبي نعيم القاري عن نافع عن ابن عبدالرحل بن الي نعيم القارى نے حديث عمر:أنه يكبر على الجنازة ويصلّى بيان كى، انهون نے نافع سے، انهوں نے على النبي عَلَيْكِم، ثم يقول: اللهم (عبر الله) بن عمر ( والنين عنه وه بارك فيه وصل عليه و اغفوله جنازك كالكبير كت اورني مَا الله ما يرورود وأورده حوض نبيك عَلَيْكُمْ .

[97] حدثنا عبد الله بن مسلمة جمير عبد الله بن مسلمه (القعلى) ن قال: ثنا نافع بن عبد الرحمن بن صديث بيان كي، كها: جميل نافع بن یر صحتے پھر کہتے: اے اللہ!اس میں برکتیں ڈال اوراس پررخم کراوراہے بخش دے اور اسے این نبی مناشیم کے حوض پر پہنیا

🕸 تحقیق 🍇 اس کی سندحس ہے۔

اسے ابن الی شیبہ (المصنف ۱ مرام ۲۱ مرحم ۲۹۷۷) نے عبید الله بن عمر عن نافع مولی ابن عمر کی سند ہے مختصر أروایت کیا ہے۔ ففنانل دُرود وسُلُل

ہمیں ابومصعب (الزہری ، احمد بن ابی کر) نے حدیث بیان کی، انھوں نے مالك بن انس ہے، انھوں نے سعید بن انی سعید المقبری سے، انھوں نے اپنے والد(ابوسعىدكىييان المقبري) ييے،انھوں نے ابو ہر ریرہ ( ڈالٹیز ) سے ، اُن سے یُو جھا گیا که ہم نماز جنازه کس طرح پڑھیں؟ انھوں نے فر مایا: اللہ کی قتم! میں تجھے بتا تا ہوں،میت کے گھرکے پاس سے اُس کے ساتھ چلتا ہوں پھر جب میت کور کھ دیا جاتا فاتحہ ) پڑھتا ہوں اور اللّٰہ کے نبی مَلَاثِیْتِم پر

بیٹا ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے، یہ گواہی ديتاتها كه تير بسواكوئي اله (معبود برحق) نہیں اور بے شک محمد (مَثَاثِیْنِم) تیرے بندے اور رسول ہیں اور تواسے سب سے زباده جانتاہے۔ ا بالله! اگروہ نیکیاں کرنے والاتھا تواس

[93] حدثنا أبو مصعب عن مالك ابن أنس عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة: سئل كيف نصلّى على الجنازة؟ قال: أنا لعمر الله أخبرك، أتبعها من أهلها، فإذا وضعت كبرت و حمدت الله و صلّيت على نبيه عَلَيْكِيْهِ، ثـم أقـول: السلهـم هـذا عبدك و اين أمتك و اين أمتك كان يشهد أن لا إله إلا أنت و أن محمدًا عبدك و رسولك و أنت ميتوتكبيركةا بون اورالله كي حمد (ليني سورة أعلم به، اللهم إن كانَ محسنًا فز د من إحسانيه و إن كان مسيئًا درود يره عنا بول پهرمين كهتا بول: فتجاوز عنه، اللهم لا تحرمنا أجره اكالله! بيتيرابنده ب، تير بنديكا و لا تفتنا بعده.

📭 اضافه ازنسخ فضل الصلوة على النبي مَا يَلْقَيْلُم بَتَقْقِ عبدالحق التر كماني (ص ١٨٩)

یر بهت زیاده احسان فر مااورا گروه خطا کار تھا تو اُس سے درگز رفر ما۔اے اللہ! اس کے اجر وثواب سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعدہمیں فتنے میں مبتلانہ کرنا۔

## اس کی سندسی ہے۔

اسے ابن المنذ ر (الا وسط ۷۵/۹۳۹) اور بغوی (شرح السنه:۱۴۹۲) وغیر ہانے امام ما لک کی سند سے روایت کیا ہے۔

يه موقوف روايت موطأ امام ما لك (رواية الي مصعب الزهري:١٠١٦، رواية يحيل بن یخی ار ۲۲۸ ح۵۳۷) میں موجود ہے۔

🕸 فائده 🥸 اس اثر میں حدسے مراد فاتحہ ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ راتینی کی بیان کردہ مرفوع حدیث قدسی سے ثابت ہے۔ دیکھئے حدیث سابق:۹۱

[95] حدثنا محمد بن المثنى ممين محربن المثنى نے مدیث بان کی، کہا: قال: ثنا عبد الأعلى قال: ثنا معمو ممين عبد الاعلى (بن عبد الاعلى ) في عن الزهوى قال: سمعت أبا أمامة حديث بان كى، كها: جمير معم (بن راشد) ابن سهل بن حنیف: یحدث سعید نے مدیث بان کی، انھوں نے (محربن ابن السمسيب قال: إن السنة في مسلم بن عبد الله بن عبدالله بن شهاب) صلاة الجنازة، أن يقرأ بفاتحة الكتاب الزبري سے ، انھوں نے كها: ميں نے وينصلني عبلني المنهبي عَلَيْنَا ، ثبه ابوامامه بن بهل بن حنيف (خالتيَّهُ ) كوسعير

يخلص الدعاء للميت حتى المسيب (رحمة الله) عديث بيان

🗨 اصل میں ''مته یفوغ'' بے تصحیح کے لئے دیکھنے فضل الصلوۃ علی النبی مَا النبیّا بتحقق عبدالحق التر کمانی (ص19)

يسلّم في نفسه .

فضائل دُرود وسَلِّلَ

يفرغ و لا يقرأ إلا مرة واحدة ثم كرتي بوك عنا:

نماز جنازه میں سنت پہہے کہ سورہ فاتحہ کی قراء ت کی حائے اور نبی مَنَّاتِیْنِم پر درود بڑھا جائے پھر جب فارغ ہوتو میت کے لئے خالص دعا کی جائے اور صرف ایک دفعہ قراءت کی جائے پھراینے دل میں

(لیعنی سرأ) سلام پھیردیا جائے۔

اس کی سند کی عصر این کشر ۵را۲۲) منتقبی اس کی سند کی اس کی سند کشر ۱۲۲) اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۲۹۶۸ سر ۲۹۷ سے اور ابن الحارود (امتنی : ۵۴۰) وغیرہ نے معمر بن راشد کی سند سے بیان کیا ہے۔ جیسی روایت نبی مثَانِیْ اِللهِ کے ایک صحابی (یعنی صحابی کبیر) سے من تھی۔رضی اللہ عنہ د كيهيئ شرح معانى الآثار (ار ٠٠٠ وسنده صحح، باب الكبير على البنائز كم هو؟)

# [الله كي طرف 'صلوة' كنسبت اوراس كامفهوم]

ہمیں نصربن علی (الجہضمی) نے حدیث نے حدیث بیان کی ، انھوں نے ابوجعفر سے،انھوں نے ابوالعالیہ (الریاحی )سے: وجل عليه: ثناؤه عليه، وصلاة ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلْئِكَّتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى

[90] حدثنا نصر بن على قال: ثنا خالد بن يزيد عن أبي جعفر عن بإن كى، كها: ممين خالد بن بزير (العمى) الربيع بن أنس عن أبي العالية: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلْنِكُتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى (الرازي) عن انهول ن الربيج بن انس النَّبَى وَ عَلَيْكُ قَالَ: صلاة الله عز

ففنابل دُرود وسَلَمَ 138

النّبيّ ﴿ عَلَيْكُ إِللَّهُ اللَّهُ ال

الملا ئكة عليه: الدعاء.

انھوں (ابوالعاليه) نے كہا: الله تعالى كا صلوٰۃ کہنا،آب (مَالَّیْنِم) کی ثنا کہنا ہے اور فرشتوں کا صلوۃ کہنا آب کے لئے دعا مانگناہے۔

### 🕸 تحقیق 🍪 اس کی سندضعیف ہے۔

ابوجعفرالرازی (صدوق حسن الحدیث عن غیرالربیج بن انس) کی ربیج بن انس بن زیادالبکری سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ د كيمي سنن الى داود (۱۸۲ انتقتى ) اوركتاب الثقات لا بن حيان (۲۲۸/۴)

[97] حدثنا نصر بن على قال: ثنا بمين نصر بن على (الجبضمي) في حديث ضحاک (بن مزاحم) ہے، انھوں نے کہا: الله كي صلوة أس كي رحمت باور فرشتون كاصلوة دعاي

محمد بن سواء عن جو پيه عن بان کي، کها: ہميں محر بن سواء نے حدیث الضحاك قال: صلاة الله: رحمته و بيان كى، انصول نے جو يبرسے، أس نے صلاة الملائكة: الدعاء

> 🕸 تحقیق 🚳 اس کی سندسخت ضعیف ہے۔ د يکھئے جلاءالافہام (ص۱۵۸) جويبربن سعيدالا زدي الملخي نزيل الكوفيه بخت ضعيف راوي تهابه د تکھئےتقریب التہذیب (۹۸۷)

[9۷] و حدثناه محمد بن أبي اور بميں محمد بن الى بكر (المقدى) نے بكر: ثنا محمد بن سواء قال: ثنا حديث بان كي (كما): بمير محمد بن سواء جویبر عن الضحاك: ﴿ هُوَ الَّذِيْ نِي صَدِيثِ بِمانِ كِي ،كها: بميں جو يبرنے يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَ مَلْئِكُتُهُ ﴾ قال: حديث بيان كى، أس في عاك (بن صلاة الله: مغفرته و صلاة الملائكة: ﴿ مُراحَى ) عن ﴿ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلْنِكَتُهُ ﴾ [الاتزاب:٣٣] کہا: اللہ کی صلوٰۃ اُس کی (طرف سے) مغفرت ہے اور فرشتوں کی صلوۃ دعائے۔

الدعاء

ع اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (دیکھے جااء الانہام ص ۱۵۸ ، اور حدیث سابق: ۹۲)

# ر نبی مَنَا تَنْزِيمُ کی قبر بردرود<sub>]</sub>

[ ٩٨] حدثنا عبد الله بن مسلمة جمير عدا لله بن مسلمه (القعني ) نے عن مالك عن عبد الله بن دينار أنه صديث بيان كى، انصول في مالك (بن قال: رأيت عبد الله بن عمر يقف الس) عد الكول في عبد الله بن وينار، السنبي عَلَيْكُ و أبي بكر، وعمر ( ﴿ وَالنَّوْرُ ) كُونِي مُثَاتِيِّكُمْ كَي قبر كَ ياس رضى الله عنهما .

علی قبر النبی عَلَیْتُ ، و یصلّی علی نصول نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر کھڑ ہے ہوئے دیکھااوروہ نبی مَثَالِیَّنَظِم ، ابو بکر (الصديق) اورعمر ذافخهُ اير درود (وسلام) يزهة تقير

> 🕸 تعقیق 🚳 اس کی سندیجے ہے۔ اسے امام بیہ قی (۲۴۵/۵) نے بھی امام مالک کی سندسے روایت کیا ہے۔

فَعَالُى دُرُود وسُلَّ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَّا عَلَى اللَّهُ عَلَّا عَلَّهُ عَلَّهُ عَلَّا عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَّا عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ ع

بدروایت موطاً امام مالک (روایة کیلی بن کیلی ۱۲۲۱ ح۳۹۸ بخفقی ) میں موجود ہے۔

[99] حدثنا علي قال: ثنا سفيان: بمير على (بن المدين) نے حديث بيان حدثني عبد الله بن دينار قال: کی، کها: بمير سفيان (بن عينه) نے رأيت ابن عمر إذا قدم من سفر حديث بيان کی (کها): محص عبد الله بن دخل المسجد، فقال: السلام علی (عبدالله) ابن عمر (والنيم کها: مين نے عليك يا رسول الله! السلام علی (عبدالله) ابن عمر (والنيم کها: مين داخل أبي، و آپ سفر سے آتے (تو) مجد مين داخل أبي، و محتين .

السلام على أبي.

اوردور کعتیں پڑھتے۔

تعقیق اس کی سند سیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۹۸، آنے والی حدیث: ۱۰۰، اور مصنف ابن الی شیبہ (۳۲/۲۳ ح ۱۲۷)

جب نبی سَنَاتِیْزَمْ کی وفات کے بعد سیدنا ابو بکر الصدیق رخیاتی تشریف لائے تو آپ کے جسم مبارک کو ہاتھ لگایا پھر آپ کے چہرہ مبارک سے پردہ اُٹھا کر جھک کر آپ کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر فر مایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ، اللہ کی قسم ! اللہ آپ پر دوموتیں جع نہیں کرےگا، آپ کے لئے بیموت جو کھی ہوئی تھی آگئ ہے۔ (سیح بناری:۲۲۵۳،۲۲۵۲) پھر ابو بکر رفحالتی نے نوگوں کے سامنے (خطبہ ) فرمایا: تم میں سے جو شخص محمد مثل اللہ تا ہم کی عبادت کرتا ہے تو اللہ زندہ ہے وہ کہی نہیں مرےگا۔ (سیح بناری:۲۲۵۳)

فعَنَائِل دُرود وسَلَّمَا 141

۲۰۰۱ حدثنا سلیمان بن حوب مہیں سلیمان بن حرب نے مدیث بیان قال: ثنا حماد بن زید عن أيوب كى، كها: تمين حماد بن زيد نے صديث بیان کی، انھوں نے ایوب (اسٹنیانی) أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر سے، انھوں نے نافع (مولى ابن عمر) فرمات: السلام عليك يا رسول الله! السلام عليك يا أبابكر! السلام عليك يا أبتاه!

عن نافع:

السلام عليك يا رسول الله! السلام جب سفر عواليس آت تو ( بي مَالتَيْظِم كي ) علیك یا أبا بكر! السلام علیك مسجدین داخل ہوتے پھرقبر کے یاس آكر باأبتاه!

# 🕸 تعقیق 🐞 اس کی سندسیجے ہے۔

اسے امام بیہق (۲۲۵م۲) نے سلیمان بن حرب کی سند سے روایت کیا ہے۔ نيز د تکھئے سابقہ حدیثیں:۹۹،۹۸

[ 1 • 1 ] حدثني إسحاق بن محمد جمين اسحاق بن محمد الفروى) نے حدیث شم على أبى بكر وعمر ركت ادر قبلى طرف پير كرت پرني

قال: ثنا عبد الله بن عمر عن نافع بيان كى ،كها: بمين عبدالله بن عمر (العرى أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر المكبر ) نے حدیث بیان كى ، انھول نے صلّى سجدتين في المسجد،ثم نافع سے: بے شك ابن عمر (ولائين عراق يأتى النبى عَلَيْكُم، فيضع يده اليمين سفرس والس آت تومسجدين دوركعتين على قبر النبي الله و يستدبر يرعة پرني مَاليَّيْم (كى قبر) ك ياس القبلة، ثم يسلم على النبي عَلَيْكُم، آت تواپنادايال باته ني مَاليَّيْم ك قبرير

ففكائل دُرود وسُلُل 142 رضى الله عنهما . مَثَاثِينَاً برسلام كهتے چھرابو بكراورعمر والثِنْهُا بر سلام کہتے تھے۔

> 🕸 تحقیق 🏶 اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں وجہ ضعف یہ ہے کہاسجاق بن محمدالفر وی ضعف راوی تھا۔ د مکھئے حدیث سابق:۳۵،۳

# [ نبي مَنَا لِيُنْامُ كَي قبر بر فرشتون كا درود بره صنا]

[ ١٠٢] حدثنا معاذبن أسد قال: جمیں معاذبن اسد نے حدیث بان کی، ثنا عبد الله بن المباوك: أخبونا ابن كها: بمير عبدالله بن المبارك نے مديث لهیعة: حدثنی خالد بن یه ید (عن بان کی (کها): بمیں (عداللہ) ابن لبعه سعید) بن أبی هلال عن نبیه ⁰ بن نخبر دی ( کہا): مجھے خالد بن بزید نے وهب أن كعبًا دخل على عائشة حديث بإن كي انهول نے سعيد بن الى فذكروا رسول الله عَلَيْكِ ، فقال بالله عَد نبير بن وبب سے كعب: ما من فجر يطلع إلا و ينزل كه بشك عائش ( فَاتَثَيُّ ) كي باس كعب سبعون ألفًا من الملائكة حتى (الاحبار) كن، پهرسول الله مَا اللهُمُ كاذكر يحفوا بالقبر يضربون بأجنحتهم هوا توكعب نے كها: جب بھي فير طلوع

[القبر] و يصلّون على النبى هوتى باتوسر بزار فرشة نازل موتى عَلَيْكُ حتى إذا أمسوا عرجوا وهبط ہیں، حتی کہ وہ قبر کے پاس طے آتے

> اصل میں غلطی سے مدید بن وہب حصیب گیا ہے۔ تقیجے کے لئے دیکھنے فضل الصلاۃ علی النبی مَثَاثِیْرَ بَقْقِقِ عبدالحق التر کمانی (ص191) 📵 اضافها زنسخنضل الصلاة على النبي مَمَّا لِيَّةُ بَلِم بَقَقْقِ عبدالحق التركماني (ص191)

ww<u>w.i</u>rcpk.com www.ahl<u>ul</u>hadeeth.net

فعنائل دُرود وسَلَّمَ

سبعون ألفًا حتى يحفوا بالقبر بين اوراي پر پهر پهر ات بين اور ني اہے پر پھڑ پھڑاتے ہیں پھرنبی سَالَتُنائِم پر درود پڑھتے ہیں،ستر ہزار رات کواورستر ہزار دن کو،حتیٰ کہ جب زمین تھٹے گی تو آپ باہرآئیں گے اورستر ہزار فرشتے آپ کے ساتھ چلیں گے۔

يضربون بأجنحتهم، فيصلون على مَنْ النَّيْظِ ير درود يراص بين، حمَّ كه جب النبى عَلَيْكُ سبعون ألفًا بالليل و شام موتى بيتو (آسان ير) چرص جات سبعون ألفًا بالنهار حتى إذا انشقت تبن اور ستر بزار دوسرے (فرشتے) الأرض خوج في سبعين ألفًا من اترتے ہيں حتى كرقبركے ياس آتے ہيں، الملائكة يز فو نه.

### اس کی سند میں نظرے۔

و كيهيئ كتاب الزمدلا بن المبارك (ص٥٥٨ ح١٦٠٠، رواه عن ابن لهيعه )

اسے امام لیث بن سعدالمصر ی نے بھی خالد بن پزید سے روایت کیا ہے۔

د كيهيئ سنن الداري (ارههم ح ٩٣) شعب الايمان للبيهقي (طبعه محققه ٢٥٥١-٥٦ ح٣٨٧٣٠ طبعه اخرى ٣٩٢٦٣ م٩٣٦ ح ١٥١٠ وفيها تضحيف في السند )حلية الاولياء لا بي نعيم (٥/ ١٩٠ وفيها تقيف في السند) كتاب العظمة لا بي الشيخ (١٠١٨/٣) النهابي في الفتن والملاحم لا بن كثير ( بخفتي ار١٩٣٣ ح ٢١٥)

نىيەبن وھىب كى كعب الاحبار سے ملا قات يامعاصرت ثابت نہيں ہے اور نەسىدە عا ئشە رفخانجا ہے اُن کی کسی روایت کا ثبوت ملا ہے لہٰذااس سند میں انقطاع کا شبہ ہے۔

حسین سلیم اسد نے کہا: اور اس میں انقطاع بھی ہے کیونکہ نہیں وھب نے کعب کونہیں بإياب والله اعلم (تحقيق مندالداري ار ٢٢٨)

ففنانل دُرود وسُلُ 144

🕸 فائدہ 🕸 سعید بن ابی ہلال کامختلط ہونا ثابت نہیں ہے۔اختلاط کے بارے میں امام احد کا قول ساجی نے بغیر کس سند کے قتل کیا ہے لہذا پیقل نا قابل ججت ہے۔ یا در ہے كسعيد بن ابي ہلال سے خالد بن يزيد كى روايت صحيحين ميں ہے لہذا يہاں اختلاط كا الزام سرے سے مردود ہے۔

# [آيت: ﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكُرَكَ ﴾ كامفهوم]

[١٠٣] حدثنا على بن عبد الله قال: ثنا سفيان قال: ثنا ابن أبي نجیح عن مجاهد: ﴿ وَ رَفَعُنَا لَكَ عِینِه ) نے مدیث بیان کی ، کہا: ہمیں ذِكُوكَ ﴾ قال: لا أُذكر إلا ذكرت، (عبرالله) ابن الي جي فحديث بيان كى، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمدًا رسول الله .

ہمیں علی بن عبداللہ ( المد ی ) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں سفیان ( بن انھوں نے محامد (بن جبر رحمہ اللہ) ہے: ﴿ وَ رَفَعُنَا لَكَ ذِكُرَكَ ﴾ اور بم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔ [الانشراح:۴] كها: جب مجھ يادكيا جا تا ہے تو آپ كوبھى یاد کیا جاتا ہے۔ (یعنی موذن وغیرہ کا گواہی دینا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواکوئی النہیں (اور) گواہی دیتا ہوں كەمجە (مَالَّالْمَيْمُ ) الله كے رسول ہیں۔

## اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے امام شافعی نے کتاب الرسالہ (ص۱۶ فقرہ: ۳۷) میں سفیان بن عیینہ سے فقل كياہے۔حافظ ابن حجر كے نز ديك عبدالله بن الى تجيح طبقه ثالثه كے مدلس تھے۔

ففائل درود وسلل 145

و كيص طبقات المدلسين (٧٥/٣) اورروايت عن سے بالمذاضعيف ب-بعض علاءابن الی جیج کی مجاہد سے روایات کو بچھ سمجھتے ہیں لیکن پیمسلک مرجوح ہے۔

[3.1] حدثنا محمد بن عبيد: ممين محربن عبيد فحديث بيان كى ، كها: ثنا محمد بن ثور عن معمر عن مميں محمد بن ثور نے مدیث بیان کی، انھوں نے معمر سے ، انھوں نے قیادہ (رحمالله) = : ﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكُوكَ ﴾ اورہم نے آپ كاذ كر بلند كيا۔ ٦ الانشراح:١٩٦

تو نبی مَالِیْنِمْ نے فر مایا:عبودیت سے ابتدا کرو پھررسالت کا ذکرکرو۔

معم ( بن راشد ) نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ (معبود برحق) نہیں اور بے شک محمد (مَنَّاتِیْنُم) اُس کے بندے ہیں، بیعبودیت (بندگی) ہے۔اور (محد مَنَا لِنُظِمُ) اس کے رسول بیں کہ بیہ کیے: اس کے بندے اور رسول ہیں (یہ رسالت ہے۔)

قتادة: ﴿ وَ رَفَعُنَا لَكَ ذِكُرَكَ ﴾ فقال النبي عَلَيْكُم : (( ابدؤوا بالعبودية و ثنوا بالرسالة .))

قال معمر: أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدًا عبده، فهذا العبودية ورسوله أن يقول: عبده ورسوله.

ا تعقیق الله قاده کا قول صحیح ہے اور مرفوع حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف

🛭 عبدالحق التركماني كے نسخ ميں''بالعبودة ''ے۔ د كھيے ص ١٩٨

ففنابل دُرود وسَلِّل 146

اس روایت کی سند قیادہ تک سیحے ہے۔ اسے طبری نے تفییر ( ۱۵۱۷ س) میں صحیح سند کے ساتھ محمد بن ثور سے روایت کیا ہے۔

## [خطبه وعظ اور درود ہے]

[4.0] حدثنا عمرو بن موزوق: تهمیں عمروبن مرزوق نے حدیث بیان کی ثنا زهير عن أبي إسطق: أنه رآهم (كها): بمين زمير (بن معاويه) نے يستقبلون الامام إذا خطب ولكنهم حديث بان كى، انصول نے ابو اسحاق كانوا لا يسعون • إنما هو قصص (عمروبن عبرالله اسبعي) سے: انھوں نے لوگوں کو خطیے کی حالت میں امام کی طرف رُخ کرتے ہوئے دیکھااورلیکن لوگ دوڑ نہیں رہے تھے بیتو وعظ ہے اور نبی مَالَّاتِیْلِم يردرود ہے۔

وصلاة على النبي عَلَيْكُمْ .

### 🕸 تعقیق 👁 اس کی سنرضعف ہے۔

ز ہیر بن معاویہ کی ابواسحاق اسبعی سے روایات میں نظر ہے۔ امام ابوز رعدالرازی نے کہا: وہ ثقہ ہیں لیکن انھوں نے ابواسحاق سے اُن کے اختلاط کے بعد سنا ہے۔

(كتاب الجرح والتعديل ١٩٨٩)

امام احمد بن حنبل نے کہا: زہیر کی ابواسحاق سے روایت میں کمزوری ہے، انھوں نے ابواسحاق سے اُن کے آخری دور میں حدیثیں سی تھیں۔ ( کتاب الجرح والتعدیل ۵۸۸۸وسندہ صحیح)

یا در ہے کہ صحیحین میں زہیر بن معاویہ کی ابواسحاق سے تمام روایات متابعات اور شوامد کی وجہ سے سیجی ہیں۔

🗨 عبدالحق التركماني كے نسخ ميں 'لا يستون'' ہے، يعنی وہ اسلاف كوگالياں نہيں ديتے تھے۔ ديھيئص ١٩٨

ففنانل ذرود وسكل

### <sub>آ</sub>تماز میں دعااور درود <sub>آ</sub>

[1.1] حدثنا محمد بن أبي بكو بمين محمد بن الى بحر (المقدى) نے حديث يصلّ على النبي عَلَيْكُ ، فقال رسول الله بوئ سنا رسول الله عَلَيْدَا في الكُفْض علیہ: ((عبل هذا)) ثم دعاه کونمازیں دعاکرتے ہوئے سا،جس نے فقال له أو لغيره: ((إذا صلى الله كى بزرگى بيان نبيس كى اور نه نبى أحدكم فليبدأ بتمجيد الله و الثناء مَنْ الله عَلَيْمَ يردرود يرْ ها تورسول الله مَنْ الله عَلَيْمَ ف علیه، ثم یصلّی علی النبی عُلَیْلیه، ثم فرمایا: اس نے جلدی کی ہے۔ پراسے بلایا تواسے یا دوسرے مخص سے کہا: جبتم میں ہے کوئی شخص نمازیر مصے تو پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرے اوراس کی تعریف کرے پھر نبی مَنَا اللّٰہُ عَلَم بر درود بڑھے پھر جو جاہے وعاما تک لے۔

قال: ثنا عبد الله بن يزيد: حدثني بيان كى، كها: ممين عبدالله بن يزيد حیوة: أخبرنی أبو هانی حمید بن (المقری) نے مدیث بیان کی (کہا): هانئ: أن أبا[على]عمرو بن مالك مجهديوه (بن شريح) في حديث بال كي حدثه أنه سمع فضالة بن عبيد (كما): مجهدابو بانى حيد بن بانى في خردى صاحب رسول الله عَلَيْكُ \_ يقول: كمابوعلى عمروبن مالك في أنهي حديث سمع رسول الله عَلَيْ وجلاً يدعو بيان كي ، انصول في رسول الله مَالَيْنَام ك في صلاته، لم يمجد الله، ولم صحابي فضاله بن عبيد ( والنُّورُ ) كوفرمات يدعو بعد بما شاء .))

### اس کی سندسن ہے۔ 🕸 اس کی سندسن ہے۔

فعنابل دُرود وسَلِل

ال امام احمد (۱۸/۲) ابوداود (۱۴۸۱) اورتر مذی (۳۴۷۷) وغیر ہم نے امام ابوعبدالرحمٰن عبدالله بن يزيدالمقرى سےاس سندومتن كے ساتھ روايت كيا ہے۔ اسے ترفدی، ابن فزیمہ (۹۰۷، ۱۹) ابن حبان (الموارد: ۵۱۰) حاکم (۱۲،۲۳۰) اور ذہبی نے سیح قرار دیا ہے۔

### ړ قنوت میں درود ₁

[١٠٧] حدثنا محمد بن المثني على النبي مُلَّبُ في القنوت.

و سلّم .

ہمیں محمد بن المثن نے حدیث بیان کی ، کہا: قال: ثنا معاذ بن هشام: حدثني أبي جميل معاذ بن بشام (بن الي عبرالله عن قتادة عن عبد الله بن الحارث: الدستواكي) في حديث بيان كي (كها): أن أبا حليمة \_ معاذ \_ كان يصلّى مجھ ميرك ابا (مشام بن ابي عبدالله الدستوائی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے قیادہ (بن دعامہ )سے،انھوں تم الكتاب والحمد لله وحده نوعن كماته عبدالله بن الحارث وصلوته على سيدنا محمد و آله سے: بے شك ابوطيم معاذ (بن الحارث بن ارقم الانصاري القاري والنين بانبي مَا النيام یر قنوت میں درود پڑھتے تھے۔

كتاب مكمل هوگئي. وإلحمد لله وحده وصلوته على سيدنا محمد و آله وسلم.

🕸 تعقیق 🚭 اس کی سندضعیف ہے۔

اسے حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۸۱/۱۸-۵۰۳۵) میں اپنی سند کے ساتھ

# www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net فقائل درود ومثل المحافظة المحا

ترجمهٔ خم (۲۷/سمبر۹۰۰۹ء) بیت امیر محمد افوط شیر محمد، باجوژی، بیا ژخمیل کلکوٹ (کو ستان) ضلع دیر بالا و الحمد لله رب العالمین حافظ زبیرعلی زکی

ففائل ذرود وسُلُّ اللهِ عَلَيْ ا

محدثین کرام نے ضعیف روایات کیوں بیان کیس؟

اگرکوئی کے کہ امام اساعیل بن اسحاق القاضی کی کتاب: فضل الصلوٰۃ علی النبی مَثَالَیْمُ مِیں بہت می ضعیف روایات ہیں لہذا سوال ہیہ ہے کہ محدثین کرام نے کتب صححہ کے علاوہ دوسری کتابول میں ضعیف اور مردودروایات کیول کھی ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا:'' بیل اُکٹر المحدثین فی الأعصار الماضیة من سنة مائتین و هلم جراً

إذا ساقوا الحديث بإسناده اعتقدوا أنهم برؤا من عهدته. والله أعلم "للكرن دوسو بجرى سے لے كر بعد كے گزشته زمانوں ميں محدثين جب سند كے ساتھ حديث

بیان کردیتے تو یہ بھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں۔واللہ اعلم

( لسان الميز ان جسم 20 ترجمة سليمان بن احمد بن ايوب الطير اني ، دوسرانسخه جسم ٣٥٣، اللالي المصنوع للسيوطي جاص ١٩، دوسرانسخ ص ٢٥، تذكرة الموضوعات للفتني ص ٧)

حافظ ابن تیمید نے فرمایا: کین (ابونعیم الاصبانی نے) روایات بیان کیں جیسا کہ اُن جیسے محدثین کسی خاص موضوع کے بارے میں تمام روایتیں بیان کر دیتے تھے تا کہ (لوگوں کو) علم ہو جائے۔ اگر چہ ان میں سے بعض کے ساتھ جسنہیں پکڑی جاتی تھی۔ (منہاج النہج ماص ۱۵) سخاوی نے کہا: اکثر محدثین خصوصاً طبر انی، ابونعیم اور ابن مندہ جب سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے تو وہ معقیدہ رکھتے لیعن سجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں۔

(فتح المغيث شرح الفية الحديث جاص ٢٥، الموضوع)

ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ سیحین کے علاوہ کتبِ حدیث مثلاً الا دب المفرد للبخاری اور منداحمد وغیر ہما میں ضعیف حدیثیں بھی ہیں ، جنھیں سند کے ساتھ روایت کر کے محدثین کرام بری الذمہ ہو چکے ہیں ۔ بیدوایات انھوں نے بطور جمت واستدلال نہیں بلکہ بطور معرفت و روایت بیان کردی تھیں لہٰذااصول حدیث اور اساء الرجال کو مدِ نظر رکھنے کے بغیر صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث کی روایات سے استدلال یا جمت پکڑنا اور آتھیں بطور جزم بیان کرنا جائز نہوں کے منہیں ہے۔ و ما علینا الا البلاغ

فَكُنْ دُرُود وسُلًّا اللَّهِ اللَّهِ

### إطراف الأحاديث والآيات

19,10	آمين
	آمين آمين آمين
١٠٤	ابدؤا بالعبودية
	أتاني آت من ربي فقال
١٥	أتاني حبريل فقال : رغم أنف امرئ
ν	أتاني حبريل ، قال : من صلّى عليك
١	أجل أتاني الآن آتٍ
۲	أجل إنه أتاني ملك
o	أحسنت يا عمر! حين تنحيت
٤	أحسنت يا عمر! حين و حدتني
١٩	احضروا المنبر
۸۲	إذا دخلت المسجد فقولي : بسم الله
١٠٦	إذا صلّى أحدكم فليبدأ بتمحيدالله
٥٩	إذا صليتم عليّ فقولوا: اللهم صلّ على محمد
竹	﴿ إِذَا صِلْيَتُمْ عَلَى النِّبِي فَأَحْسَنُوا الصَّلُوةَ عَلَيْهُ ﴾
· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	(إذا قدمتم فطوفوا بالبيت سبعًا)
الله عليه و سلم)	(إذا مررتم بالمساحد فصلوا على النبي صلى
١٣	إذن يغفرلك ذنبك كله إذن يكفيك الله
	•

🖈 يدل ما بين القوسين على أن الحديث ليس با لمرفوع بل: موقوف أو مقطوع التابعي .

152		فضايل درود وسلا	
79.7.	م الجمعة	أكثروا علي الصلوة يوم	
٤٠	يوم الجمعة	أكثروا علي من الصلوة	
٦٢	و بر كاتك)	(اللهم اجعل صلواتك	
۹۲	عليه)	( اللهم بارك فيه وصلَّ ع	
	ىمد الكبريٰ)		
٦٠	د النبي الأمي)	( اللهم صلّ على مجمد	
١٠٧	، يصلّى على	(أن أبا حليمة معاذ كان	
٣٧	ت عنده فلم	إن أبخل الناس من ذكر	
1.10	لام من سفر)لام من سفر)	( أن ابن عمر كان إذا قا	ŀ
	أن تأكل		
9017	لون﴾ ه.	﴿ إِنَّ اللَّهِ وَمَلائكِتِهِ يَصَا	,
	ت عنده لم يصلّ عليّ		
۳١,	عنده فلم يصلّ عليّ	إن البحيل لمن ذكرت	į
40.1	نده فلم يصلّ عليّ	ن البخيل من ذكرت عا	١
19.	ل: بعد من	ن حبريل عرض لي فقال	1
٩٤.	ننازة ) حديث مرفوع	﴿ إِنَّ السنة في صلوة الح	)
١٣.	• • • • • • • • • • • • • • • • • • • •	ں سنب	į
٥١.	عطه أحد قبل		
۲١.	ة سياحين	ن لله في الأرض ملائكا	1
۲٧.	صمعة)	أن ملكاً موكل يوم الج	)
	الجمعة	· ·	
98.		أنا لعمر الله أحبرك)	)

٤٧	نها أعلى درجة في الجنة
١.٥	( أنه رآهم يستقبلون الإمام إذا خطب)
٧٦	( أما بعد فإن أناساً من الناس قد التمسوا الدنيا)
۹۱	( أول تكبيرة من الصلوة على الجنازة )
۳۸	بحسب امرئ في البحل أن أذكر عنده فلا
٣٢	البحيل من ذكرت عنده فلم يصلّ علي
۲٤	( بلغني والله أعلم أن ملكًا موكل)
۸۸	(تبدأ فتكبر تكبيرة تفتح بالصلوة)
۸٦،۸٥	( تقول : صلى الله وملائكته على محمد)
٦٥	تقولون: اللهم اجعل صلواتك وبركاتك
٧٣	تقولون: اللهم صلّ على آل محمد
٧١،٦٦،٥٨	تقولون: اللهم صلّ على محمد
١٤	الثلثان أكثر
۸۹	( ثم تكبر فتركع)
77,70	حياتي خيرلكم
۹۹	( رأيت ابن عمر إذا قدم من سفر)
۹۸	ر رأيت عبد الله بن عمر يقف)
١٦	رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم
٤٨	سلوا الله لي الوسيلة
١٤	الشطرا
٤٥	صلّوا على أنبياء الله ورسله
٤٧،٤٦	صلّوا عليّ فإن صلاتكم عليّ زكوة لكم
٦٩	صلّه اعلى وقوله ا: اللهم بارك على محمد

154		تقال درود وسرا
٣٠	جعلوا بيوتكم مقابر	صلّوا في بيوتكم ولا تـ
۹٥	ء ه علیه)	( صلوة الله عزو جل ثنا
۹٧		( صلوة الله مغفرته)
٩٦		( صلوة الله ورحمته)
٧٧	و حك	صلّى اللّه عليك وعلى ز
١٠٦		عجل هذا
۱۸	<i>ـ عبد</i>	قال لي جبريل : رغم أنف
٧٢	حمل	قالوا: اللهم صلّ على مـ
٦٨	مدم	قل: اللهم صلّ على مح
	(تك ورحمتك)	
٦٤	ىدك ورسولك	قولوا: اللهم صلّ على عب
	حمد	
٧٨.	ستغفر)	(كان يدعوا للصغير ويس
٧٩.	ذا فرغ من تلبيته)	(كان يستحب للرحل إ
۸٧.	لائًا)	(كان يكبر على الصفا ث
٣٩.	قوم فلا يصلون	کفی به شحاً أن يذكر ني
		(كنا بالحيف ومعنا عبد
۲۳.	ي كلمه	لا تأكل الأرض حسد مر
۲.		لا تحعلوا قبري عبداً
٧٥	د إلا على النبيصلي الله عليه وسلم)	( لا تصلوا صلوة على أح
		ما جلس قوم مجلساً لم ي

155	فقال درود وسل
00	(ماقوم يقعدون ثم يقولون ولا يصلّون على)
١٠	مالك
٧٤	( ما من دعوة لا يصلّي على النبي صلى الله عليه و سلم قبلها)
٦	ما من عبد يصلي علي إلا
1.7	( ما من فحر يطلع إلا وينزل )
٤٤،٤٢	من ذكرت عنده فلم يصل علي خطئ
٥٠	من صلّى عليّ أو سأل لي الوسيلة
۸	من صلّى علىّ صلّى الله عليه
11	من صلّى عليّ مرة واحدة كتب الله له
١٢	( من صلّى على النبي صلى الله عليه و سلم كتب)
۹،۳	من صلّى علّى واحدة صلى الله عليه
٥٣	من قال : اللهم صلّ على محمد وأنزله المقعد المقرب
٤٣	من نسي الصلوة على حطئ طريق الحنة
٤٢،٤١	من ينسى الصلوة علي خطيً طريق الحنة
٧٨	
١٠	هذه سجدة سجدتها شكرًا
۹٧	﴿ هو الذي يصلي عليكم وملائكة ﴾
١, ٤,١,٣	ورفعنالك ذكرك

الوسيلة أعلى درجة في الحنة .....

يا بنية إذا دخلت المسجد فقولي: بسم الله

فَعَالِّ دُرُود وسُلُّ اللهِ عَلَى اللهِ

# فهرس الرواة

	ابراہیم بن الحجاج
ריינירי	
14. mm. m.	ابراتيم بن خمزه
1+	ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف
۸۸،۲۳	ابراہیم بن بزیداتھی
عبدالرحمان بن الي ليلي عبد الرحمان بن الي ليلي مريم سعيد بن الحكم بن الي مريم عبد الله بن الي تحجيج من شريخ وفاء بن شريح عبد الله بن عون	ابن ابی کیلیٰ
سعيد بن الحكم بن الى مريم	ابن ابی مریم
عبدالله بن الي تجيح	ابن انی فیح
وفاء بن شريح	ابن شرت کے
عبدالله بن عون	ابن عون
٣	ابوا بي طلحه الانصاري (؟)
سلام بن سليم	ابوالاحوص
عمرو بن عبدالله الهمد اني	ابواسحاق السبيعي
rr	ابوالاشعث الصنعاني
٩٫٣	ابوامامه بن سهل بن حنيف والنير؛
عبدالحميد بن ابي اوليس	ابوبكرين افي اوليس
۷۲	ابوبكرين اني شيبه
عيسى بن طهمان	ابوبکرابشمی
يحيٰ بن سليم	البوبلج
یزیدبن عبدالله بن الهاد  سلام بن سلیم  عرو بن عبدالله الهمد انی  ۲۲ عبدالله الهمد انی عبدالله اله اله اله اله اله اله اله اله اله	ا بوثابت
r9,r9	ابوحره (واصل بن عبدالرحمٰن البصر ی)

157	ففائل درود وسَلًا)
معاذالقاري	
۷٠	ابوحميدالساعدى طاللي
72	ابوذ رالغفاري طالنيهُ
72,77,00,00	ابوسعيدالحذرى الله:
کیبان	ابوسعيدالمقبري
ذكوان	
ru	ابوطلحه رشاغنهٔ
r	ابوطلحهالا نصاري (؟)
۹۵	ابوالعاليهالرياحي
وضاح بن عبدالله	
سعيد بن علاقه	
عقبه بن عمرو	
بن ابی بکر)	ابومصعب الزهري (احمد
زیاد بن کلیب	-
۸۸	
يکيٰ بن دينار	ابو ہاشم الواسطی
graperyarallaly ling.	ابو ہر ریرہ رشاغنہ
In	أبي بن كعب ركالليد؛
۵۹	
mm'	
ملحر	اسحاق بن عبدالله بن الي
19	اسحاق بن كعب بن عجر ه.
1+1:77:19:17:10:11	_
McMcI.	اساعيل بن ابي اوليس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net
فَكُنُّ دُرُود وَمُلُّا اللهِ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَل

10 12 01
اساعيل بن جعفر
اسود بن قيس
اسود بن بزید
انس بنءياض
انس بن ما لك طالله:
اوس بن اوس طالتٰد؛
ايوب السختياني
بسام الصيرفى
بكر بن سواده المعا فري
بكربن عبدالله المزنى
بشربن المفضل
ثابت بن اسلم البناني
جابر بن عبدالله الانصاري والثين
<i>جریر</i> بن حازم
جربر بن عبدالحميد
جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی .
جعفر بن برقان ً
جعفر بن محمد الصادق
جويبر بن سعيد
ججائج بن المنهال
حذيفه بن اليمان والتنوط
الحن البصرى
حسن بن حسن
العبين بن على الله:

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net
نفنگ دُرود وَتَلُّ نَا الْعُنْ الْعُرِيْدُ وَتُلُّ الْعُنْ الْعُلْ الْعُنْ الْعُلْ الْعُنْ الْعِلْ لِلْعِلْ الْعِلْ لِلْعِلْ الْعِلْ لِلْعِلْ الْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ الْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ الْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْمِلْ لِلْعِلْ لْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْمِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْمِلْلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْلِلْعِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْلِلْلِلْعِلْمِلْلِلْعِلْمِلْ لِلْعِلْ لِلْعِلْع

سين بن على كجعشى ........ صين بن عبد الرحمٰن لله حكم بن عتبيه حماد بن الى سليمان ممان حماد بن زيد ماد ۲۵ ماد ۲۸ ماد حماد بن سلمه جماد بن سلمه جماد بن سلمه به ۲۹۰۲ به ۹۰،۲۰،۳۵ حفص بن عمر ...... حيوه بن شرتح حميد بن بانی ابو بانی خالد بن الحارث خالد بن سلمه ...... ذكوان الوصالح ...... رئیج بن انس رجل من اهل ومثق رجل من بنی اسد..... زاذان ..... ز باد بن کلیب ایومعشر .................. زياد بن تعيم الحضر مي ...... زيد بن الحباب ..... زيد بن خارجه ﴿ اللَّهُ ﴾ زيد بن خارجه ﴿ اللَّهُ ﴾ زيد بن عبدالله ...... يزيد بن عبدالله بن الشخير

۸۱ <u></u>	
محمه بن مسلم	الزهرى
۵۹ <u></u>	
۲۵	السرى بن ليجيٰل
•	سعد بن ابراہیم
I9	
97714	
I+T	
Y+	
۸۵	
۴۲ <u></u>	
ır	
۸۱	
96.26	
۹۰،۵۴،۲۱،۱۳	
1+7:99:07:77:17	
۵۸	• • • • • • • • • • • • • • • • • • • •
mara	'
10.0.1	,
۸٠	
Mamamamal	
666 M. C.	سلیمان بن حرب
1++c9+cA0c2Ac21c40c4+c04	

۵۵	
۲	سليمان مولى الحن بن على
r•	سهيل بن ابي سهيل
۸٠	سیف بن عمراتمیمی
۸۴	شريك القاضي
Λοιογιοοιγ	شعبه بن الحجاج
عامر بن شراحیل	الشعبى
۷۴	شيخ من اهلي
۷٩	صالح بن محمد بن زائده
ar	صالح مولى التوأمه
۵٠	صفوان بن سليم
۳۸	ضحاك بن مخلد
94,97	ضحاك بن مزاحم
۵۲	
ır	
Υ۸	
محمد بن الفضل السد وسي ابوالنعمان	
٧	
Y1,00,1Y	
I+r	عا کشه رضی الله عنها
۲	
91	
91.27	
<b>T</b> 7.T1.1	عبدالحميد بن ابي اوليس: ابو بكر

162	فعنابل دُرود وسَلاً)
۲۵_۸۵	عبدالرحمٰن بن ابی لیالی
12/17/11	عبدالرحمٰن بن اسحاق المده
و	عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعو
۷۵	عبدالرحمٰن بن زياد (؟)
ښپاکمسعو دی۱۲	عبدالرحمٰن بن عبدالله بن ع
Ir	عبدالرحلٰ بن عمرو
1+€	عبدالرحمٰن بنعوف خالتُهُ .
القارىاه	عبدالرحل بن محمد بن عبد:
YZdY	عبدالرحمٰن بن واقد العطار
rr(E)	عبدالرحمٰن بن يزيد بن تميم
rr(!)	عبدالرحمٰن بن بزید بن جا؛
IIcach	عبدالرحمٰن بن يعقوب
YZ011001	عبدالعزيز بن ابي حازم
٨٢،٧٤،٣٣،٣٠،٤	عبدالعزيز بن محمر الدراورد
ن غمر و بن حزم	عبدالله بن اني بكر بن محمد بر
PGP	عبدالله بن ابي طلحه
9.	عبدالله بن انبي عتبه
1+1"	عبدالله بن انبي سيحيح
۵۱	عبدالله بن جعفر (؟)
YY77Y	عبدالله بن جعفر بن مجيح
1•4	عبدالله بن الحارث
Ar_Ar	عبدالله بن الحسن
YZ,YY	عبدالله بن خباب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net
فَالِّ دُرُود وسُلُّا عَلَى الْمُعْلِقِةِ مِنْ الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِيقِ الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِيقِ عَلَى الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلَقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقِةِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلَقِيقِ عَلَى الْمُعْلَقِيقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِي عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِيقِ عَلَى الْمُعِلَى الْمُعْلِقِيقِ عَلَى الْمُعْلِقِيقِ عَلَى الْمُعْلِقِيقِ عِلْمِ الْمُعْلِقِيقِ عَلَى الْمُعْلِقِ عَلَى الْمُعْلِقِي عَلَى الْمُعْلِقِي عَلَى الْمُعْلِقِي عَلَى الْمُعْلِمِي عَلَى الْمُعْلِمِي عَلَى الْمُعْلِمِي عَلَى الْمُعْلِمِي عَلَى الْمُعْلِمِ عَلِي الْمُعْلِمِ عَلَى الْمُعْلِمِ عَلَى الْمُعْلِمِ عَلَى الْمُعِ

	تقارل درود و س
99,91	عبدالله بن دینار
	عبدالله بن زيدالانصاري شالله؛
	عبدالله بن السائب
۵۲	عبدالله بن طاؤس (صح)
	عبدالله بن عامر بن رسیعه
	عبدالله بن عباس طالله:
	عبدالله بن عبدالله الاموى
	عبدالله بن عبدالوهاب
	عبدالله بن على بن الحسين
	عبدالله بن عمر طالله:
	عبدالله بن عمر العمر ي المكبر
	عبدالله بن عمرو بن العاص طالتين
	عبدالله بن عوف
	عبدالله بن لهيعه
1+12/1	عبدالله بن المبارك
ır	عبدالله بن محمد بن عقيل
AAcyleri	عبدالله بن مسعود والله:
	عبدالله بن مسلمه القعنبي
rr	ِ عبدالله بن وهب
I+Y	عبدالله بن يزيدالمقرى
۷	•
	عبيدالله بن عمر العمر ى المصغر
<u> </u>	عثان بن حکیم بن عباد بن حنیف
۱۸ <sub></sub>	عثان بن موہب

107	
۹۳،۵۹	عقبه بن عمر وابومسعود طالفه:
. A	عكرمه
11696	العلاء بن عبدالرحمٰن بن يعقو ّب
ΛΛεΛ1εΛΔ	علقمه بن قيس لنخعي ابوشبل
٨٠٠٣٢٢٠٠	على بن ا بي طالب خالتنه:
A+cmycmocmm_micr+	علی بن حسین بن علی
1+29924924924426244624264364	
r9,m4_mr	عماره بنغزیه
ΛΔιΛΙιδ	عمر بن الخطاب طالفينا
27	عمر بن عبدالعزيز
۵٠	عمر بن على المقدمي
ra	عمر بن ہارون آبلخی
۳۱،۷	عمروبن ابي عمر و
rrrr	
rrirr	عمرو بن دینار
۷٠	عمرو بن سليم الزرقي
1.0.74.0.	عمرو بن عبدالله، ابواسحاق اسبيعي
1•4	عمرو بن ما لك:ا بوعلى
1•۵	عمرو بن مرزوق
۷۴	عمرو بن مسافر
<pre></pre>	عوام بن حوشب
41201	عوف بن عبدالله
٣/_	عوف بن ما لک
۵٠	عيسىٰ بن طهمان ابو بكراجشمى

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

المعالى درود وتراكل المعالى المعا

100	
1	عيسىٰ بن ميناء
۵	غالب القطان
ላሮ ለተ	فاطمه بنت الحسين
ላ <u>ሮ</u> ለተ	فاطمه رضى الله عنها بنت النبي مَثَاثِيْرُكِم
	فضاله بن عبيد رخالتُنهُ
	قاسم بن محمد بن ابی بکر
	قاده بن دعامه
	قيس بن الربيع
/•	قيس بن عبدالرحمٰن بن ابي صعصعه
ry	كثيرا بوالفضل
IA	کثیر بن زید
	كعب؟
	كعبالاحبار
	كعب بن عجر ه خالفنهٔ
95	كىيان ابوسعىدالمقبرى
	ليث بن الى سليم
	ما لك بن انس المدنى
	ما لك بن اوس بن الحدثان
ra	. /
۵۹	محمد بن ابرا ہیم بن الحارث
	محمه بن ابی بکر المقدمی
19	
۵۹	•

166		فضَائِل دُرود وسَلًا)
٧٨		گهربن بشر
١٠١٠	•••••	محمر بن تور
9		محمد بن جعفر
	ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ	
	نابت	
۳۱ ـ ۱۳	····/	محدبن على بن الحسين البا ف
<b>ሶ</b> ለ		محمد بن عمرو بن عطاء
۸۷،۸۱	مارم	محمد بن الفضل السد وسي: ،
90,00	ری)	محربن کثیر؟ (العبدی البھ
1+2,98		محمد بن المثنى
		محربن مسلم الزهري
19		محمد بن ہلال
٠٨٢		مجمع بن يحيٰ
٠	ى	مروان بن معاويه الفز ار
۷۲،۵۸،	02.71.17.11	مسدد

167	فعالل درود وسلل
عبدالرحن بن عبدالله بن عتب	
۸۸،۲۸	ا معلو دل
1• <b>r</b>	
1•4	معاذبن الحارث الوحكيمه القاري رشيعة .
1•4 rz	معاذبن هشام
r <sub>2</sub>	معبد بن ہلال العنز ی
ΛΥ. Γ΄	
1+1,91,01	معمر بن راشد
1+mamar	مغيره بن مقسم
محمد بن ابی بگر	المقدمي
٨٦	منصور بن المعتمر بن سليمان
I"	منیع المکی
19.1A	موسیٰ بن طلحه
Marad.	موسیٰ بن ور دان
97	- نافع بن عبدالرحمٰن بن الي تعيم القاري .
1+101++098004	نافع مولی ابن عمر
1+r 94,90,2m	نتبح العنزي
1.4	نېپه بن وهب
94.90.24	نیم بن علی الجبضی نصر بن علی الجبضی
٧٣	نعيم بن عبدالله المجمر
44	وضاح بن عبدالله: ابوعوانه
۵۳	وفاء بن شرتح

168	فعَالِي دُرود وسَلًا
ΙΔ	– وليد بن رباح
ΔΙ	وہب بن الا جدع
rr.rr	وهيب بن خالد
Λ∠	مديه بن خالد
1.4.19.11	، هشام بن الى عبدالله الدستواكي .
۷۳	هشام بن حسان
YF.OZ.FZ.11	ہشیم
٨٧	بهام بن کچی
91	
rı	
Yr	يخ پن سليم:ابوبلج
ለፎ ለተለ+« ነተ፡ ወግ፡ ም ነ- ምተ፡ ረ	
r∠	ين بن ابان الرقاشي
۵۸،۵۷	
AY	یزیدین بی وی دست
4.12	يزيد بن زيع
۲۰	یز بیزن رون برند بن عبدالله بین اشخیر
۲۲،۵۲۲	يربير.ن جروعدون مير من من عن عبدالله عن الهاد
۷۹،۵	یر نیز بی جرمه بن کاسپ
IP"	يقوب بن نيد بن طلح
Yr	سیفوب کار بیر بن جه انسر مریل عن اشم
	يوس شون بن ہا ہے ۔۔۔۔۔۔۔

